ارمغانِ اردو

رہنمائے اساتذہ برائے جماعت ششم

eri ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

فہرست مضامین

نمبرشمار	عنوان	مصنّف	صفحہ نمبر
۱	حمد (نظم)	ماہرالقادری	۵
۲	چند مناظرِ قدرت	ابنِ انشا	۸
۳	خضر کا کام کروں (نظم)	حامداللہ افسر	۱۲
۴	موسم گرما اور ہماری صحت	کلیم چغتائی	۱۶
۵	اتوار کے دن	ڈاکٹر طاہر مسعود	۲۰
۶	ایک نوجوان کے نام (نظم)	ڈاکٹر علامہ اقبال	۲۵
۷	بی امّاں	طالب ہاشمی	۲۸
۸	ایک پرندہ اور جگنو (نظم)	ڈاکٹر علامہ اقبال	۳۳
۹	کارگل کے ہیرو	محمد اسلم لودھی	۳۷
۱۰	قانون کا احترام (ڈرامہ)	سیّد امتیاز علی شاہ	۴۲
۱۱	آخری نبی ﷺ (نعت)	نعمت اللہ خان کلیم	۴۷
۱۲	سرگوشیاں	تحسین قدس	۵۲
۱۳	صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نظم)	ڈاکٹر علامہ اقبال	۵۷
۱۴	پاکستان میں چھوٹا پاکستان	سمعیہ شاہد	۶۲
۱۵	اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	شائستہ انور	۶۶
۱۶	دیباچہ	پطرس بخاری	۷۰
۱۷	وطن کے لیے ایک دُعا (نظم)	احمد ندیم قاسمی	۷۵
۱۸	جان نثارِ رفیقۂ حیات	سجیلہ ابرار (حوالہ: الرحیق المختوم)	۷۸

اس کتاب کو پڑھانے کے لئے عمومی رہنمائی:

ذخیرہء الفاظ کی تدریس:

بچوں کو نئے ذخیرۂ الفاظ سے متعارف کرنے کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

(i) تعارف

(ii) مشق

(iii) تخلیق

تعارف: اس سے مراد نئے لفظ کو بچوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ نئے الفاظ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے متعارف کروایا جا سکتا ہے۔

☆ بچوں سے کہیں کہ وہ سبق پڑھیں اور نئے الفاظ کو خط کشید کریں۔ پھر ان الفاظ کے معنی کو عبارت کے سیاق وسبق کی مدد سے اخذ کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملے بچوں کے سامنے پیش کریں اور معنی اخذ کروائیں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملوں کی ورک شیٹ تیار کریں اور بریکٹ میں تین معنی لکھ کر درست معنی کو نشان زد کرنے کو کہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر بچوں سے لغت کا استعمال کروائیں۔

☆ الفاظ اور معنی کو کالم میں بے ترتیب لکھ کر بچوں سے الفاظ کو درست معنی سے ملانے کو کہیں۔

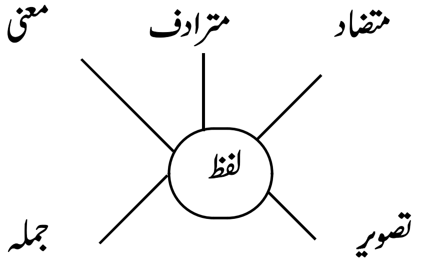

☆ جب مندرجہ بالا سرگرمیاں بالکل ناممکن ہوں مثلاً وقت کی کمی کے باعث یا جماعت کے بچوں کی استعداد بہت کم ہو تو پھر اساتذہ برائے راست بچوں کو الفاظ معنی کی فہرست لکھوا بھی سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ یہ ذخیرہ الفاظ پڑھانے کا سب سے کم درجہ ہوگا۔

مشق: بچوں کو نئے الفاظ کو سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان الفاظ کے استعمال کو اپنی کتاب کے علاوہ بھی کسی سیاق وسباق میں پڑھیں تاکہ وہ ان کے درست استعمال سے واقف ہو سکیں۔ اس کے لیے اساتذہ مندرجہ ذیل طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر اساتذہ کسی نئی عبارت میں الفاظ کو خالی جگہ میں استعمال کروائیں۔

☆ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو پڑھوائی جائیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ اساتذہ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو دیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ کے مترادف موجود ہوں جنھیں بچے اصل لفظ سے تبدیل کریں اور دیکھیں کے قواعد کی کیا تبدیلی کی جائے گی۔

تخلیق: ذخیرۂ الفاظ کو پڑھانے کا حق جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب بچے ان ذخیرہ الفاظ کی مدد سے بذاتِ خود کچھ تخلیق کر سکیں

☆ بچوں سے الفاظ کے جملے بنوائے جا سکتے ہیں۔

☆ بچوں کو ذخیرۂ الفاظ کی فہرست دے کر بچوں سے ایک مختصر عبارت تخلیق کروائی جا سکتی ہے۔ (ہ کام گرہوں کی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔)

☆ آیئے تخلیق کا رنیے میں دی گئی سرگرمیوں میں اساتذہ بچوں کو ہدایت دیں کہ پڑھائے گئے ذخیرہ الفاظ کو اپنی تحریروں میں استعمال کریں۔

اسباق کی تفہیم

کسی بھی عبارت یا سبق کی تفہیم کے لیے سرگرمیوں کو تین مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

☆ قبل از مطالعہ سرگرمیاں: یہ سرگرمیاں سبق کے مطالعہ سے پہلے کرنے کی ہیں۔ان کا مقصد طلبا و طالبات کو موضوع کی طرف متوجہ کرنا ہے۔یہ سرگرمیاں دراصل آگے آنے والے سبق کا موڈ بنانے کے لیے کروائی جاتی ہیں۔انھیں نوٹ بک میں کرنا ضروری نہیں اور جماعت کے ساتھ اساتذہ انھیں تختۂ سیاہ پر کروا سکتے ہیں۔

☆ دورانِ مطالعہ سرگرمیاں: ان سرگرمیوں کا مقصد بچوں کو سبق کو پڑھنے کے لیے ہدف فراہم کرنا ہے۔جب ان کے سامنے سوالات رکھے جاتے ہیں تو وہ سبق کو مکمل توجہ مرکوز رکھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔یہ سوالات عموماً آسان اور براہِ راست سبق سے بنائے جاتے ہیں تاکہ بچے سبق پڑھتے ہوئے آسانی سے ان کے جواب ڈھونڈ سکیں۔

اساتذہ یہ سرگرمیاں انفرادی طور پر کروائیں۔ان تمام سوالوں کے جوابات نوٹ بُک میں تحریر کرنا لازمی نہیں کچھ سوالوں کو زبانی طور پر بھی ڈسکس کیا جا سکتا ہے۔

☆ بعد از مطالعہ سرگرمیاں: یہ سرگرمیاں سبق کا حاصل ہوتی ہیں۔ان سرگرمیوں میں ایسے سوالات دیے جاتے ہیں جو بچوں کو سوچنے پر مجبور کریں۔اس مرحلے پر تجزیاتی سوالات، حاصل مطالعہ سوالات اور ایسے سوالات بنائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہو سکے کہ آیا بچے سبق کے اصل ہدف تک پہنچ پائے یا نہیں۔ یہ سرگرمیاں بھی جوڑوں اور گروہوں کی صورت میں بھی کروائی جا سکتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی۔ان سوالات کے لیے طلبا و طالبات کو ہدایت دیں کہ وہ پہلے اہم نکات کو جال کی صورت میں تحریر کریں اور پھر پیراگراف کی صورت میں جوابات کو تحریر کریں۔

قواعد: قواعد کسی بھی زبان کی تکنیکی جہت ہوتے ہیں۔قواعد ہی کی مدد سے الفاظ جملوں میں اور جملے عبارتوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔قواعد کی اغلاط اچھی خاصی خیال آفرینی کو بے ربط عبارت بنا ڈالتی ہیں۔

قواعد کی سرگرمیوں کے لیے ضروری ہے کہ انھیں غیر فطری طریقے سے فہرستوں کی صورت میں کروانے کے بجائے انھیں ان کے اصل مقام یعنی عبارت، سبق، کہانی، نظم وغیرہ کی مدد سے کروایا جائے۔تاکہ بچے اس قابل ہو سکیں کہ وہ قواعد کا اصل استعمال جان سکیں اور اپنے کام اور تحریروں میں ان کا درست استعمال کر سکیں۔اساتذہ کو چاہیے قواعد کے تحت دی گئی فہرستوں اور تعاریفوں کو کروانے کے بعد ان سے متعلق ایسی سرگرمیاں کروائیں جہاں ان کی اصل پہچان اور جملوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو طلبا و طالبات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

طلبا و طالبات کے تخلیقی کام میں بھی جانچیں کہ آیا بچے قواعد کا درست استعمال کر رہے ہیں یا نہیں۔اگر طلبا و طالبات کے کام میں دیکھیں کہ وہ پڑھائی گئی قواعد کی سرگرمیوں کو درست طریقے سے استعمال نہیں کر پا رہے تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان کو دوبارہ سے سمجھائیں تاکہ وہ ان کا درست استعمال سیکھ سکیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!: زبان دانی کی اصل جانچ تب ہی ممکن ہے جب بچے کچھ نیا تخلیق کریں۔تخلیق ہی وہ مرحلہ ہے جہاں بچے کو جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کا احاطہ ممکن ہے چاہیے وہ ذخیرہ الفاظ ہوں، سبق ہو، نظم ہو یا قواعد تخلیقی سرگرمیوں میں بچے کو تخلیقی جہت کے رہنما اصول اچھی طرح سمجھانے کے بعد اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس جہت کا نمونہ جماعت کے سامنے پیش کریں۔ان مراحل کے بعد بچوں کو خیال آفرینی کا موقع دیں اور انفرادی طور پر اپنی ذہنی کاوش کو صفحۂ قرطاس پر بکھیرنے دیں تاکہ اس کی انفرادیت برقرار رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اس کتاب کی تدریس کو آسان بنائے۔(آمین)

حمد

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: سوال (i) اللہ تعالیٰ کے کوئی دس اسماء تحریر کریں۔

جواب: الرحمٰن ۔ الرحیم ۔ الملک ۔ القدوس ۔ المالک ۔ المصوّر ۔ الصبور ۔ الغفور ۔ القھار ۔ القیّوم

سوال (ii) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس کیوں ضروری ہے؟ دو سطور میں جواب لکھیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس اس لیے ضروری ہے کہ ☆ ہمیں اپنے ربّ کی پہچان ہو۔ ☆ ہم میں اپنے ربّ کی شکر گزاری پیدا ہو۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: دیے گئے الفاظ و مرکبات کو ان کے ہم معنی الفاظ و مرکبات سے ملائیے۔

الفاظ	مرکبات	الفاظ	مرکبات	الفاظ	مرکبات
حاجت روا	مشکل کشا	مولا	مددگار	ماہ انجم	چاند تارے
روزِ ازل	ابتدا	تجلیاں	نور وضیا		
شامِ ابد	انتہا	چارہ ساز	کارساز		

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں:

حاجت روا ۔ نور وضیا ۔ تجلّیاں ۔ چارہ ساز ۔ خلاقِ دو جہاں ۔ شامِ ابد ۔ ماہ و انجم ۔ روزِ ازل

اللہ کی تخلیق کردہ وسیع و عریض کائنات میں جہاں بھی نظر دوڑائیں اس خلاق دو جہاں کی تجلیاں نظر آتی ہیں۔ وہی ہر حاجت مند کا حاجت روا ہے۔ وہی چارہ ساز ہے۔ وہ روزِ اول سے ہے اور شامِ ابد تک اس کا وجود قائم و دائم رہے گا۔ یہ کائنات اسی کے نور وضیا کا پرتو ہے۔ ماہ و انجم اسی کے نور سے روشن ہیں۔ جس نے اس کائنات پر غور کیا اپنے رب کو پا لیا۔

سرگرمی نمبر۴: حسب ذیل مرکب الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

مرکب الفاظ	مرکب الفاظ کی وضاحت	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ کی وضاحت
خلاق دو جہاں	دونوں جہاں کو پیدا کرنے والا	ماہ و انجم	چاند اور ستارے
نور وضیاء	روشنی اور چمک	حاجت روا	ہر ضرورت پوری کرنے والا
چارہ ساز	کام بنانے یا درست کرنے والا (مجازِ خدا تعالیٰ)		

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت تخلیق کیجیے: (طلباء عبارت خود تخلیق کریں۔ بطور نمونہ عبارت دی جا رہی ہے۔)

(۱) حاجت روا (۲) ازل (۳) ابد (۴) آسرا (۵) دنیا (۶) روشن (۷) چارہ ساز (۸) دل (۹) دوا

سمعیہ نے جب ہوش سنبھالا گھر میں غربت دیکھی۔ اس کا گھر ہی اس کی پوری دنیا تھی۔ اس کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کی والدہ کو بھی دل کی بیماری تھی۔ اللہ جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہی ان کا آسرا تھا۔ اللہ کے بعد بڑا بھائی گھر کا سہارا تھا۔ اس کا بھائی اپنی ماں کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھتا۔ ان کو پابندی کے ساتھ دوا دیتا۔ اس کی والدہ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے دعا گو رہتیں۔ اور کہتیں اے خالق کائنات تو ہی سب کا حاجت

روا اور چارہ ساز ہے۔تو میرے بچوں کے مستقبل کو سنوار دے۔

سرگرمی نمبر۶: دی گئی وضاحت کو حمد میں موجود مصرعوں سے ملایئے:

۱۔ دونوں عالم کو بنانے والا اور ان کا خالق اور مالک اللہ ہی ہے۔

مصرعہ: خلاق دو جہاں ہے، سب کا خدا بھی تو ہے

۲۔ غم، مصیبت اور پریشانی میں اے ہمارے پروردگار، ہم تجھ ہی سے دعا مانگتے ہیں۔

مصرعہ: دکھ، درد میں تجھی کو مولا پکارتے ہیں

۳۔ کائنات میں موجود ہر شے میں تیرا عکس اور نُور نظر آتا ہے۔

مصرعہ: تیری تجلیوں سے روشن ہیں ماہِ وانجم

۴۔ اے میرے اللہ! ہر چیز کی ابتدا بھی تجھ سے ہے اور انتہا بھی تیری ذات سے وابستہ ہے۔

مصرعہ: ہر ابتداء بھی تو ہے، ہر انتہاء بھی تو ہے

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷: حمد میں کی گئی حمد وثنا دس سطور میں تحریر کیجیے۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ وہ خلاق دو جہاں ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔اس کی تجلیوں سے ماہ وانجم کو روشنی ملتی ہے اور دنیا بھی اس کے نور سے روشن ہے۔ چارہ ساز اور کارساز اسی کی ذات ہے۔ ہر فرد کی دلی آرزو اور تمنا اللہ کی رضا اور خوشنودی ہے۔

سرگرمی نمبر۸: حمد کے مطابق کوئی دو (۲) مماثل اشعار تحریر کیجیے۔

جواب ۱) آسمانوں پر تاروں کی دھنک بناتا تو ہے — زمین پر قوس وقزح کے رنگ بکھیرتا تو ہے

۲) شہہ رگ سے قریب تیری ذات ہے مولی — ہر شے پہ چھائی تیری ذات ہے مولی

سرگرمی نمبر۹: حمد میں موجود اللہ کی صفات جال کی صورت میں تحریر کیجیے۔

جواب:

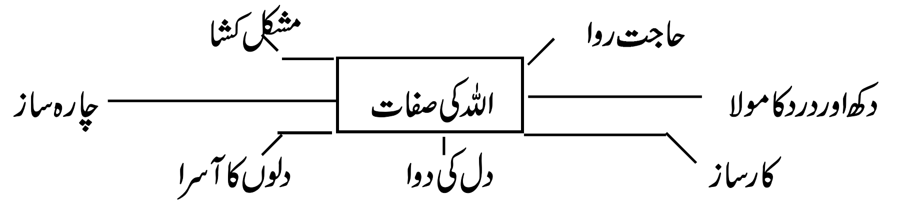

سرگرمی نمبر۱۰: نیچے دیے گئے ٹی چارٹ میں اپنی زندگی میں پیش آنے والی چند مشکلات تحریر کریں۔ نیز تجویز کریں کہ ان مشکلات میں ہمیں اللہ کو کس نام سے پکارنا چاہیے۔

ہماری مشکلات	اللہ تعالیٰ کی صفات	ہماری مشکلات	اللہ تعالیٰ کی صفات
دکھ،غم، پریشانی	الوکیل	ضروریات کے لئے دعا کرنا	السمیع
روزی میں تنگی	الرزاق	جان ومال کا خوف	الحفیظ
بے صبرا پن	الصبور	مذاق کا نشانہ	المعز
ظلم وناانصافی ہونا	العدل		

قواعد

سرگرمی نمبر١١: جدول میں موجود درست اضداد کو ذیل میں دیے گئے الفاظ سے ملائیے:

انتہا	صبح	سکھ	ابد	تحقیر	ظلمت
شرک	ممات	تاریک	باطل	آسان	انجام

جواب:

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
ازل	ابد	دکھ	سُکھ
شام	صبح	روشن	تاریک
ابتدا	انتہا	نور	ظلمت
مشکل	آسان	تعظیم	تحقیر
آغاز	انجام	حق	باطل
توحید	شرک	حیات	ممات

سرگرمی نمبر١٢: جدول میں دیے گئے الفاظ اور ان کی ضد کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کا فرق واضح ہو جائے۔

جواب:

لفظ	ضد	جملے
ازل	ابد	اللہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔
صبح	شام	پرندے صبح کو دانہ چگنے نکلتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں۔
روشن	تاریک	دن روشن اور رات تاریک ہوتی ہے۔
تعظیم	تحقیر	عالم کی تعظیم کرنا فرض ہے اور ان کی تحقیر وہی کرتا ہے جو خود بے علم ہو۔
آغاز	انجام	کسی کام کا آغاز اچھا ہوتا ہے تو انجام بھی اچھا ہی ہوتا ہے۔
حیات	ممات	حیات اور ممات کا اختیار ربّ کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں۔

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر١٣: ذیل میں مصرعے دئے جا رہے ہیں۔ ان کے دوسرے مصرعے خود تخلیق کریں۔

(١) ؎ ٹوٹے ہوئے دل کا آسرا بھی تو ہے — جواب: جیون کے اِس سفر کا رہنما بھی تو ہے

(٢) ؎ ہے چارہ ساز بھی تو اور کارساز بھی تو — جواب: ہے غم گُسار بھی تو اور بے نیاز بھی تو۔

چند مناظر قدرت

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: (۱) چند مناظر قدرت کو جال کی صورت میں پیش کریں۔

جواب:

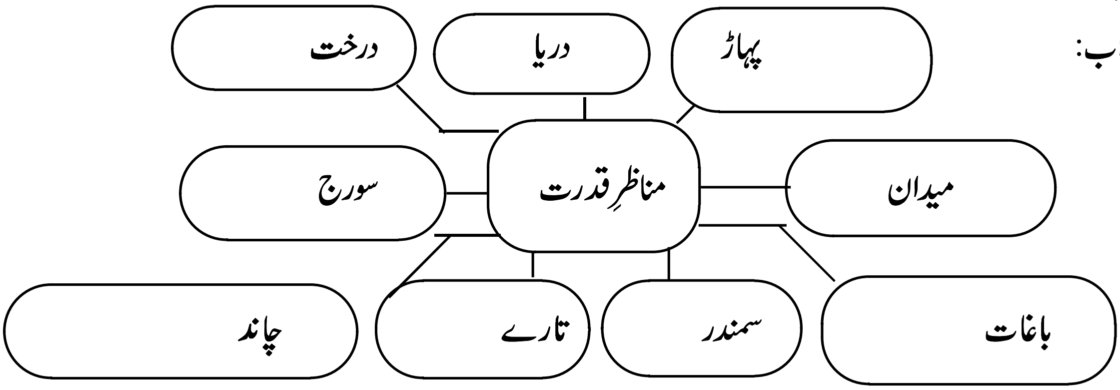

(۲) مناظر قدرت ہمیں کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟

جواب: مناظرِ قدرت ہمیں اللہ کی کائنات میں غور وفکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل کے معنی لغت میں سے تلاش کیجیے:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ہمہ شمہ	ادنیٰ واعلیٰ	دارومدار	منحصر ہونا	چوٹیاں	بلندیاں
غنیمت جاننا	قدر کرنا	مصاحب	ہم مجلس	آب رسانی	پانی پہنچانا
لاٹ صاحب	اعلیٰ عہدیدار	ناقص رائے	بے کار مشورہ	ضابطہ کی کاروائی	قانون کے مطابق کام کرنا
کھدیڑ کر نکالنا	محنت سے تلاش کرنا	کمند	پھندا	باور کرانا	یقین دہانی
پامال کرنا	برباد کرنا	دوام	ہمیشگی	سرپھٹول	

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے عبارت مکمل کیجیے۔

احمر کا کمرہ ہر وقت بکھرا رہتا۔ وہاں سے ہر چیز کھدیڑ کر نکالنی پڑتی۔ اگر کوئی کھوئی ہوئی چیز اس کے کمرے سے مل جاتی تو غنیمت تھا۔ وہ ہر وقت پریشان رہتا۔ اس کی زندگی کا دارومدار اس کی امی پر تھا جو ہر وقت اس کی چیزیں تلاش کرنے کی جدوجہد میں لگی رہتیں۔ ابو بارہا اسے باور کرا چکے تھے کہ لاٹ صاحب یہ سب مشکل آپ کی نظم وضبط اور زندگی کی ترتیب کو پامال کرنے کا نتیجہ ہے۔ میری ناقص رائے میں اگر آپ اپنا کمرہ ترتیب سے رکھیں تو اتنی سرپھٹول نہ ہو۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ میں سے اپنی پسند کے پانچ الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: حمزہ کے مصاحب انتہائی شرارتی تھے۔ وہ خود بھی وقت کا ضیاع کرتے اور اس کو بھی ہر اُصول پامال کرنے پر آمادہ کرتے رہتے۔ اس کے گھر والے اسے کئی بار باور کروا چکے تھے کہ اس کی کامیابی کا دارومدار ان دوستوں سے نجات میں ہے۔ اگر ان کی مجلس میں بیٹھتا رہا تو کتنی بھی سرپھٹول کرلے

کامیاب نہ ہوگا۔

سرگرمی نمبر۵: (i) دورانِ مطالعہ سبق میں استعمال ہونے والے محاورات کو خط کشید کریں۔

جواب: آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا، آسمان سے باتیں کرنا، آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل، سر پھٹول ہونا، کھودا پہاڑ نکلا چوہا، پتھر موم ہوجانا، ہوا کھانا۔

(ii) آسمان سے گرنے پر شدید چوٹ کہاں آتی ہے؟

جواب: آسمان سے گرنا دراصل محاورہ ہے یعنی بہت اونچائی سے گرنا۔ گرنے کی وجہ سے چوٹ بہت شدید آسکتی ہے۔ بعض دفعہ یہ گرنا جان لیوا بھی ہوجاتا ہے۔

(iii) مصنف نے آسمان کے بتدریج اونچا ہونے کی کیا وجہ بتائی ہے؟

جواب: مصنف نے آسمان کے بتدریج اونچا ہونے کی وجہ مہنگائی بتائی ہے۔ یہ بھی محاورۃً استعمال ہوا ہے۔ قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ جیسے وہ آسمان سے باتیں کرنے جارہی ہوں۔ آسمان بھی ان کے ساتھ ساتھ اونچا ہوتا گیا۔

(iv) ہلال کی اہمیت کب تک ہے؟

جواب: ہلال کی اہمیت تب تک ہے جب تک وہ آسمان پر ہے۔ جیسے ہی وہ آسمان سے غائب ہوا سب اُسے بھول جاتے ہیں۔

(v) مصنف کے مطابق ہلال کا مقصد کیا ہے؟

جواب: مصنّف کے بقول عید کا پیغام لانے کے علاوہ چاند کا کوئی مقصد نہیں۔ بس چکور اور شاعر کبھی اس سے بات کر لیتے تھے یا جہاں بجلی نہیں ہوتی وہاں لالٹین کا کام دیتا ہے۔

(vi) مصنف کے بقول ولایت والے چاند پر کیوں گئے؟

جواب: مصنف کے بقول ولایت والے چاند کے پیلے رنگ کو دیکھ کر سمجھے کہ یہ سونے کا بنا ہے۔ لہذا سونے کی تلاش میں چاند پر جا پہنچے۔

(vii) مرزا غالب کیوں یہ کہتے تھے کہ ''ابر کیا ہے۔ ہوا کیا ہے؟''

جواب: بقول مصنّف غالب اس دور میں پیدا ہوئے جب سائنس نے ترقی نہیں کی تھی اور لوگ نہیں جانتے تھے کہ اَبر کیا ہے ہوا کیا ہے؟

(viii) پہاڑوں پر رہنے والوں کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: پہاڑوں پر رہنے والوں کو سارا سال برف مفت میں مل جاتی ہے۔ انہیں ریفریجیریٹر بھی نہیں لینا پڑتا، اس طرح ان کے پیسے بچ جاتے ہیں۔

(ix) جو پتھر زیادہ سختی دکھاتے ہیں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

جواب: جو پتھر زیادہ سخت ہوتے ہیں انہیں توڑ کر چکی میں پیسنا پڑتا ہے پھر سرمہ کی طرح باریک کردیا جاتا ہے اور ان کی خاصیت تبدیل ہوجاتی ہے۔

(x) ہوا کس کس کام آتی ہے؟

جواب: ہوا مندرجہ ذیل کاموں میں کام آتی ہے۔☆ آگ کو جلاتی ہے۔☆ چراغ کو بُجھاتی ہے۔☆ جہاز ہوا سے چلتے ہیں۔☆ جہاز ہوا سے ہی ڈوبتے ہیں۔☆ ہوا کی وجہ سے لوگ زندہ رہتے ہیں۔

(xi) لوگ کس کس چیز کے نہ ملنے سے مرتے ہیں؟ کس چیز کے نہ ہونے سے جلدی مرتے ہیں؟

جواب: لوگ بھوک پیاس اور ہوا کے نہ ہونے سے مرجاتے ہیں۔ سب سے جلدی لوگ ہوا نہ ملنے سے مرتے ہیں۔

(xii) ہوا کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: ہوا کے مندرجہ ذیل نقصانات ہیں۔☆ لوگوں کو یہ اونچا اُڑا کر لے جاتی ہے اور پٹخ دیتی ہے۔

☆بعض لوگوں کے پیٹ اور سر میں بھر جاتی ہے اور تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

(xiii) انگلستان کے بادشاہ کینوٹ کو اس کے درباریوں نے کیا باور کرایا؟

جواب: درباریوں نے بادشاہ کو باور کرایا کہ اُس کا حکم زمین، آسمان، ستاروں، اخباروں، ہوا اور سمندر سب پر چلتا ہے۔

(xiv) بادشاہ کو اپنے محکمہ اطلاعات پر بھروسہ کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا؟

جواب: بادشاہ کو اپنے محکمہ اطلاعات پر بھروسہ اس لیے نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ یہ تو عقل کی بات ہے کہ سمندر اور دیگر قدرت کے شاہکار کسی کے غلام نہیں ہوتے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

(i) پیارے بڑو! راہ چلتے میں آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے تاکہ ٹھوکر نہ لگے۔ جو زمین کی طرف دیکھ کر چلتا ہے اس کو ٹھوکر نہیں لگتی۔

جواب: مصنف اس جملے میں نصیحت کر رہے ہیں کہ آسمان کی طرف دیکھ کر چلنے سے راستے میں آنے والی رکاوٹ نظر نہیں آتی اور ٹھوکر لگ کر گرنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور اس کو اگر محاورۃً دیکھا جائے تو اپنے سے اوپر یعنی آگے بڑھے ہوئے لوگوں کو دیکھنے سے آدمی اپنی حیثیت بھول جاتا ہے اور اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

(ii) ستارے اور ہلال اچھے ہیں لیکن عزت کی غریبانہ زندگی ان سے بہتر ہے۔

جواب: ستارے اور ہلال دراصل اعزاز کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں جن کو حاصل کرنے میں بعض دفعہ انسان کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ اور کئی بار اس تگ و دو میں انسان ذلیل ہو جاتا ہے۔ لہذا زندگی عزت ہی کی اچھی ہے چاہے انسان کو غربت جھیلنی پڑے۔

(iii) ہوا کے نقصانات بھی ہیں بعض لوگوں کو یہ بہت اونچا اڑا کر لے جاتی ہے اور پھر پٹخ دیتی ہے۔

جواب: آدمی جب غرور کرنے لگتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہا ہے یہی بات اس جملے میں ہے کہ ہوا کا نقصان یہ ہے کہ کسی کو بہت اوپر اڑا لے جاتی ہے اور نیچے بھی گرا دیتی ہے۔ اسی طرح کئی بار غرور کرنے والے کا سر نیچا ہو جاتا ہے۔

(iv) سمندر جب چڑھائی کرتا ہے تو کسی کی نہیں مانتا خواہ کوئی لاٹ صاحب ہی کیوں نہ ہو۔

جواب: سمندر کی یہ خاصیت ہے کہ جب زوروں پر ہوتا ہے تو اس کی لہریں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ وہ ساحل پر موجود ہر شے کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ اور اس میں کسی امیر یا غریب کی رعایت نہیں کرتا۔

قواعد

سرگرمی نمبر۷: سبق میں دئے گئے محاورات کی فہرست مرتب کریں۔

جواب: آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا، آسمان سے باتیں کرنا ، آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ، سر پھٹول ہونا ، کھودا پہاڑ نکلا چوہا ، پتھر موم ہو جانا ، ہوا کھانا ، دماغ آسمان پر ہونا ، مٹی میں مل جانا

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ ذیل محاورات اور ضرب الامثال کو انکے معنی سے ملائیں۔

جواب:

ا۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا		ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنسنا

۲۔ آسمان سے باتیں کرنا		بہت بلند ہونا، مغرور ہونا
۳۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل		جو چیز آنکھ سے پوشیدہ ہو، وہ قریب بھی ہو تو دور ہے۔
۴۔ سر پھٹول ہونا		دردسر، فضول محنت
۵۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا		بہت محنت کا بیکار نتیجہ نکلنا
۶۔ موم ہونا		نرم ہو جانا
۷۔ دماغ آسمان پر ہونا		غرور کرنا
۸۔ مٹی میں مل جانا		خراب ہو جانا، ضائع ہو جانا

سرگرمی نمبر۹: اوپر دیے گئے محاورات کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

جواب: محاورات سے مربوط عبارت طلباء خود تحریر کریں گے۔ بطور نمونہ ایک عبارت دی جا رہی ہے۔

عبارت: حامد کا دماغ ہر وقت ساتویں آسمان پر رہتا تھا۔ اس کے والد صاحب بہت نیک طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن وہ بہت سر پھٹول کرتے مگر ان کے سامنے تو وہ ہاں میں ہاں ملاتا مگر گھر سے نکلتے ہی اس کے ساتھ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل والا معاملہ رہتا۔ ایک دن جیسے ہی وہ اسکول میں داخل ہوا سامنے سے ہیڈ ماسٹر صاحب آ گئے اس نے دل میں سوچا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ ابھی ابا جان سے جان بچائی تو ماسٹر صاحب سے ٹکراؤ ہو گیا۔

سرگرمی نمبر۱۰: دیے گئے سابقے اور لاحقے کو استعمال کرتے ہوئے دو دو مرکب الفاظ تحریر کریں:

جواب:

سابقے	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ	لاحقے	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ
لا	لاحاصل	لایعنی			
بے	بےکار	بےمروت	دار	خاردا	لچک دار
باب	باب الاسلام	باب عارف	گزار	شکرگزار	گوش گزار
نیم	نیم بےہوش	نیم حکیم	کدہ	آتش کدہ	بت کدہ
با	باادب	باملاحظہ			

آئیں تخلیق کار بنیں:

سرگرمی نمبر۱۱: مندرجہ ذیل ضرب الامثال میں سے کسی ایک پر ایک مزاحیہ کہانی تحریر کریں:

جواب: کہانی کے خاکے کو مکمل کرنے کے بعد طلبا و طالبات خود کہانی تخلیق کریں گے۔ یہ سرگرمی گروہوں کی صورت میں بھی کروائی جا سکتی ہے۔

خضر کا کام کروں

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبرا: (i) انسان کی زندگی میں کیا کیا پریشانیاں ہوسکتی ہیں؟ کم از کم ۱۰ پریشانیوں کی فہرست بنائیں۔

جواب: بیماری ، پیسے کی کمی ، کسی اپنے کی موت ، معذوری ، کسی بات کا دُکھ ، راستہ بھول جانا ، دھوکہ کھاجانا ، کسی کا ڈر اور خوف ، چوری ہوجانا ،

(ii) جب ہم کسی مشکل میں ہوتے ہیں اور کوئی ہماری مدد کرتا ہے تو ہمارے کیا احساسات ہوتے ہیں؟

جواب: جب مشکل میں کوئی ہمارے کام آتا ہے تو ہمارے دل میں تشکر کے جذبات ہوتے ہیں اور ہم اِس کے احسان مند ہوتے ہیں۔اور بے اختیار دل سے اِس کے لیے دعا نکلتی ہے۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کو ان کے درست مترادف سے ملائیے۔

جواب:

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
شفا	صحت	نور	روشنی	راہ نما	راہبر
بینائی	بصارت	منزل	مقام	ناتوانی	کمزوری
نامراد	ناکام	بھٹک جانا	راستہ بھول جانا	عصا	لاٹھی

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا دی گئی فہرست میں سے مناسب الفاظ منتخب کر کے حسب ذیل عبارات کو مکمل کیجیے:

۱۔سڑک پر بینائی سے محروم ایک شخص سفید عصا لیے بڑے اطمینان سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھا۔

۲۔ننھے صارم نے ایک مہینہ بیمار رہنے کے بعد اللہ کے کرم سے۔شفا پائی مگر ناتوانی اب بھی اس کو دوسروں کی طرح بھاگنے دوڑنے نہیں دیتی۔

سرگرمی نمبر۴: سوال نمبرا میں دی گئی فہرست میں سے پانچ الفاظ منتخب کریں اور ان کی مدد سے ایک مربوط نثر پارہ تحریر کریں۔

جواب: واجد صاحب کی بصارت بے انتہا کمزور ہوگئی تھی اسی لیے وہ سفید عصا لے کر چلتے تھے۔گھر سے نکلتے تو ان کو ایک راہ نما کی ضرورت ہوتی جو ان کو بھٹکنے نہ دے اور ان کو منزل تک پہنچادے۔ان کے محلے میں کچھ عرصہ پہلے آنکھوں کے ایک ڈاکٹر صاحب نے کلینک کھولا۔ان کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنی فیس میں رعایت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں شفا بھی ہے۔انہوں نے واجد صاحب کا معائنہ کیا اور تسلّی دی کہ علاج کے بعد آپ کی بینائی بالکل صحیح ہوجائے گی۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل مرکبات کی وضاحت کیجیے:

جواب:

مرکبات الفاظ	مرکبات کی وضاحت	مرکبات الفاظ	مرکبات کی وضاحت
نور وضیاء	ہر طرف روشنی اور چمک کا پھیل جانا	دیدہ تر	گیلی آنکھیں،آنسوؤں کی وجہ سے آنکھوں کا بھیگنا

راہ نما	راہبر، منزل کی طرف لے جانے والا	عمر کا بوجھ	لمبی عمر، طویل عمر کی وجہ سے کمر کا جُھک جانا
لب کی دعا	منہ سے پکارنا، اللہ کو یاد کرنا، کسی ضرورت کے وقت اللہ سے دعا مانگنا		

سرگرمی نمبر ۶: نظم میں مندرجہ ذیل الفاظ سے مربوط کرتے ہوئے شاعر نے کن مسائل کا ذکر کیا ہے اور ان سے متعلق کیا دعا مانگی ہے؟

جواب:

الفاظ	مسئلہ	دعائے شاعر
دل	غم کی وجہ سے درد بھرا دل	درد جس دل میں ہو اس کی دوا بن جاؤں
آنکھ	بینائی سے محروم آنکھ	میں ان آنکھوں کے لیے نور وضیا بن جاؤں
لب	پریشانی اور دُکھ کی وجہ سے دعا گو لب	دُکھ میں تڑپتے ہوئے لب کی دعا بن جاؤں
ضعیف	بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری	ان ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں
مسافر	منزل کا نہ ملنا، بھٹک جانا	خضر کا کام کروں ، راہ نما بن جاؤں

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

(i) اس نظم میں شاعر ایک فرد کے کردار میں کیا خوبیاں دیکھنا چاہتے ہیں؟

جواب: ایک ایسا فرد جو دوسروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ رکھتا ہو۔ جسے اپنے اردگرد ساتھ رہنے والوں کی فکر ہو۔ اگر کوئی مریض ہو تو اس کے لیے دوا اور علاج کے ساتھ حسن سلوک بھی کرے۔ اگر کسی کو پریشانی ہو تو اس کو دور کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کرے۔ کسی نابینا کو دیکھے تو اس کو راستہ میں مدد کر کے اس کو منزل تک پہنچا دے۔ کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنا اپنا فرض سمجھے۔ مسافروں کو بھٹکنے سے بچائے۔ معاشرے کے ضعیف افراد کا سہارا بنے، ان کا بوجھ بانٹنے والا ہو۔

(ii) بحیثیت طالب علم آپ اس نظم کے پیغام پر کس طرح عمل کریں گے؟ کوئی دو مثالیں تحریر کریں۔

جواب: ☆ اپنے والدین کی خدمت کریں گے۔ اپنے دادا دادی اور نانا نانی کے چھوٹے چھوٹے کام کر دیں گے۔ ان کی دوائیں بازار سے لا کر دیں گے۔ ان کو چائے وغیرہ بنا کر دینا یا ان کو اخبار پڑھ کر سنا دیں گے۔

☆ اگر پڑوس میں کسی کو کوئی مدد درکار ہو، کسی کا سودا سلف لانا ہو، کسی کو ہسپتال لے جانا ہو۔ بعض دفعہ ان کے بچوں کو پڑھانے میں مدد درکار ہوتی تو ہم بحیثیت طالبِ علم یہ کام خوش اسلوبی سے کریں گے۔

(iii) گروہوں کی صورت میں بند نمبر ۳ اور ۵ کے مفہوم و معنی پر جال بنائیے اور پھر جال کی مدد سے تشریحات تحریر کریں۔

جواب:

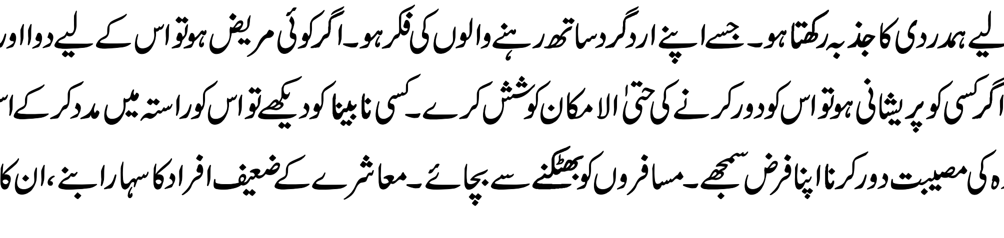

حوالہ: یہ بند ہماری درسی کتاب کی نظم ''خضر کا کام کروں'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے شاعر حامد اللہ افسر ہیں۔

تشریح: شاعر اس بند میں اللہ سے دُعا گو ہیں کہ زندگی میں اگر کبھی ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو دُکھ اور غم سے نڈھال ہو اور اِس کی آنکھوں

سے آنسو جاری ہوں تو اللہ تعالیٰ اُنھیں وہ صلاحیت عطا کر دے کہ وہ اِس شخص کے دکھ اور درد کی دوا بن جائیں۔ان کی دل جوئی کی بدولت وہ نم آنکھ مسکرا دے

بند نمبر ۵

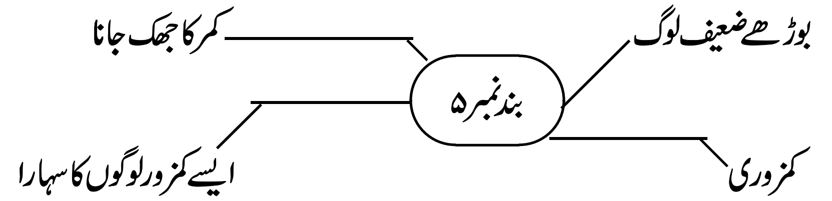

حوالہ: یہ بند ہماری درسی کتاب کی نظم ''خضر کا کام کروں'' سے لیا گیا ہے۔جس کے شاعر حامد اللہ افسر ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر اپنے لیے یہ دعا کر رہے ہیں کہ میں ایک ایسا فرد بن جاؤں جو معاشرے کے بزرگوں کی مدد کرنے والا ہو۔وہ لوگ جو عمر کے بڑھ جانے سے مختلف مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں،ان کی کمریں جھک جاتی ہیں۔ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوتا ان کے لیے ایک مضبوط سہارا بن جاؤں۔تاکہ وہ عمر کے اس بوجھ سے اُداس ہیں ان کے دل خوش ہو جائیں۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۸: شاعر نے نظم میں جا بجا استعارے استعمال کئے ہیں۔نظم میں موجود استعاروں کی فہرست بنائیں۔

جواب: دل میں درد ، دوا بن جاؤں ، شفا بن جاؤں ، دُعا بن جاؤں ، آنکھوں میں نور ، نور و ضیاء بن جاؤں ، تڑپتا ہوا دل ، ہوا بن جاؤں، عمر کا بوجھ ، بوجھ سے دبنا ، عصا بن جاؤں

سرگرمی نمبر ۹: طلباء گروہ کی صورت میں بیٹھیں اور ہر گروہ پانچ استعارے تخلیق کرے۔

جواب: (i) رزلٹ دیکھ کر میرا دل تڑپ کر رہ گیا۔ (ii) جب اُستاد نے میری تعریف کی تو میرا دل باغ باغ ہو گیا۔
(iii) میرا بستہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ مجھے خالی کرو۔ (iv) ہماری فوج کے شیر دشمن کے سامنے ڈٹ گئے۔
(v)

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر ۱۰: اپنی کم از کم ۸ خواہشات کی فہرست بنائیں۔

جواب: طلبا اپنی سوچ کے مطابق فہرست مرّتب کریں گے۔

(i) نیکی کے کام کرنا (ii) اپنے رب سے محبت کر کے اس کو راضی کرنا (iii) دین کے راستے پر چلنا (iv) اسلامی تاریخ سے آگاہی حاصل کرنا
(v) فلسطین کی سرزمین کا سفر کرنا (vi) اسپین میں مسجد قرطبہ جانا (vii) اپنی کتاب تحریر کرنا (viii) اسکالر بننا

سرگرمی نمبر ۱۱: اب اپنی ان خواہشات کو دعائیہ پیرائے میں نثر یا نظم کی صورت میں تحریر کریں۔

بنا لے تو اپنا ہی بندہ مجھے توفیق نیکی کی دیں دے مجھے
دے کھول سینہ میرا اے خدا آگہی دین کی ایسی دیں دے مجھے
ہو جائے یوں پوری میری آرزو یوں نشانی تو اپنی دکھا دے مجھے
بس یہی ایک چھوٹی سی خواہش مری بنوں میں اسکالر سکھا دے مجھے

تفہیم

(i) افواہ کسے کہتے ہیں اور اِن کو پھیلانے کے کیا ذرائع ہیں؟

جواب: افواہ اس خبر کو کہتے ہیں جو بالکل بے بنیاد اور جھوٹی ہو۔افواہ نہ صرف دشمن کی طرف سے بلکہ دوستوں کی بے احتیاطی سے بھی پھیل جاتی ہے۔

(ii) جنگِ اُحد میں پھیلائی گئی افواہ کا مسلمانوں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: نبی ﷺ کی شہادت کی افواہ کے نتیجے میں جنگِ اُحد میں مسلمانوں میں غم کی فضا پھیل گئی اور بڑے بڑے بہادروں نے لڑائی سے ہاتھ روک لیا۔ جس کی وجہ سے وقتی طور پر جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔

(iii) بھارت نے ستمبر ۱۹۶۵ء میں کس طرح افواہیں پھیلائیں؟

جواب: بھارت نے جنگِ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے جھوٹی افواہیں پھیلائیں۔

(iv) افواہوں کے ملکی امن و امان پر کیا منفی اثرات مرتّب ہو سکتے ہیں؟ دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: افواہوں کی روک تھام نہ کی جائے تو ملکی امن و امان پر منفی اثرات مرّتب ہو سکتے ہیں۔

☆ کسی بھی حادثے کی جھوٹی خبر پھیلنے سے لوگ اپنے گھروں سے نکل جاتے ہیں۔ جس سے ٹریفک کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے، جرائم پیشہ افراد سرگرم ہو جاتے ہیں۔عوام کی جان و مال کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ افواہوں کے نتیجے میں پُرامن رہنے والے لوگ پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ان حالات میں ملک دشمن عناصر حالات کو مزید خراب کر کے امن و امان کو ختم کر دیتے ہیں۔

(v) ہمیں اپنے سوچنے کے انداز میں کیا تبدیلی لانی ہو گی کہ افواہیں بے اثر ہو جائیں؟

جواب: افواہوں کو بے اثر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان پر فوری یقین نہ کیا جائے بلکہ پوری تحقیق کر لینے کے بعد بات کو بڑھایا جائے۔اپنے کانوں سے زیادہ آنکھوں پر یقین رکھنا چاہیے۔

(vi) ہم افواہوں کے نقصانات سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

جواب: افواہوں کے نقصانات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر جھوٹی، سچی بات سنتے ہی فوری ردِّ عمل نہیں کرنا چاہیے۔دشمنوں کو موقع نہیں دینا چاہیے ۔کہ وہ افواہوں کے ذریعے غلط فہمیاں بڑھائیں۔ایسے مجرموں اور ملک دشمن عناصر کو فوری طور پر پکڑوانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

(vii) اِس تفہیم کا موزوں عنوان تحریر کیجیے۔

جواب: ”افواہوں سے رہیے ہوشیار“

موسم گرما اور ہماری صحت

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: دس منٹ میں طلباء آپس میں تبادلہ خیال کر کے جوابات تحریر کریں۔

(i) ہمارے ملک میں کتنے قسم کے موسم ہوتے ہیں؟

جواب: ہمارے ملک میں مجموعی طور پر چار موسم ہوتے ہیں۔گرمی ، سردی ، خزاں ، بہار

(ii) آپ کو کون سا موسم پسند ہے اور کیوں؟

جواب: طلبا اور طالبات خود جواب دیں گے۔

(iii) موسم کا صحت سے کیا تعلق نظر آتا ہے؟

جواب: موسم کا صحت پر بہت اثر ہوتا ہے گرمی میں اس کے لحاظ سے کپڑے اور دیگر احتیاطی تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔اسی طرح سردی میں احتیاط کرنی ہوتی ہے۔ورنہ بیمار ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

(iv) موسم کی تبدیلی مختلف افراد پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: موسم کی تبدیلی عموماً لوگوں پر منفی اثر ڈالتی ہے اور ان کے بیمار ہونے کا احتمال رہتا ہے۔گرمی میں لُو لگ سکتی ہے، ہیٹ اسٹروک ہوسکتا ہے جب کہ سردی میں نزلہ زکام کھانسی عام ہے۔البتہ چند احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے موسم کے مضر اثرات سے بچا جاسکتا ہے۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے اردو اور انگریزی متبادل الفاظ تحریر کریں:

جواب:

الفاظ	متبادل الفاظ	انگریزی	الفاظ	متبادل الفاظ	انگریزی
احتیاطی تدابیر	نقصان سے بچنے کی تراکیب	precautions	یکساں	برابر	equal
اطمینان	سکون	satisfaction	عادی ہونا	خوگر ہونا	habitual
ہدایت	رہنمائی	instruction	مصنوعی طریقے	نقلی طریقے	artificial ways
ماحول	اردگرد ، اطراف	enviornment	فیاضی	سخاوت۔دریادلی	generosity
شکار	جانوروں کا مارنا	prey	حیرت انگیز	دنگ کردینے والا	amazing
حرارت	گرمی	temperature	گردش کرنا	گھومنا	rotation

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں:

جواب: انسان کی طبعیت ہر دم یکساں نہیں رہتی۔موسم اور ماحول انسانی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔بخار کی صورت میں انسانی درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ایسے میں ہمیں ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیے۔ہر موسم کے لحاظ سے ہمیں احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہیے تاکہ ہم بیماریوں کا شکار ہی نہ ہوں۔

سرگرمی نمبر ۴: سرگرمی نمبر ۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے کسی پانچ کی مدد سے ایک مربوط نثر پارہ تخلیق کریں۔

جواب: موسم گرما کی چھٹیاں شروع ہوتے ہی معارج نے اپنے دوستوں کے ساتھ شمالی علاقہ جات گھومنے کا پروگرام بنالیا۔اس کے دوستوں نے پرندوں کے شکار کا پروگرام بھی بنالیا۔ان لوگوں نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے منصوبہ بندی شروع کردی۔ان علاقوں میں گرمی کے موسم میں بھی سخت سردی ہوتی ہے اس لیے اپنے جسم کو حرارت دینے کے لیے گرم کپڑے رکھنے ضروری تھے۔اس کے والد نے تمام تیاری دیکھ کر اطمینان کا اظہار کیا اور مزید ہدایت دیں۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات تحریر کریں:

(i) ٹھنڈا پانی اور لیموں سے بھرا جگ لے آنا۔

جواب: کیونکہ نوید گھر میں داخل ہوا تو گرمی سے اس کی طبیعت خراب ہورہی تھی۔اس لیے بھائی جان نے ٹھنڈا پانی اور لیموں سے بھرا جگ منگوایا۔

(ii) نوید نے گہرے رنگ کا لباس تبدیل کر کے ہلکے رنگ کا لباس پہنا۔

جواب: کیونکہ ہلکے رنگوں پر گرمی کا اثر کم ہوتا ہے۔

(iii) گرمی میں پانی زیادہ استعمال کرنا ضروری ہے۔

جواب: کیونکہ گرمی کے موسم میں پسینہ زیادہ آتا ہے،جس سے جسم میں پانی کی کمی ہوجاتی ہے اس لئے گرمیوں میں زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(iv) ہمارا جسم خود ایک ایئر کنڈیشنر ہے۔

جواب: جی ہاں۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کو یہ حیرت انگیز صلاحیت بخشی ہے کہ موسم سرد ہو یا گرم ہمارے جسم کا اندرونی درجہءحرارت،صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔موسم گرم ہو تو ہمیں پسینہ آتا ہے۔ہوا لگنے سے جب پسینہ خشک ہوتا ہے تو ہمارا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔اس طرح یہ ایک ائرکنڈیشنر کا کام کرتا ہے۔

(v) موسم سرد ہونے کے باوجود ہمارے جسم کا درجہ حرارت یکساں رہتا ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ سردی کے موسم میں جب جسم کو حرارت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ہمارا خون جلد کے قریب گردش کرنا کم کر دیتا ہے اور اندر کی حرارت باہر نہیں آپاتی۔اس طرح موسم سرد ہونے کے باوجود ہمارے جسم کا درجہءحرارت یکساں رہتا ہے۔

سرگرمی نمبر۶: جسم کا اندرونی درجہ حرارت کتنا ہوتا ہے اور اس درجہ حرارت کو یکساں رکھنے کا کام بدن کا کون سا حصہ کرتا ہے؟

جواب: ہمارے جسم کا درجہءحرارت اٹھانوے اعشاریہ چار درجے فارن ہائیٹ رہتا ہے۔اس درجہءحرارت کو یکساں رکھنے کے لئے اس نظام کو ہمارا دماغ کنٹرول کرتا ہے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

(i) دھوپ میں نکلنے سے پہلے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہیے؟ کوئی تین تدابیر تحریر کریں۔

جواب: دھوپ میں نکلنے سے پہلے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کرنی چاہئے۔

☆ پہلی بات تو یہ ہے کہ خوب پانی پینا چاہئے تاکہ جسم میں پانی کی کمی نہ ہو اور اندرونی حرارت مناسب حد تک رہے۔

☆ پانی سے بھیگا ہوا تولیہ گردن پر ڈال لینا چاہیے۔

☆لباس سوتی ہو،ڈھیلا ڈھالا ہو اور ہلکے رنگ کا ہو۔مثلاً سفید یا ہلکا پیلا،ان رنگوں پر گرمی کا اثر کم ہوتا ہے۔

(ii) آسائشوں کے معاملے میں ہمارا معیار کیا ہونا چاہئے؟ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب: پیارے نبیؐ کی ہدایت ہے کہ ''دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دیکھو اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھو۔''
اس ہدایت کی روشنی میں جب ہمیں آسائشوں کی کمی محسوس ہوگی تو ہم اپنے سے کم تر لوگوں کے حالات دیکھیں گے اور جذبۂ شکر گزاری ہم میں پیدا ہوگا۔

(iii) موسم گرما میں پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایسے پھل اور سبزیاں پیدا کی ہیں جن میں پانی زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً خربوزہ، کھیرا وغیرہ۔ ایسے درخت اور پودے پیدا فرمائے ہیں ،ان سے نمی اور ٹھنڈک خارج ہوتی ہے۔ جس سے ماحول خوشگوار رہتا ہے۔

(iv) اگر جسم سے پسینے کا اخراج نہ ہوتا تو انسانی صحت پر کیا مضر اثرات مرتب ہوتے؟ واضح کیجیے۔

جواب: یہ قدرتی اصول ہے کہ پانی کے بخارات بن کر اڑنے میں حرارت استعمال ہوتی ہے۔ اس طرح ہمارے خون میں جو ضرورت سے زیادہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اسی طرح خرچ ہو جاتی ہے اور ہم ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم سے گرمی کے خارج ہونے کا یہ نظام نہ رکھا ہوتو ہمارا جسم اس طرح گرم ہو جائے گا جیسے تنور ہوتا ہے۔ اور اگر ہماری جسمانی حرارت بہت بڑھ جائے گی تو ہمارے اعضاء کام کرنا بند کر دیں گے اور ہماری موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۸: درج ذیل الفاظ کس نے کس سے کہے:

(i) بازار گیا تھا۔ امی نے کچھ ضروری سامان منگوایا تھا۔

جواب: نوید نے ڈاکٹر خورشید سے کہے۔

(ii) لیکن اتنی تیز دھوپ میں نکلنے کے لئے تم نے کوئی احتیاطی تدابیر نہیں کیں۔

جواب: ڈاکٹر خورشید نے نوید سے کہے۔

(iii) یہ تو ہم پر اللہ کا بہت بڑا کرم ہے۔

جواب: ڈاکٹر خورشید نے نوید سے کہے۔

(iv) اللہ نے ہماری حفاظت کا کتنا عمدہ اور خود کار نظام ہمارے اندر رکھ دیا ہے۔

جواب: نوید نے ڈاکٹر خورشید سے کہے۔

<u>قواعد</u>

سرگرمی نمبر ۹: قوسین میں دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پر کیجیے۔

۱۔ انسان کے تندرست رہنے کے لئے بہتر ہے کہ وہ <u>کثرت</u> سے پانی پیے اور باقاعدگی سے <u>کسرت</u> کرے۔

(کثرت ، کسرت)

۲۔ مرد ہو یا <u>زن</u> ہر کسی کے لیے اچھا <u>ظن</u> رکھنا چاہیے۔

(زن ، ظن)

۳۔ میرا کُرتا اچھا نہ <u>سلا</u> تو میں نے بھی درزی کو <u>صلا</u> نہ دیا۔

(سلا ، صلہ)

۴۔میں نے بازار سے دودھ ڈھکنے کے لئے جالی خریدی اور اسے پچاس روپے کا نوٹ دیا تو دکاندار نے کہا کہ یہ نوٹ جعلی ہے۔

(جالی ، جعلی)

۵۔پھلوں کا بادشاہ آم ہر خاص وعام کو پسند ہے۔

(عام ، آم)

سرگرمی نمبر۱۰: ذیل میں دیے گئے ہم آواز الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
پائے	پاؤں	سردیوں کے موسم میں کھانوں میں پائے کا سالن شوق سے کھایا جاتا ہے۔
پائے	رتبہ	علامہ اقبال نے اعلی پائے کے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔
چوٹی	پہاڑوں کی سب سے اونچی جگہ	دنیا کی دوسرے نمبر کی سب سے بلند چوٹی k2 پاکستان میں ہے۔
چوٹی	چٹیا	صبا کی امی نے بڑی نفاست سے اس کی چوٹی بنائی۔
امیر	دولت مند	حامد کا شمار اپنے ملک کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔
امیر	سردار، رہنما	ایک اچھے ادارے کے تمام ملازمین اپنے امیر کی اطاعت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر۱۱: منظرکشی کے رہنما اصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے پسندیدہ موسم کے ماحول پر اثرات کی منظرکشی کریں۔

جواب: مجھے سردیوں کا موسم بہت پسند ہے۔سردی شروع ہوتے ہی ہر طرف ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ ہی اڑا لے جائیں گی۔گرد وغبار کی تہہ چھا جاتی ہے۔یہ ہوائیں چونکہ خشک اور ٹھنڈی ہوتی ہیں اس لئے سردی بڑھ جاتی ہے۔ہر طرف سردیوں کے پھل اور سبزیوں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں۔موسم سرما کا بہترین تحفہ موسمی، مالٹا اور کینو ہوتے ہیں۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سب ٹھیلوں نے نارنجی چادر اوڑھ لی ہو۔شام ہوتے ہی گرما گرم سوپ، ابلے ہوئے انڈے کے ٹھیلوں پر رش لگا نظر آتا ہے۔ہمارے یہاں سردی کو خوب زور وشور سے منایا جاتا ہے۔اسی لئے جگہ جگہ مونگ پھلی اور چلغوزے بکتے نظر آتے ہیں۔سردیوں میں خشک میوے کھانے کا مزہ ہی دوبالا ہو جاتا ہے۔گرم کپڑے اور لحاف خریدے جاتے ہیں۔ہر طرح کے بازار سج جاتے ہیں جہاں ہر طبقے کا فرد بآسانی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق سردیوں کی تیاری کر لیتا ہے۔

اب ذرا گھروں کا جائزہ لیتے ہیں۔ہمارے ملک میں سردی کا موسم تین مہینوں تک رہتا ہے۔چونکہ پہاڑی علاقوں میں برف بھی پڑتی ہے تو وہاں سردی تین سے پانچ مہینے ہوتی ہے۔میدانی علاقے خاص طور پر پنجاب کے علاقے میں شدید سردی ہوتی ہے وہاں سردی سے بچاؤ کے مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں۔گھروں میں کھلے صحن اور چھتیں ہوتی ہیں۔جہاں ۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: مضمون طلبا وطالبات مکمل کریں گے۔

اتوار کے دن

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(i) انسان کے لئے چھٹی کیوں ضروری ہے؟

جواب: پورے ہفتے کی باقاعدہ مصروفیت کے بعد ایک دن گھر پر آرام کرنا ضروری ہے تا کہ انسان ہفتے بھر کی تھکن اُتار سکے۔

(ii) آپ چھٹی کے دن کیا خاص کام کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: چھٹی کے دن آرام کرنے کے ساتھ ساتھ ذاتی کام اور گھر کے رکے ہوئے کام کرنا ہوتے ہیں۔

(iii) چھٹی کا طبعیت پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: چھٹی کے دن آرام کرنے سے تھکن دور ہو جاتی ہے۔اس لئے تازہ دم ہو کر نئے ہفتے کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کریں:

جواب: ذخیرۂ الفاظ۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعصاب	پٹھے	چاق و چوبند	چست و چالاک	بے آہنگ	بغیر آواز کے
عاریتاً	قرضے کے طور پر	جنجال	وبال،مصیبت	بھونچال	زلزلہ
زیروزبر	تہہ وبالا، الٹ پلٹ	کسر نکالنا	اگلی پچھلی کمی پوری کرنا	حائل ہونا	درمیان میں آنا
عشائیہ	رات کا کھانا	تضاد	اختلاف	کثرت کار	کاموں کی زیادتی
آگاہی	شعور				

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے درج ذیل عبارت کو مکمل کریں:

گرمیوں کی چھٹیوں کیا ہوئیں گھر میں گویا بھونچال ہی آ گیا تھا۔سویرے ہی بچے کھیلنے کودنے کے لیے چاق و چوبند نظر آتے۔امی کے تو جیسے اعصاب جواب دینے لگے۔امی کی ڈانٹ ڈپٹ کچھ دیر کو تو کام آتی مگر تھوڑی ہی دیر میں وہ بہن بھائی مل کر سب کسر نکال دیتے۔پھر امی نے سوچا کہ انکی مصروفیت کے لیے کوئی کام ہونا چاہیے۔وہ لائبریری سے کتب عاریتاً لے آئیں تب جا کر اس جنجال سے جان چھوٹی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ میں موجود الفاظ میں سے کوئی پانچ الفاظ چن کر ان کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: ہسپتال میں ایک دم بھونچال آ گیا تھا پتہ چلا کہ قریب ہی ایک حادثہ ہو گیا ہے۔ایک خاندان کے تمام افراد عشائیے میں شرکت کر کے واپس آ رہے تھے کہ ایک چاق و چوبند تیز رفتار موٹر سائیکل سوار سگنل توڑتا ہوا اچانک سامنے آ گیا۔بریک لگانے کے باوجود وہ گاڑی سے ٹکرا گیا۔گاڑی میں سوار سب ہی افراد کو بہت چوٹیں آئیں لیکن موٹر سائیکل سوار کی حالت زیادہ تشویشناک تھی۔ہسپتال میں موجود عملے نے اس صورتحال کو سنبھالنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ایسے اعصاب شکن حادثات سے بچنے کے لئے تمام افراد اگر ٹریفک کے قوانین سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں تو ایسے حادثات نہ ہوں۔

سرگرمی نمبر۵: درج ذیل کی وجوہات بیان کیجیے۔

(i) ہم گھڑی کے قیدی ہیں۔

جواب: کیونکہ گھڑی کی سوئیاں جو وقت بتاتی ہیں اس کے مطابق ہم اپنے تمام کام کرتے ہیں۔

(ii) اتوار کے روز ہم بستر پر ہی براجمان رہنا چاہتے ہیں۔

جواب: کیونکہ پورے ہفتے بھرپور منظم طریقے پر گزارنے پر جو تھکن ہوتی ہے اس لئے چھٹی کا دن بستر پر گزارنا اچھا لگتا ہے۔

(iii) طوطوں کے ہر دن اتوار کے دن ہوتے ہیں۔

جواب: طوطوں کو کسی بھی نظام الاوقات کے مطابق زندگی نہیں گزارنی ہوتی اس لئے مصنف نے طوطوں کے ہر دن کو اتوار کا دن قرار دے دیا۔

(iv) کثرتِ کار کی وجہ سے آدمی پر مشین کا گمان گزرنے لگا ہے۔

جواب: جدید طرزِ زندگی نے کاموں کا بوجھ بڑھا دیا ہے۔ایک وقت میں ایک فرد کئی کام ایک ساتھ کر رہا ہوتا ہے اس لئے اس پر مشین کا گمان ہوتا ہے۔

<u>بعد از مطالعہ</u>

سرگرمی نمبر۶: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

(i) مصنف نے اتوار کے دن کو رہائی کا دن کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: مصنف کے بقول ہفتے کے تمام دنوں میں ایک پورے نظام الاوقات کے مطابق وقت گزارنا ہوتا ہے۔ ہر کام کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ پورا دن گھڑی کی سوئیوں کے ساتھ ساتھ چلنا پڑتا ہے۔لیکن اتوار کو صرف گھر میں رہنا ہوتا ہے اور کوئی خاص نظام الاوقت نہیں ہوتا اس لئے مصنف نے اتوار کے دن کو رہائی کا دن قرار دیا۔

(ii) مصنف کی اتوار گزارنے کے بارے میں کیا خواہشات ہیں؟

جواب: مصنف کی اتوار کے دن کی خواہشات یہ ہیں۔اتوار کے دن موسم بہت خوشگوار ہو، آسمان پر بادل ہوں۔ میز پر عمدہ ناشتہ ہو، اخبار میں زوردار خبریں ہوں، پڑھنے کے لئے ناول ہوں۔ گھر والے ہر بات سے اتفاق کریں۔ چھوٹے بہن بھائی کم از کم چھٹی والے دن مہذب ہو جائیں، کوئی ہم جماعت عاریتاً کسی چیز کے لئے کال بیل پر انگلی رکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کریں۔ گھر سے کسی بھی کام کے لئے نکلنا ہی نہ پڑے۔

(iii) ''اتوار کا دن خیالات کی آزادی کا دن'' سے مصنف کی کیا مراد ہے؟

جواب: مصنف نے اتوار کے دن کو خیالات کی آزادی کا دن قرار دیا کیونکہ اتوار کے دن کوئی ایسا کام نہیں کیا جاتا جو فوری ضرورت کا ہو، بلکہ ایسے تمام کاموں سے ہم فارغ ہوتے ہیں۔ اس لئے خیالات بھی آزاد ہوتے ہیں۔ ہر طرح کی باتیں سوچی جاسکتی ہیں بشرطیکہ سوچنے کی مسرت سے آگاہی ہو۔

(iv) مصنف کے بقول اتوار کا دن دو ہی طریقوں سے گزرتا ہے ''سو کر یا رو کر''۔ آپ کے خیال میں کیا یہ درست ہے یا کوئی اور طریقہ بھی ہے؟ اپنی رائے کو دلائل سے واضح کیجیے۔

جواب: مصنف کے بقول اتوار کا دن دو ہی طریقوں سے گزرتا ہے۔سو کر یا رو کر۔ ہوتا بھی یہی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اتوار کے دن کا بہت اچھا مصرف بھی ہو سکتا ہے۔ پچھلے ہفتے کے تمام نامکمل کام کر کے کوئی اچھی سی کتاب پڑھی جاسکتی ہے۔ خاندان والوں سے ملنے جایا جاسکتا ہے۔ آنے والے اگلے ہفتے کی بھرپور منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔ فرصت کے لمحے بہترین طریقے سے سوچنے کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اگر مثبت سوچ ہوگی تو مثبت عمل بھی سامنے آئے گا۔

(v) آپ اپنے اتوار (چھٹی) کے دن کی تمام مصروفیات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: طلبا وطالبات اپنے مطابق تحریر کریں گے۔

(vi) آپ مصنف کی کن باتوں سے اتفاق کرتے ہیں اور کن باتوں سے اختلاف کرتے ہیں۔موازنہ کی صورت میں تحریر کریں۔

جواب: مصنف کی اکثر باتوں سے اتفاق کیا جاسکتا ہے۔لیکن کچھ باتوں سے اختلاف بھی ہے۔

اتفاق	اختلاف
-ہفتے بھر کی یکساں شب وروز کی تھکن کی گرد اعصاب سے جھڑ رہی ہو تو سکون کا احساس ہوتا ہے۔	-اخبار نہ پڑھیں۔ناشتہ بھی نہ کریں۔گھڑی کی قید سے رہائی مل جائے۔
-موسم اور گھر کے حالات سازگار اور ہمارے موڈ کے مطابق ہوں۔	-بچے یا ہم جماعت عاریتاً کسی چیز کے لئے کال بیل پر انگلی رکھ کر کھڑے نہ ہو جائیں۔
-ملازمہ بھاگ جاتی ہے۔پانی ختم ہو جاتا ہے۔بجلی غائب ہو جاتی ہے۔	-رشتہ داروں کا آنا اور گھر کے ماحول کو زیر وبر کر دینا۔
-ہر طرف خودکار مشینیں انسانوں کی جگہ لیتی جا رہی ہیں۔ہر ضرورت انگلیوں کے اشارے سے پوری ہونے لگی ہے۔	-کام کر کر کے ناکارہ ہو گئے۔
-دن کے ایک حصّے کو سوچنے کے لئے مقرّر کر لیں۔	
-اتوار کا دن سوچ بڑھانے کا دن ہو تو یہ ایک بامعنی دن ہے۔	

(vii) اتوار کے دن رشتے داروں کی آمد پر مصنف نے اپنی رائے رکھی ہے۔آپ کے خیال میں کیا یہ رائے اسلامی اصولوں کے مطابق ہے؟ مدلل جواب دیں۔

جواب: اتوار کے دن رشتہ داروں کی آمد پر مصنف نے انہیں ایک بھونچال قرار دے دیا جبکہ اسلام میں رشتہ داروں سے تعلق رکھنا، ان سے اچھا برتاؤ کرنا ان کے حقوق العباد میں شمار ہوتا ہے۔اللہ رب العزت حقوق اللہ معاف فرما دیں گے لیکن حقوق العباد معاف نہیں کریں گے۔اس کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔اور یہ جبھی ممکن ہے کہ جب آنے والے سب مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔کیونکہ اسلام ہمیں مہمانوں کی تکریم کرنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۷: درج ذیل مرکبات میں سے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی الگ الگ کر کے لکھیے:

اتوار کا دن	اودے اودے بادل	چھٹی کا دن	خوشگوار موسم	پرسکون ماحول	فطرت کے مناظر	اچھا ڈھنگ
میناؤں کی آواز	مہندی کی ڈالیں	ہرا طوطا	فرصت کے لمحات	عمدہ طریقہ	چینی ریستوران	

جواب:

مرکب اضافی	مرکب توصیفی
اتوار کا دن	اودے اودے بادل
چھٹی کا دن	خوشگوار موسم
فطرت کے مناظر	پرسکون ماحول

میناؤں کی آواز	اچھا ڈھنگ
مہندی کی ڈالیں	ہرا طوطا ، عمدہ طریقہ
فرصت کے لمحات	چینی ریستوران

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر ۸: مکالمہ نگاری کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ''اتوار کے دن کو کارآمد کیسے بنائیں؟'' کے موضوع پر ماں اور بیٹی کے درمیان کم از کم آٹھ مکالمات تحریر کیجیے۔

جواب: ماں: ''سنعیہ بیٹی! کل اتوار ہے بہت سے کام کرنے ہیں''۔

سنعیہ: ''ارے امی جان! ابھی تو اتوار گزرا تھا۔ پچھلی دفعہ بھی آپ نے آرام نہیں کرنے دیا تھا۔''

امی جان: ''بیٹی! اگر میں کوئی کام کہتی ہوں تو اس میں سب کی بھلائی ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر پچھلے اتوار گرم کپڑے نہ نکالے ہوتے تو اس سردی سے کیسے بچتے؟''

سنعیہ: (ناراضگی سے کہتی ہے) ''وہی تو کہہ رہی ہوں آپ صرف کام کام اور کام کرواتی ہیں اب پورے ہفتے ہو نیورسٹی جا جا کر بندہ تھک جاتا ہے ایک اتوار ملتا ہے آرام کرنے کے لئے آپ وہ بھی نہیں کرنے دیتیں۔

امی جان: (سمجھانے والے انداز میں)

اے لو! اس میں برائی کیا ہے اگر دو گھڑی ماں کا ہاتھ بٹا دیا۔ دیکھو بیٹا بے شک اتوار چھٹی کا دن ہے لیکن ذمہ داریوں سے چھٹی نہیں مل سکتی نا اب میں اکیلی جان کیا کیا کروں؟

سنعیہ: اچھا ٹھیک ہے ایک ہی دفعہ بتا دیں کہ اس اتوار کو کیا کیا کرنا ہے؟ (منہ بناتے ہوئے کہا)

امی جان: اس اتوار مجھے باورچی خانہ صاف کروانا ہے میرے ساتھ مل کر کروا دینا۔ لیکن آج میں تمہیں اتوار کا دن کارآمد بنانے کے لئے کچھ بتانا چاہ رہی ہوں۔

سنعیہ: جی امی جان! میں غور سے سن رہی ہوں۔

امی جان: سب سے پہلے تو پورے ہفتے جو کام یاد آئے وہ لکھتی جاؤ۔ پھر ہفتے کی رات میں اس فہرست کو دوبارہ ترتیب دے لو۔

- اتوار کے دن کو اس مرتب فہرست کے مطابق مختلف حصّوں میں بانٹ لو۔
- سب کاموں کے کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آرام کا بھی وقت رکھو۔

سنعیہ: وہ کیسے امی جان؟

امی جان: وہ ایسے کہ فجر کے بعد تھوڑی دیر اور سو جاؤ تاکہ چھٹی کا مزا لے سکو۔ لیکن بہت دیر تک سونے سے طبیعت میں بوجھل پن آجاتا ہے جس سے کسی بھی کام کو کرنے کا دل نہیں چاہے گا۔

- ناشتہ کے بعد اپنی فہرست پر نظر ڈال لو اپنے ذاتی کام مثلاً کپڑے دھونا، استری کرنا، کمرہ درست کرنا۔ پھر گھر کے بقیہ کاموں میں میرا ہاتھ بٹا دو۔
- اسکے بعد دن کے دو یا تین گھنٹے اپنے مطالعے کے لئے وقف کرلو۔
- رات میں اگر کہیں جانا ہو تو پیر کی صبح کی تیاری کر کے جاؤ۔

-اور اگر گھر میں کوئی مہمان آ جائیں تو ان کی خاطر مدارات کرو۔ ان کے پاس بیٹھو۔

اس طرح کرنے سے وقت ضائع نہیں ہوگا اور اتوار کے دن کا مصرف بھی ہو جائے گا۔

سنعیہ: امی جان! آپ نے بہت اچھی باتیں بتائی ہیں۔ انشاءاللہ اس پر ضرور عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

ایک نوجوان کے نام

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱:　(i)　آپ کے خیال میں آج کے نوجوان میں کیا خرابیاں ہیں جنہیں دور کرنا چاہیے؟

جواب: آج کے نوجوان میں درج ذیل خرابیاں ہیں: غیر ذمہ داری، وقت کا ضیاع کرنا، دنیا کی چکا چوند میں گم ہونا، کاہلی سستی، بہت زیادہ تفریح کا شوق

(ii)　آپ کے خیال میں آج کا نوجوان گذشتہ دور کے نوجوان سے کیسے بہتر ہے؟

جواب: آج کا نوجوان اکیسویں صدی میں رہتا ہے۔ یہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ہر شعبہ میں ترقی کر سکتا ہے آج کا نوجوان زیادہ باشعور اور تعلیم یافتہ ہے۔ اِس کے پاس علم حاصل کرنے کے ذرائع لامحدود ہیں نیز آج کے نوجوان کے پاس گذشتہ دور کے نوجوان سے زیادہ مواقع موجود ہیں۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲:　مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

جواب:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
افرنگی	یورپی	تجلّی	چمک ظاہر ہونا
تن آسانی	آرام طلبی	معراج	اعلیٰ درجہ
امارت	دولت مندی	علم وعرفاں	کسی چیز یا بات کا گہرائی سے اِدراک ہونا
شکوہِ خسروی	خسرو جیسی عظمت	قصرِ سلطانی	بادشاہ کا محل
استغنا	قناعت وتوکل	بسیرا	گھر ٹھکانہ

سرگرمی نمبر۳:　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

امارت، استغنا، تن آسانی، علم وعرفاں، نومید، معراج

اقبال کے بقول آج کے نوجوان کو اتنی سہولتیں حاصل ہیں کہ وہ تن آسانی کے مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔ وہ امارت کی طرف راغب ہے اور استغنا کی خوبی سے بے بہرہ ہو چکا ہے۔ وہ بھول گیا ہے کہ اس کی معراج دنیا کی آسائشوں سے استغنا برتنے میں ہے۔ اس سب کے باوجود علامہ اقبال کو نوجوانوں سے نومید نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ نومیدی علم وعرفاں کا زوال ہے۔

سرگرمی نمبر۴:　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تخلیق کیجیے۔

تہذیبِ حاضر، امارت، بیدار، عقابی روح، نشیمن

جواب: ٹیپو سلطان اگرچہ بنگال کے حاکم حیدر علی کا بیٹا تھا لیکن حیدر علی کی تربیت نے اسے ایک شہزادے سے بہادر سپاہی بنا دیا۔ اسے امارت کی وجہ سے حاصل ہونے والی تمام آسائشوں سے کوسوں دور رکھا گیا۔ حیدر علی نے اس کے لئے ایسا نشیمن تیار کیا کہ جس میں رہ کر اس کے اندر عقابی روح بیدار ہوگئی۔ تہذیبِ حاضر کے نوجوانوں کے لئے آج بھی اس سے بہتر مثال کوئی نہیں ہوسکتی۔

سرگرمی نمبر ۵:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i)　اقبال کو کیا چیز رُلاتی ہے؟

جواب:　اقبال کو آج کے نوجوان کی تن آسانی رلاتی ہے۔

(ii)　بقول شاعر مسلمان کی معراج کس چیز میں ہے؟

جواب:　مسلمان کی معراج قناعت وتوکل میں ہے۔

(iii)　نا اُمید ہونا کس چیز کی نشانی ہے؟

جواب:　نا امیدی دراصل شعور وآگاہی کا زوال ہے۔

(iv)　تہذیبِ حاضری کی تجلّی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:　تہذیب حاضر کی تجلی سے مراد جدید دور کی چمک دمک اور آسائشیں ہیں جس کی چاہت میں مسلمان اپنے مقام سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

بعداز مطالعہ

سرگرمی نمبر ۶:　نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب:　اس نظم میں علامہ اقبال نوجوانوں کی تن آسانی اور سہولت پسند زندگیوں سے پریشان نظر آتے ہیں انہیں نا امیدی سے نکال کران میں عقابی روح بیدار کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ انہیں تن آسان نہیں بلکہ جفاکش ہونا چاہیئے۔ان میں زورحیدری اور استغنائے سلمانی ہونا چاہیے۔ان کی نظریں اور ہمتیں بلند ہوں۔ نا امیدی کو پاس نہ پھٹکنے دیں۔آخر میں نوجوان سے چاہتے ہیں کہ وہ حاکموں اور بادشاہوں کا پروردہ نہ ہو بلکہ عملی میدان میں جستجو کرنے والا مردمجاہد بنے۔

سرگرمی نمبر ۷:　مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

(i)　نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیب حاضر کی تجلّی میں　　کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی

حوالہ:　یہ شعر علامہ اقبال کی معروف نظم ''ایک نوجوان کے نام'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح:　اس شعر میں شاعر نوجوانوں کو راغب کررہے ہیں کہ موجودہ دور کی چکا چوند آپ کو متاثر نہ کرے اور اس کو حاصل کرنے کی دوڑ میں آپ اپنی صلاحیتیں ضائع نہ کریں۔آپ کا مقصد زندگی تو بہت ارفع ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے قناعت وتوکل سے کام لینا ہوگا۔دنیا سے بے رغبتی ہی دراصل کامیابی کی کنجی ہے۔جہد مسلسل ہی آج کے نوجوان کو عروج پر لے جاسکتی ہے۔

(ii)　عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں　　نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں

حوالہ:　یہ شعر علامہ اقبال کی معروف نظم ''ایک نوجوان کے نام'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح:　علامہ اقبال اس شعر میں نوجوانوں کو بلند حوصلہ اور ہمت واستقلال کا راز بتا رہے ہیں کہ دراصل جب نوجوانوں میں عقاب جیسی پھرتی اور بلندی پر اڑنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے پھر وہ کم سے کم معیار پر راضی نہیں ہوتا اس کی نگاہیں بلند ترین مقاصد تک پہنچتی ہیں۔وہ دنیا کی سب رکاوٹوں سے نمٹ لیتا ہے۔اس کے اندر جوش اور جذبہ بیدار ہوجاتا ہے اور وہ کامیابی کی منازل تیزی سے طے کرتا جاتا ہے۔

(iii)　نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر　　تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

حوالہ:　یہ شعر علامہ اقبال کی معروف نظم ''ایک نوجوان کے نام'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح:　علامہ اقبال اس شعر میں درس دینا چاہتے ہیں کہ آج کے نوجوان کو حاکموں اور بادشاہوں کا پروردہ نہیں ہونا چاہیے۔اسے اپنی صلاحیتیں استعمال

کرنا چاہیے۔غلامی اور غلامانہ سوچ سے نکل کر دیکھنا چاہیے۔ دنیا اس کے قدموں میں ہوگی اور وہ شاہین کی طرح اونچی اڑان لینے والا بن جائے گا۔اقبال نوجوان کو پیغام دے رہے ہیں کہ ان کا مقام بادشاہوں کے محلوں میں پر آسائش زندگی نہیں بلکہ اُنھیں شاہین کی طرح درویش طبعیت ہونا چاہیے اور جفاکشی کی زندگی گزارنی چاہیے۔

قواعد

سرگرمی نمبر۸: لغت کا استعمال کرتے ہوئے ذیل میں دیے گئے الفاظ کی جمع تحریر کیجیے۔

الفاظ	عزیز	دامن	مخالف	تاریخ	مؤرخ	شہید	فتنہ	قبل
جمع	عزیزان	داماں	مخالفین	تواریخ	مؤرخین	شہداء	فتن	قبائل

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۹: اس نظم کو اقبال کی جانب سے نوجوانوں کے نام خط کی صورت میں تحریر کیجیے۔

جواب: مسلم نوجوان کے نام خط

کراچی،

مؤرخہ: ۲۸ جنوری ۲۰۱۹ء

اے میرے پیارے نوجوانوں!

السلام علیکم!

آپ تو جانتے ہی ہیں کہ آپ مجھے کتنے محبوب ہیں۔آپ سے ہی میری ساری اُمیدیں وابستہ ہیں۔سب کچھ چیزیں میرے مشاہدے میں آئیں تو سوچا کیوں نہ آپ سے بات کرلوں۔

میرے عزیز! تمہاری تنِ آسانی اور آسائشوں کو حاصل کرنے کی دوڑ مجھے خون کے آنسو رُلاتی ہے۔کیا تم نے بھلا دیا کہ تمہارے اسلاف قناعت کے خوگر تھے۔تم جس معراجِ آدمیت کو جدید دور کی چکا چوند میں تلاش کر رہے ہو وہ تو تمہیں دنیا سے بے نیازی میں ملے گی۔دیکھو تمہیں تو اپنے اندر وہ روح بیدار کرنی ہے۔جو تمہیں تمہارے اعلیٰ مقصدِ زندگی کے حصول کی طرف راغب کردے۔

میں جانتا ہوں کہ آج اُمت کی حالت دیکھ کر تم مایوس ہو کر بیٹھ گئے ہو مگر میرے عزیز نومیدی تو علم و عرفاں کے زوال کا نام ہے۔

آج بھی اگر تم امیروں کے محلوں کی خواہش کرنے کی بجائے محنت وجدّ وجہد میں لگ جاؤ تو ہماری اُمت کے آج بھی تم ہی شاہین ہو۔

امید ہے کہ تم میری باتوں پر غور کروگے۔انشااللہ۔ اللہ تمہارا حامی وناصر ہو۔

تمہارا

اقبال

بی اماں (آبادی بیگم)

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال (i) تحریک آزادی کا مفہوم لکھیے۔

جواب: کسی غیر قوم کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جو تحریک چلائی جائے اسے تحریک آزادی کہتے ہیں۔

سوال (ii) تحریک آزادی کے چند رہنماؤں کے نام بتائیے۔

جواب: قائداعظم۔محترمہ فاطمہ جناح۔علامہ اقبال۔لیاقت علی خان

سوال (iii) آپ کے خیال میں کیا عورتوں نے بھی تحریک آزادی میں اپنا کردار ادا کیا ہے؟اگر ہاں تو کیسے؟مختصراً تحریر کریں۔

جواب: جی ہاں!محترمہ فاطمہ جناح نے قائداعظم کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان میں حصّہ لیا اور عورتوں کی رہنمائی کی۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

جواب:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جبروستم	ظلم وزیادتی	ملک گیر	پورے ملک میں	زنداں	قید خانہ
مقتدر	حاکم	سامراج	شہنشاہیت	ہردلعزیز	سب کا پیارا
ہمہ تن	پوری توجہ سے	جابرانہ	ظالمانہ	زندہ جاوید	ہمیشہ کے لئے زندہ

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں پر جبروستم کا دور شروع ہو گیا۔مسلمانوں کے خلاف ایک ملک گیر تحریک شروع ہو گئی۔برطانوی سامراج نے اپنی جابرانہ پالیسیوں سے مسلمانوں کو دبانے کی خوب کوشش کی مگر مسلمانوں کے عظیم اور ہردلعزیز رہنماؤں نے ہار نہ مانی یہاں تک کہ یہ جدوجہد پاکستان بننے پر ختم ہوئی اور ان رہنماؤں کو مسلمانوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید کر گئی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے کسی پانچ الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: (i) اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مکہ کی سرزمین پر جیسے جیسے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا تھا ان پر جبروستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔مقتدر طبقہ ان سے جابرانہ سلوک کرتا۔ان پر سختیاں کی جاتیں۔یہاں تک کہ ان کو زنداں میں ڈالا جاتا۔لیکن ان کے ایمانی جذبے کو ختم نہیں کیا جاسکا۔وہ اپنے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیاّر رہتے تھے۔ان کی جانثاری نے صحابہ اکرامؓ کے کردار کو زندہ جاوید کر دیا۔

یا

(ii) ہندوستان میں آزادی کی تحریک شروع ہوتے ہی مسلمانوں پر جبروستم کے دور کی ابتداء ہو گئی۔ہندوؤں کا مقتدر طبقہ چونکہ انگریزوں کا حامی تھا انہوں نے برطانوی سامراج کے ساتھ مل کر جابرانہ سلوک روا رکھا۔ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔ان پر نوکریوں کے دروازے بند ہو

گئے۔ان کو زبردستی ہندو بنانے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ان حالات میں ان کے ہردلعزیز رہنماؤں نے ان کو تنہا نہیں چھوڑا۔ان کے لئے آواز اٹھائی۔جگہ جگہ جلسے اور جلوس نکالے، ملک گیر دورے کیئے گئے۔ان کے لئے الگ وطن کا مطالبہ پوری شدت سے کیا۔یہاں تک کہ آزادی کا یہ نعرہ بچے بچے کی زبان پر آ گیا۔

لے کے رہیں گے پاکستان　　　　بٹ کے رہے گا ہندوستان

تحریکِ پاکستان کو ایک آزاد ملک پاکستان کو حاصل کر کے کامیابی مل گئی اور تحریک آزادی کے یہ کردار تاریخ میں زندہ جاوید ہو گئے۔

سرگرمی نمبر۵:　مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے درست کالم میں نشان لگائیے۔

نمبر شمار	جملے	درست	غلط	معلوم نہیں
۱	رعنا لیاقت علی تاریخ میں 'بی اماں' کے نام سے مشہور تھیں۔		☆	
۲	بی اماں ۱۸۵۲ میں پیدا ہوئیں۔	☆		
۳	بی اماں کے فقط دو ہی بچے تھے۔			☆
۴	مسلمان خلافت کے خاتمے پر بہت خوش ہوئے۔		☆	
۵	بی اماں اپنے فنی کارناموں کی بدولت مشہور ہوئیں۔		☆	
۶	بی اماں میٹرک پاس تھیں۔			☆
۷	صدائے خاتون نامی نظم افتخار نامی شخص نے لکھی۔		☆	
۸	اپنے بیٹوں کی قید پر بی اماں نے بہت بے صبری کا مظاہرہ کیا۔		☆	
۹	بی اماں جدوجہد آزادی کا ناقابل فراموش کردار ہیں۔	☆		
۱۰	ان کا انتقال ۷۲ سال کی عمر میں ہوا۔	☆		

سرگرمی نمبر۶:　مندرجہ بالا جملوں میں سے غلط جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

نمبر شمار	جملے	درست جملے
۱	رعنا لیاقت علی تاریخ میں 'بی اماں' کے نام سے مشہور تھیں۔	محترمہ آبادی بیگم　تاریخ میں 'بی اماں' کے نام سے مشہور ہوئیں۔
۴	مسلمان خلافت کے خاتمے پر بہت خوش ہوئے۔	ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔
۵	بی اماں اپنے فنی کارناموں کی بدولت مشہور ہوئیں۔	بی اماں اپنے دونوں فرزندوں کی بدولت مشہور ہوئیں۔
۷	صدائے خاتون نامی نظم افتخار نامی شخص نے لکھی۔	صدائے خاتون نامی نظم شفیق رام پوری نے لکھی۔
۸	اپنے بیٹوں کی قید پر بی اماں نے بہت بے صبری کا مظاہرہ کیا۔	اپنے بیٹوں کی قید پر بی اماں نے بہت صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔

سرگرمی نمبر۷:　مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

سوال (i)　بی اماں کا اصل نام کیا تھا؟

جواب:　بی اماں کا اصل نام محترمہ آبادی بیگم تھا۔

سوال(ii) والد کے انتقال کے وقت بی اماں کی عمر کیا تھی؟

جواب: اس وقت بی اماں صرف ۵ سال کی تھیں۔

سوال(iii) اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بی اماں کس کام میں مصروف ہو گئیں؟

جواب: اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بی اماں نے اپنے آپ کو ہمہ تن بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دیا۔

سوال(iv) مولانا محمد علی جوہر اعلیٰ تعلیم کے لئے کہاں گئے؟

جواب: مولانا محمد علی جوہر مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان گئے۔

سوال(v) ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر کیوں دوڑ گئی تھی؟

جواب: ۱۹۱۴ تا ۱۹۱۸ کے بعد برطانوی سامراج نے خلافت عثمانیہ ترکی پر جابرانہ اقدامات کے ذریعے ''خلافت'' کا خاتمہ کر دیا تو ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

سوال(vi) بی اماں اکثر کیا کہا کرتی تھیں؟

جواب: وہ اکثر کہا کرتیں۔ ''دنیا کے تمام مسلمان مجھے ایسے ہی عزیز ہیں جیسے محمد علی اور شوکت علی۔''

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

سوال(i) بی اماں کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔

جواب: بی اماں کا اصل نام محترمہ آبادی بیگم تھا۔ وہ تحریکِ آزادی کے رہنماؤں محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی والدہ ماجدہ تھیں۔ بی اماں ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئیں ان کے والد ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۵ سال تھی۔ آپ کی شادی رامپور کے معزز و مقتدر افسر عبدالعلی خان سے ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد بی اماں نے اپنے آپ کو بچوں کی تربیت کے لئے وقف کر دیا۔

سوال(ii) بی اماں نے علی برادران کی کیسی تربیت کی؟ وضاحت کریں۔

جواب: بی اماں نے علی برادران کی ایسی تربیت کی کہ وہ آسمانِ شہرت پر آفتاب بن کر چمکے۔ ان کے پاس کوئی جائیداد نہیں تھی لیکن اپنے محدود وسائل سے بچوں کو اچھی سے اچھی تعلیم دلوائی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ بھیجا۔ بچوں کو انگریزی تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم سے ہر گز غافل نہ ہوئیں۔ بی اماں نے ۱۸۹۸ء میں مولانا محمد علی جوہر کو مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے لئے انگلستان بھیجا۔ وہاں سے آکر انہوں نے اپنے بھائی کے ساتھ مل کر ملکی سیاست میں بھرپور حصہ لیا تو بی اماں کی دعائیں ان کے ساتھ رہیں۔

سوال(iii) بی اماں کی تحریک احتجاج کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: بی اماں ایک جرأت مند اور بہادر خاتون تھیں۔ انگریز حکام نے ان کے فرزندوں پر جبر و ستم میں جس قدر اضافہ کیا وہ احتجاجی تحریک کو وسیع کرتی گئیں۔ بوڑھی اور کمزور ہونے کے باوجود شہر شہر جا کر تقریریں کرتیں۔ ان کی تقریروں کا موضوع اسلام اور آزادی ہوتا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں جامعہ ملیہ دہلی میں حکیم اجمل خان کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ بی اماں نے اس میں نہایت اثر انگیز تقریر کی۔

سوال (iv) ''بی اماں کی شخصیت میں ایک مسلمان خاتون کے لیے مثالی نمونہ موجود ہے''۔ دیے گئے الفاظ و مرکبات کی مدد سے اس عنوان پر عبارت تحریر کریں۔

سچی مومنہ	دین کی محبت	حب الوطنی	تعلیم و تربیت	محدود وسائل	گہرا لگاؤ
صدائے خاتون	اسی واسطے تم کو پالا	ہردلعزیز	زندہ جاوید	نا قابل فراموش	

جواب: بی اماں تاریخ کا ایسا جیتا جاگتا کردار ہیں جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وہ ایک سچی مومنہ اور دین و وطن کی محبت سے سرشار خاتون تھیں۔ ان کے اندر حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اگر چہ بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں تھیں لیکن ایک باشعور اور حب الوطن والد کی بیٹی اور ایک معزز و مقتدر افسر کی بیوی تھیں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی انتظام کیا۔ محدود وسائل کے باوجود انہیں انگریزی اور دینی تعلیم سے بہرہ مند کیا۔ ان کے بارے میں شفیق رام پوری نے 'صدائے خاتون' کے نام سے پوری نظم لکھی۔ اس نظم کا ایک شعر ان کے کردار کی گواہی دینے کے لئے کافی ہے۔

''اے میرے چاند! اے میرے تارو جان بیٹا خلافت پہ دے دو''

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بی اماں کا کردار تحریک آزادی کا ایک نا قابل فراموش کردار ہے۔ ان کی شخصیت میں ایک مسلمان خاتون کے لئے مثالی نمونہ ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۹: درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے:

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
برادر	برادران	معزز	معززین
تحریک	تحاریک	عمارت	عمارات
منزل	منازل	جامعہ	جامعات
مقصد	مقاصد	احساس	احساسات
فرزند	فرزندان	خادم	خدّام
قوم	اقوام	تعلیم	تعلیمات
مقدمہ	مقدمات	مصیبت	مصائب
جوہر	جواہر	تقریر	تقاریر

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر ۱۰: ''موجودہ دور کی ترقی میں ایک باحیا خاتون کا کردار''۔ اس موضوع پر ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک سیر حاصل مضمون تحریر کریں۔

جواب: مضمون کے اہم نکات:

''موجودہ دور کی ترقی میں ایک باحیا خاتون کا کردار''

-ایک خاندان کی بنیاد۔ والدین اور اولاد۔ بہن اور بھائی۔

-سب کی اپنی جگہ اہمیت۔ لڑکی بحیثیت بیٹی، بحیثیت بہن، بحیثیت ماں

-معاشرے میں کردار۔ بحیثیت طالبہ۔ بحیثیت تعلیم یافتہ فرد

-بحیثیت ڈاکٹر، انجینئر ،لیکچرار، بینکر، سیاستداں، وکیل محقق، شاعرہ، ادیب، دیگر مہارتی پیشے میں مرکزی کردار کی حامل

-موجودہ معاشرے کی ترقی کا دارومدار جن عوامل پر ہے ان میں اہم ترین خواتین کی تعلیم وتربیت ہے۔

-باحیاء خاتون کا مقام۔اسلامی معاشرے میں۔غیر اسلامی معاشرے میں۔موجودہ معاشرے میں۔

-ملکی سطح پر پہچان۔غیر ملکی سطح پر پہچان

-باپردہ اور باحیاء رہتے ہوئے بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانا۔

-گھر اور معاشرے کا تعاون حاصل ہونا

قرآن وحدیث میں ایک خاتون کے مقام کا تعین بمعہ حوالے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''اے نبیؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔'' (سورۃ الاحزاب)

''اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔'' (سورۃ الاحزاب)

-حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عورتوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ کر لے گئے، وہ جہاد کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کی طرح اجر ملے۔جواب میں آپؐ نے فرمایا۔''جو تم میں گھر بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی۔''

-اسی طرح حضورؐ نے فرمایا؛'بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ضروریات کے لئے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے۔'

-حضرت ام سلمیٰؓ سوت کاتا کرتی تھیں، پھر اس کو بیچا کرتی تھیں۔حضرت خدیجہؓ پہلی تاجر خاتون تھیں۔حضرت عائشہؓ اس وقت کی محدث اور قرآن وحدیث کی تعلیم دیتی تھیں۔

-اس طرح کی بہت ساری مثالوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔اسلام نہ صرف ایک باحیاء خاتون کے کردار کی وضاحت کرتا ہے بلکہ اس کا جائز مقام بھی بناتا ہے۔

-اگر ہم ان نکات پر غور کریں تو موجودہ معاشرے کی ترقّی میں باحیاء خاتون اپنا بھرپور کردار ادا کرسکتی ہے۔

مندرجہ بالا نکات کی مدد سے طلبا وطالبات مضمون تحریر کریں گے۔

ایک پرندہ اور جگنو

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: چند حشرات الارض کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: چیونٹی، مکڑی، لال بیگ، مکھی۔

سرگرمی نمبر۲: جگنو کے بارے میں کوئی شعر تحریر کیجیے۔

جواب: شعر: جگنو کی روشنی ہے کاشانہ چمن میں یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل مرکبات کے معنی اور مفہوم تحریر کیجیے:

جواب: ۱۔ مرغ نوا ریز: چہچہانے والا پرندہ ۲۔ منقار ہوس: لالچ کی چونچ ۳۔ سوز: درد ۴۔ مستور: پوشیدہ

۵۔ بہشت گوش: کانوں کے لئے بہشت کی طرح خوش گوار

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

بزم ، سوز ، ساز ، مرغِ نواریز ، صدا ، شاخ

آج صبح ہی سے باغ کی فضا پُرسوز تھی۔ باغ کا سب سے سریلا مرغ نوا ریز آج کچھ اداس تھا۔ درخت کی شاخ پر بیٹھا وہ ادھر ادھر تک رہا تھا۔ اتنے میں مینا آئی اور بولی اے اس بزم کو اپنی آواز سے جگانے والے! کیوں اداس ہو؟ وہ بولا ارے بہن! یہاں میری کس کو پرواہ ہے؟ مینا بولی لو بھائی! تمھاری وجہ سے ہر کوئی اداس ہے۔ تم ہی تو اس باغ کی رونق ہو۔ تمھاری صدا سن کر ہی تو ہمیں ہر نئی صبح کی خبر ملتی ہے۔ چلو چلو اداسی چھوڑو اور کوئی سریلا ساز چھیڑو۔ مینا کی بات سے مرغ خوش ہو گیا اور اپنی سُریلی آواز میں اللہ کی حمد کرنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام چرند پرند اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل الفاظ کو انکے مترادف سے ملائیں:

الفاظ	صدا	ارض	شاخ	بزم	ساز	جہاں
مترادف	آواز	زمین	ٹہنی	محفل	موسیقی	دنیا

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

بزم ، صدا ، شاخ ، ارض ، مرغِ نواریز

الفاظ	جملے	الفاظ	جملے
بزم	بزمِ مشاعرہ میں تمام شعراء نے اپنے کلام پیش کیے۔	شاخ	صحن میں موجود درخت کی شاخ پر چڑیا نے اپنا گھونسلہ بنایا۔
صدا	فقیر نے گلی میں آ کر صدا لگائی۔	ارض	اے اللہ! ہماری ارض پاک کی حفاظت فرما۔
مرغ نواریز	صبح سویرے باغ میں موجود مرغ نوا ریز کی سریلی آواز نے سب کو خوش کر دیا۔		

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

سوال(i) ٹہنی پر بیٹھ کر گانا کون گا رہا تھا؟

جواب: ٹہنی پر ایک پرندہ بیٹھا گانا گا رہا تھا۔

سوال(ii) آپ کے خیال میں پرندہ جگنو کی طرف کس نیت سے بڑھا ہوگا؟

جواب: پرندہ جگنو کو کیڑا سمجھ کر کھانے کی نیت سے بڑھا تھا۔

سوال(iii) اللہ نے پرندے، پھول اور جگنو کو کیا عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ نے پرندوں کو چہکنا سکھایا، پھول کو خوشبو عطا کیا اور جگنو کو چمک دی کہ اندھیرے میں چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔

سوال(iv) شاعر نے باغ کے لئے کون سے الفاظ استعمال کئے ہیں؟

جواب: شاعر نے گلزار اور بوستان کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

<u>بعد از مطالعہ</u>

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال(i) مرغ کو اللہ نے کیا خوبیاں عطا کی ہیں؟

جواب: مرغ کو اللہ نے مندرجہ ذیل خوبیاں عطا کی ہیں۔ ☆چہکنا ☆ دل رُبا آواز ☆ گانا گانے کی صلاحیت ☆ ساز

سوال(ii) جگنو کو اللہ نے کیا خوبیاں عطا کی ہیں؟

جواب: جگنو کی خصوصیات یہ ہیں۔ ☆ نور، روشنی ☆ پتنگوں میں امتیازی حیثیت ☆ گلزار کی شمع بنایا ☆ سوز

سوال(iii) نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: نظم ایک پرندہ اور جگنو میں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو چلانے کے لیے ہر مخلوق کو ایک الگ صلاحیت سے نوازا ہے لہذا مل جل کر رہنے میں ہی جہاں کی زندگی ہے۔

سوال(iv) مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں:

بند: چہک تیری بہشت گوش اگر ہے — چمک میری بھی فردوس نظر ہے
پروں کو میرے قدرت نے ضیاء دی — تجھے اس نے صدائے دل ربا دی
تری منقار کو گانا سکھایا — مجھے گلزار کی مشعل بنایا

حوالہ: یہ بند نظم 'پرندہ اور جگنو' سے لیا گیا ہیں۔ اس نظم کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر ایک پرندہ اور جگنو کی گفتگو بیان کر رہے ہیں جگنو پرندے سے مخاطب ہے کہ اگر اللہ نے تم کو ایسی آواز عطا کی ہے کہ تمہاری چہچہاہٹ کانوں کو جنت سے آتی محسوس ہوتی ہے۔ تو مجھے بھی جنت الفردوس کی طرف سے آتی چمک بخشی ہے۔ تمہیں اگر اللہ نے دل لبھانے والی آواز دی ہے تو میرے پروں کو روشنی عطا کی ہے۔ تمہاری چونچ کو گانا سکھایا تو مجھے باغ کو روشن رکھنے کی صلاحیت دی۔ یعنی جگنو مرغ کے ساتھ اپنا موازنہ کر رہا ہے کہ اگر اللہ نے کچھ صلاحیتیں مرغ کو عطا کی ہیں تو کچھ مختلف صلاحیتیں جگنو کے پاس بھی ہیں۔

بند۲: مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز جہاں میں ساز کا ہے ہم نشیں سوز
قیام بزم ہستی ہے انہی سے ظہور اوج وپستی ہے انہی سے
ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

حوالہ: یہ بند نظم 'پرندہ اور جگنو' سے لیا گیا ہیں۔اس نظم کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر ایک پیغام دینا چاہ رہے ہیں کہ ہر ساز کے ساتھ سوز لازمی ہوتا ہے۔جہاں کہیں ساز کی بات ہوگی وہاں سوز ہوگا۔یعنی آواز کا خوش کن ہونے کے لئے اس میں درد کا شامل ہونا ضروری ہے۔اسی طرح مختلف مزاج اور مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد سے اقوام کے عروج وزوال ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ان کی وجہ سے ہی دنیا میں رونق اور ہلچل ہے۔ان کے درمیان محبت اور ہم آہنگی پروان چڑھنا بہت اہم ہے۔گلشن دنیا کا کاروبار اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ہر طاقتور کمزور پر حاوی ہونے کے بجائے اس کی مدد کرے تو ہی مل جل کر ترقی کی منازل طے کی جا سکتی ہیں۔

سوال(v) دیئے گئے ٹی چارٹ میں پرندے اور جگنو کا موازنہ کیجیے۔

جواب: پرندے اور جگنو کا موازنہ

پرندہ	جگنو
پرندہ گا سکتا ہے۔	جگنو گا نہیں سکتا۔
پرندے کو ساز عطا ہوا ہے۔	جگنو کو سوز عطا ہوا ہے۔
اس کو چہکنا سکھایا۔اس کو یہ صلاحیت دی کہ اللہ کی حمد وثناء کرے۔	جگنو کو روشنی عطا ہوئی۔
اس کو مرغ نوا ریز کہا گیا ہے۔	جگنو کو لباس نور سے تشبیہ دی گئی ہے۔
پرندے کی آواز جنت سے آتی آواز لگتی ہے۔	جگنو کی چمک بھی جنت الفردوس کی طرح ہوتی ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر۹: پچھلی جماعت میں آپ صفت اور موصوف تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔اس نظم میں جا بجا صفت اور موصوف استعمال ہوئے ہیں۔
انہیں تلاش کریں اور مندرجہ ذیل ٹی چارٹ میں لکھیں:

صفت	موصوف
نغمہ پیرا	مرغ
چمکتی	چیز
نور	چمک
دل رُبا	صدا
بہشت گوش	چہک
فردوس نظر	منقاد
ہوس	لباس

سرگرمی نمبر۱۰: مندرجہ ذیل اسماء کو مناسب صفت لگا کر جملوں میں استعمال کریں:

۱۔طعام ، ۲۔آواز ، ۳۔شخصیت ، ۴۔کمرہ ، ۵۔موسم

جواب:

	جملے		جملے
لذیذ طعام	ثناء نے اپنے گھر دعوت میں لذیذ طعام بنوایا۔	وسیع کمرہ	ہمارے گھر میں دو وسیع کمرے ہیں۔
سریلی آواز	علی الصبح چڑیا کی سریلی آواز سے حامد کی آنکھ کھل گئی۔	خوشگوار موسم	خوشگوار موسم میں تفریح کرنے کا الگ ہی مزہ ہے۔
پُروقار شخصیت	قائدِ اعظم ایک پروقار شخصیت کے ملک تھے۔		

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر۱۱: نظم ''پرندہ اور جگنو'' میں اللہ کی دو مخلوقات کا موازنہ بڑے دلچسپ انداز میں کیا گیا ہے۔ نظم کو بغور پڑھیں اور موازنے کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ''انسان اور فرشتے'' کے درمیان موازنہ تحریر کریں۔

''انسان اور فرشتے'' کے درمیان موازنہ

اللہ تعالیٰ نے اِس جہاں کا نظام چلانے کے لیے طرح طرح کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ ہر مخلوق کو اللہ نے الگ الگ صلاحیتوں سے نوازا ہے تا کہ سب اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کائنات کا نظام خوش اسلوبی سے چلاتے رہیں۔ فرشتے اور انسان بھی اللہ کی ایسی ہی مخلوقات ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا ہے جب کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے گارے سے تخلیق کیا ہے۔ اسی لیے فرشتے نوری مخلوق کہلاتے ہیں جب کہ انسان خاکی۔

فرشتوں کی اپنی کوئی مرضی یا اختیار نہیں جب کہ انسان کو مرضی اور اختیار حاصل ہے۔ لہٰذا فرشتے کبھی اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرتے اور جب جیسا حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں جب کہ انسان کئی بار بلکہ بار بار اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کا مرتکب ہوتا ہے۔

روزِ قیامت فرشتوں کے لیے میزان قائم نہیں ہوگی نہ ہی ان کا حساب کتاب ہوگا کیونکہ وہ کبھی اللہ کے حکم سے سرتابی کر ہی نہیں سکتے مگر انسان کے لیے میزان بھی قائم ہوگی اور جنت و دوزخ کے فیصلے بھی ہوں گے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے تشرعی علم سے نوازا ہے یعنی شریعت کا علم جب کہ فرشتوں کو تکوینی معاملات کے احکامات دیئے جاتے ہیں۔ یعنی وہ کام جو انسان کی سمجھ سے بالاتر ہیں مثلاً کہاں کتنی بارش برسانی ہے، کس کو کب موت دینی ہے۔ وغیرہ

فرشتے نفسانی خواہشات مثلاً بھوک، پیاس، آرام کی خواہش وغیرہ سے مبرّا ہوتے ہیں اور ان کے اندر ایسی کوئی خواہشات پیدا نہیں ہوتیں جب کہ انسان کے اندر نفس موجود ہے جو اِس کو مختلف خواہشات میں مبتلا کرتا رہتا ہے مثلاً بھوک، پیاس، چیزوں کی خواہش نیند وغیرہ

غرض فرشتوں اور انسانوں کی زندگی اور عمل کے دائرہ کار بالکل مختلف ہیں۔

کارگل کے ہیرو

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

سوال(i) شمالی علاقہ جات کے چند اہم مقامات کے نام بتائیے۔

جواب: ۔گلگت ،بلتستان،سیاچن،ہنزہ،سکردو،کالام،مالم جبہ۔

سوال(ii) افواج پاکستان میں نشان حیدر حاصل کرنے والے چند شہدا کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: کیپٹن محمد سرور شہید، میجر طفیل محمد شہید، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید، لانس نائیک محمد محفوظ شہید۔

سوال(iii) پاک فوج کو دنیا میں کیا مقام و مرتبہ حاصل ہے؟ مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: پاک فوج دنیا میں ایک بہادر فوج کی حیثیت سے جانی جاتی ہے۔اس کی نہ صرف پیشہ وارانہ مہارتوں کی پہچان ہے بلکہ اگر ان کو دنیا میں جہاں کہیں بھیجا گیا اپنی بہادری کا لوہا منوایا۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پسپائی	شکست	غازی	محاذِ جنگ سے کامیاب لوٹنے والا	درخشندہ	روشن
ولولہ انگیز	جوش وجذبہ کے ساتھ	سپوت	بیٹا	دیدنی	دیکھنے کے قابل
پایہ تکمیل	انجام تک پہنچانا	برسرِپیکار	بالمقابل	نکتہ نگاہ	سوچ ، خیال
تابڑتوڑ	مسلسل ، تیزی کے ساتھ	متوالے	شیدائی	ناموافق	ناسازگار
بازگشت	گونج	نقوش	نشانات	ثبت کرنا	نقش کرنا
نقل وحرکت	آمدورفت	نامساعد	ناموافق ، انتہائی مشکل	مستعد	چاک وچوبند

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ میں سے مناسب الفاظ چن کر عبارت مکمل کریں:

پی ایس ایل میں مختلف ٹیمیں آپس میں برسرِپیکار تھیں۔شائقین کے ولولہ انگیز نعرے کھلاڑیوں کے حوصلے بڑھا رہے تھے۔راحمہ کی پریشانی دیدنی تھی کیونکہ اس کی پسندیدہ ٹیم پسپائی دکھا رہی تھی۔راحمہ کے کان میں اپنے بھائی کے جملے کی بازگشت گونج رہی تھی کہ تمہاری اپنی ٹیم کے فائنل میں پہنچنے کی خواہش پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی۔پھر اس کی ٹیم کا ایک مستعد بلے باز آیا۔اچانک ناموافق صورتحال ان کے حق میں تبدیل ہوگئی اور راحمہ خوشی سے سرشار ہوگئی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ میں سے کوئی پانچ الفاظ چن کر اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
ولولہ انگیز	اسکول ۱۴اگست کے پروگرام میں ولولہ انگیز ترانوں سے گونج اٹھا۔

دیدنی	حنا کی خوشی دیدنی تھی جب تقریری مقابلے میں اس کا نام اوّل نمبر پر آیا۔
مستعد	افواج پاکستان کے جوان مستعد اور توانا ہیں۔
نامساعد	حامد نے نامساعد حالات میں بھی اپنی تعلیم جاری رکھی۔
پسپائی	۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کو پسپائی اختیار کرنی پڑی۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

سوال() شیر خان برّی فوج میں شامل ہونے سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟

جواب: کیپٹن شیر خان میٹرک کا امتحان سائنس سے پاس کر کے ۱۸ سال کی عمر میں پاکستان ائر فورس میں بھرتی ہوئے۔

سوال() شیر خان نے وطن کے دفاع کے لیے محاذ جنگ پر کتنی چوکیاں قائم کیں؟

جواب: ان کی ایک ہی پوسٹ تھی لیکن انہوں نے تقریباً آٹھ حملے کئے اور ہر بار دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

سوال() شیر خان بھارتی فوج کو للکار کر کیا کہتے تھے؟

جواب: شیر خان مورچے سے باہر نکل کر انہیں للکارتے:

''بھارتیو! جب تک شیر خان اس کچھار میں موجود ہے اللہ کے حکم سے قبضہ کرنا تو درکنار تمہارا ادھر آنا ہی تمہارے لئے موت کا پروانہ ثابت ہوگا۔''

سوال() بھارتی فوج نے شیر خان کی بہادری کا اعتراف کس طرح کیا؟

جواب: بھارتی فوجی اس عظیم بہادر کی لاش اپنے ساتھ لے گئے تھے لیکن پھر ایک تعریفی خط کے ساتھ واپس کی۔ یہ خط فوج کے اعلیٰ حکام کو ارسال کیا گیا جس میں ان کی بہادری کو سراہا گیا انہوں نے لکھا کہ دورانِ جنگ وہ آخری سانس تک مورچے پر ڈٹے رہے یہاں تک کہ شہید ہونے کے بعد ان کی انگلی اپنی بندوق کی لبلبی پر تھی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں یہ جان کر مسرت ہوگی کہ بہادری کے اعتراف میں اس آفیسر کو کسی اعلیٰ جنگی اعزاز سے نوازا جائے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۶: مندرجہ ذیل جملوں کو سلسلہ وار ترتیب دے کر ان کی مدد سے جامع خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: ا۔ کیپٹن کرنل شیر خان شہید یکم جون ۱۹۷۰ء کو ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔

۲۔ مڈل کا امتحان گورنمنٹ مڈل چار باغ، میٹرک کا امتحان سائنس سے پاس کیا۔

۳۔ ۱۸ سال کی عمر میں پاکستان ائر فورس میں بھرتی ہوئے۔

۴۔ ۸ نومبر ۱۹۹۲ء کو بطور کیڈٹ تربیت کے لئے پاکستان بٹالین میں جنٹلمین کیڈٹ کی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔

۵۔ جنٹلمین کیڈٹ کورس کے بعد پاکستان آرمی کی سندھ رجمنٹ کی ایک مایہ ناز یونٹ میں تعینات ہوئے۔

۶۔ کرنل شیر خان یونٹ میں سب سے بہترین نشانہ باز تھے۔

۷۔ کشمیر کے محاذ پر دشمن سے برسرپیکار تھے۔

۸۔ ۱۸ ہزار چار سو فٹ بلندی پر دفاعی نکتہ نگاہ سے کشمیر کی اہم پوسٹ پر بھیجا۔

۹۔ لائن آف کنٹرول کی جس پوسٹ پر کرنل شیر خان تعینات تھے، دشمن نے اچانک حملہ کر دیا۔

۱۰۔ ناموافق حالات کے باوجود دشمن پر تابڑ توڑ حملے کرتے رہے۔

۱۱۔شیر خان آخری سانس تک برسرپیکار رہے۔

۱۲۔جب کرنل شیر خان کی لاش کو قبضے میں کیا گیا تو انگلی بندوق کی لبلبی پر تھی۔

سبق کا خلاصہ:

حوالہ: یہ سبق 'کارگل کے ہیرو' (کیپٹن کرنل شیر خان شہید) کے بارے میں ہے۔ جسے محمد اسلم لودھی نے تحریر کیا ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد جب بھی دشمن نے پاک وطن کی طرف میلی نگاہ ڈالی پاک فوج کے جوانوں اور افسروں نے منہ توڑ جواب دیا ہے۔کارگل کے معرکے میں جو سپوت قربان ہوئے ان میں بڑا نام کیپٹن کرنل شیر خان ہیں۔

کیپٹن شیر خان شہید یکم جون ۱۹۷۰ء کو ضلع صوابی کے ایک قصبے میں پیدا ہوئے۔مڈل کا امتحان گورنمنٹ مڈل اسکول چار باغ اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ اسکول نواں کلی سے پاس کیا۔۱۸ سال کی عمر میں پاکستان ائیر فورس میں بھرتی ہوئے۔۸نومبر ۱۹۹۲ کو بطور کیڈٹ تربیت کے لئے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول چلے گئے۔ جنٹلمین کیڈٹ کورس کے بعد پاکستان آرمی کی سندھ رجمنٹ کی ایک مایہ ناز یونٹ میں تعینات ہوئے۔صاف گوئی اور بے باکی ان کی شخصیت کا خاصہ تھی۔وہ اپنے یونٹ میں سب سے بہترین نشانہ باز تھے۔وہ ان بہادر آفیسرز میں سے تھے جنہوں نے شمالی علاقہ جات کی ساڑھے اٹھارہ ہزار فٹ بلند چوٹیوں پر دفاعِ وطن کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔لہٰذا یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو ان کا تبادلہ نادرن لاٹ انفنٹری کی ایک یونٹ میں کر دیا گیا۔یہ دفاعی نقطہء نگاہ سے بہت اہم پوسٹ تھی۔دشمن دفاعی اہمیت کی پوسٹ پر جون کے آغاز سے ہی حملے کر رہا تھا۔ناموافق حالات، ایک ایک رات میں توپ خانے کے بارہ ہزار تک گولے، کیمیائی ہتھیار اور شدید فضائی حملے شہادت کے ان متوالوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔کیپٹن شیر خان بھاگنے والے بھارتی فوجیوں کو للکارتے کہ اللہ کے حکم سے اس چوکی پر قبضہ کرنا تو دور کی بات تمہارا یہاں آنا ہی موت کا پروانہ ہے۔پہاڑوں جیسے حوصلہ والا یہ شیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ اپنی پوزیشن پر ڈٹا رہا۔جب بھارتیوں نے اس یونٹ پر قبضہ کیا تو کیپٹن شیر خان سورج کی روشنی میں کمال بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن پر جھپٹ پڑے۔جس سے دشمن کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ پسپائی پر مجبور ہو گیا۔لیکن اس دوران شیر خان کے اپنی بہادری کے نقش ثبت کر دئے۔ان کی بہادری کے اعتراف میں ایک تعریفی خط اعلیٰ حکام کو بھیجا جس میں ان کی شجاعت کی پوری داستان درج تھی اور انہیں اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازانے کی درخواست کی گئی تھی۔کیپٹن کرنل شیر خان کے کمانڈنگ افسر میجر عاصم کے مطابق شیر خان اپنے ۲۴ جوانوں کے ساتھ دن اور رات مسلسل جاگ کر بڑی جوانمردی سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے۔اس مقابلہ میں بھارتی فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔میجر عاصم نے خود تین سو بھارتیوں کی لاشیں گنیں۔اس جرّی اور بہادر کیپٹن کی شہادت کے وقت بھی ان کے ہاتھ کی انگلیاں بندوق کی لبلبی پر تھیں۔کیپٹن شیر خان ان برفیلی چوٹیوں پر بہادری کی وہ داستان رقم کر گئے جو لوگوں کے گمان میں بھی نہیں ہو سکتی۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل محاوروں کو سبق میں تلاش کریں اور ان کے معنی اخذ کر کے تحریر کریں۔

جواب: سبق میں استعمال ہونے والے محاورے اور ان کے معنی

محاورے	معنی	محاورے	معنی
رچ بس جانا	اچھی طرح شامل ہو جانا	میلی آنکھ سے دیکھنا	بری نظر ڈالنا، نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنا
خاطر میں نہ لانا	پرواہ نہ کرنا	امر ہو جانا	ہمیشہ کے لئے دلوں میں زندہ رہنا
زیر کرنا	تہہ و بالا کرنا	دادِ شجاعت دینا	بہادری دکھانا

ہیبت طاری ہونا	خوف زدہ ہونا	پیرا کھڑ جانا	شکست سے دوچار ہونا
اوسان خطا ہونا	شدید پریشان یا گھبراہٹ کا شکار ہونا		

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ بالا محاورات میں سے کوئی چار استعمال کرتے ہوئے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء پاکستان کی تاریخ کا اہم دن ہے۔ جب بھارت نے پاک وطن کی طرف میلی نگاہ ڈالی اور اچانک لاہور پر حملہ کر دیا۔ پاک فوج کے جوانوں نے اس حملے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دشمن کی فوج کو زیروزبر کر دیا۔ میجر عزیز بھٹی مسلسل ۵ دن تک بھارتی ٹینکوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹے رہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوج کے ایک ٹینک کا گولہ میجر عزیز بھٹی کے سینے میں لگا۔ جس سے وہ شہید ہو گئے۔ لیکن بھارتی فوجیوں کے دل میں اپنی ہیبت طاری کر گئے۔ میجر عزیز بھٹی نے ایسی دادِ شجاعت دی کہ پاکستانی قوم آج تک نہ بھولی۔ وہ اپنی بہادری کی داستان سمیت امر ہو گئے۔

آئیں تخلیق کار بنیں

حسب ذیل ذخیرہ الفاظ کی مدد سے کسی ''جنگی محاذ'' کے منظر کو تفصیل سے بیان کریں۔

نوٹ: اسی کتاب کے سبق ''موسم گرما اور ہماری صحت'' میں منظر کشی کے اصول دیئے گئے ہیں۔ ان سے استفادہ حاصل کریں۔

دشمن	جذبہ جہاد	شوق شہادت	دفاعِ وطن	محاذ	معرکہ	بہترین نشانہ باز
بلند چوٹیاں	رضا کار	تابڑ توڑ حملے	توپ خانے	پوسٹ	جانی و مال نقصان	پیش قدمی
جھوٹا پروپیگنڈا	اعلیٰ جنگی اعزاز	کمک	اسلحہ	جوابی حملہ	دادِ شجاعت	شہادتیں

جواب: ہمیں اسلامی تاریخ کے صف شکن جانبازوں پر فخر ہے۔ جنہوں نے اپنے لہو سے تاریخ کے نئے ابواب رقم کئے۔ کیپٹن اظہار حیدر شہید کی داستان شہادت بھی ایک روشن باب ہے۔

جنوری ۱۹۹۹ء کی ایک یخ بستہ صبح اظہار حیدر اپنے گھر والوں سے مل کر کوٹلی سے سکردو روانہ ہوئے۔ یہ نوجوان دل کی گہرائیوں سے شوق شہادت لئے ارض پاک کے دشمنوں سے صف آراء ہونے جا رہا تھا۔ اظہار حیدر کا جذبہء جہاد دیکھئے کہ دشمن کی سنسناتی گولیوں، بارود اگلتی توپوں اور زمین کے اندر چھپے مائینز کی پرواہ کئے بغیر دشمن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ۱۶ جون کی صبح سے ہی دشمن کے تباہ کن ہیلی کاپٹر علاقے میں پرواز کرنے لگے۔ ان کی اڑان بلند و بالا چوٹیوں سے صاف نظر آ رہی تھی۔ کارگل کے پہاڑوں کے بالمقابل اظہار حیدر شہید دشمن کے عزائم دیکھ رہے تھے۔ اور انہیں منہ توڑ جواب دینے کے عزم کا اظہار کر رہے تھے۔ دشمن کے تمام تر دفاعی حربوں کو ناکام بنا کر انہوں نے ایسی مومنانہ حکمت عملی اختیار کی کہ دشمن کے لاشے زمین پر ریت کی دیوار کی طرح گرنے لگے۔ پلک جھپکتے ہی بھارتی فوجی چوکیوں سے فرار ہونے میں ہی اپنی عافیت سمجھنے لگے۔ کیپٹن کی قیادت میں اہم چوکیوں پر نہ صرف قبضہ کیا گیا بلکہ دشمن کے ناپاک عزائم ختم کر کے رکھ دیئے گئے۔

ایک طرف دشمن کے بمبار جہازوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں سے گولیوں اور بموں کی بارش ہو رہی تھی تو دوسری طرف صدائے نعرۂ تکبیر سے وادیاں اور پہاڑ تھرا رہے تھے۔ اس بے باک شاہین صفت نوجوان نے میدان حرب میں دشمن سے آخری سانس تک مقابلے کا عزم کر رکھا تھا۔ اچانک ایک ساتھی نے کہا ''آڑ لے کر دشمن کے حملے کا جواب دو۔'' لیکن وہ یہ چاہتے تھے کہ جوابی حملہ کر کے جام شہادت نوش کریں۔ ۱۶ جون دن کے ایک بجے اظہار حیدر نے جبین پاک کو اللہ کے حضور سجدہ ریز کیا۔ وطن کی سلامتی، کشمیر کی آزادی اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے کی دعا کی۔ وہ اپنی بندوق لئے دشمن کی چوکیوں کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اچانک دشمن کے طیاروں نے پورے علاقے میں بموں کی بارش شروع کر دی۔ اس حملے میں اظہار حیدر نے خوب دادِ شجاعت دے کر جام شہادت نوش کیا۔ ان کے خون نے ایسی داستان رقم کر دی جس پر ہم اور ہماری آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔

تفہیم

سوالات

سوال(i) حضرت عمر بن عبدالعزیز کون تھے؟

جواب: عمر بن عبدالعزیزؒ خاندان بنوامیہ کے بڑے نیک دل اور اسلام پسند خلیفہ تھے۔

سوال(ii) حضرت عمر بن عبدالعزیز کا طرزِ زندگی کیسا تھا؟

جواب: وہ بہت بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے۔

سوال(iii) انھیں اپنے سپہ سالار کے بارے میں کیا اطلاع ملی؟

جواب: انہیں اطلاع ملی کہ ان کے سپہ سالار کا باورچی خانہ کا روزانہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔

سوال(iv) انھوں نے سپہ سالار کو کیوں مدعو کیا؟

جواب: انہوں نے سپہ سالار کو سمجھانے اور اس کی باز پرس کے لئے کھانے پر مدعو کیا اور پیغام بھیجا کہ کچھ صلاح مشورہ کرنا ہے کل دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھائے۔

سوال(v) انہوں نے لذیذ کھانوں کے ساتھ جَو کا دلیا کیوں بنوایا؟

جواب: انہوں نے اپنے کھانے کے لیے جو کا دلیہ بنوایا۔ دراصل انہیں یہ دلیہ سپہ سالار کو بھی کھلانا تھا۔

سوال(vi) خلیفہ نے کھانا دیر سے کیوں منگوایا؟

جواب: خلیفہ چونکہ سپہ سالار کی تربیت کرنا چاہ رہے تھے اور انہیں سادگی کی طرف رجوع کرنا تھا اس لئے انہوں نے دیر کی تاکہ سپہ سالار کو خوب بھوک لگ جائے۔

سوال(vii) دَلیا کھانے کے بعد سپہ سالار نے لذیذ کھانے کیوں نہیں کھائے؟

جواب: خلیفہ نے پہلے اپنے لئے کھانا منگوایا جو جَو کے دلیے پر مشتمل تھا۔ دیر ہونے کی وجہ سے چونکہ سپہ سالار کو بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی تو اس نے بھی پیٹ بھر کر دلیہ کھالیا۔ اس کے بعد جب اس کے لذیذ کھانے منگوائے گئے تو ان کے کھانے کی گنجائش ختم ہو چکی تھی۔

سوال(viii) خلیفہ کے پاس اصلاح کے اور کون سے ذرائع موجود تھے؟ فہرست بنائیے۔

جواب: خلیفہ کے پاس پوری حکومت تھی وہ سختی کرسکتے تھے یا سپہ سالار کا خرچ کا حساب مانگ کر اسے پابند کر سکتے تھے۔

سوال(ix) آپ کے خیال میں اصلاح کا یہ انداز کیسا تھا؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: میرے خیال میں اصلاح کا یہ انداز بہت مؤثر اور دیرپا تھا۔ دراصل اس طریقے میں اصلاح کے ساتھ تربیت بھی ہو رہی ہے یہی خلیفہ کی مرضی تھی کہ سپہ سالار خود اپنی غلطی تسلیم کرے اور فضول خرچی سے توبہ کرکے سادہ زندگی گزارے۔

سوال(x) تفہیم میں موجود محاورے تلاش کیجیے اور ان کے معانی تحریر کیجیے۔

جواب: ا) چوہے دوڑنا۔ سخت بھوک لگنا ب) جان پر بنی ہونا۔ جان جانے کا ڈر ہونا ج) بس میں نہ رہنا۔ برداشت نہ کر پانا۔

قانون کا احترام

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: دو دو طلباء باہم گفتگو کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

سوال (i) کیا ٹریفک قوانین بنانے چاہئیں؟

جواب: جی ہاں ٹریفک قوانین بنانے چاہئیں۔

سوال (ii) قانون توڑنا آپ کی نگاہ میں کیسا عمل ہے؟

جواب: میری نگاہ میں قانون توڑنا اچھی بات نہیں ہے۔اس سے قانون کا احترام ختم ہوجاتا ہے اور جانی و مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔

سوال (iii) ٹریفک کانسٹیبل کی ذمہ داری پر دو جملوں میں روشنی ڈالیں۔

جواب: ٹریفک کانسٹیبل قانون کے رکھوالے ہوتے ہیں۔ان کی موجودگی سے ٹریفک رواں دواں رہتا ہے۔جہاں کہیں کوئی قانون توڑتا نظر آئے وہاں ایک ذمہ دار افسر کی حیثیت سے اس کو فوراً پکڑتے اور چالان کرتے ہیں۔

دوران مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل محاورات کے معنی لکھیے:

محاورے	معنی
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	انتہائی کوشش کرنا
ہاتھ پاؤں پھولنا	گھبرا جانا، حواس باختہ ہوجانا
پسینے میں نہا جانا	پسینے میں بھیگ جانا۔خوف زدہ ہوجانا
ہاتھ کرنا	دھوکہ دینا

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

محاورے	جملے
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	اسکول کی ہاکی ٹیم نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر میچ جیت لیا۔
ہاتھ پاؤں پھولنا	جب چور نے پولیس کو آتے دیکھا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔
پسینے میں نہا جانا	غاشیہ گلی میں کھڑے کتے کو دیکھ کر دوڑی تو گھر پہنچتے پہنچتے پسینے میں نہا گئی۔
ہاتھ کرنا	گلی میں شرارتی لڑکوں نے خوب ہلڑ مچائی اور چوکیدار کے آتے ہی بھاگ گئے پھر خوش بھی ہورہے ہیں کہ چوکیدار سے خوب ہاتھ کیا۔

سرگرمی نمبر۴: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

سوال (i) اس ڈرامے میں کتنے کردار ہیں؟

جواب: اس ڈرامے میں دو کردار ہیں۔محمود اور واحد

سوال (ii) دلچسپ واقعہ کون سنا رہا ہے؟

جواب: دلچسپ واقعہ محمود سُنا رہا ہے۔

سوال (iii) سپاہی نظر سے اوجھل ہوتا تو وہ پھر کیوں سوار ہو جاتے؟

جواب: سائیکل پر دو سواریوں پر پابندی تھی اور یہ دو لوگ سائیکل پر سوار تھے۔ اوپر سے ان کی سائیکل میں لیمپ بھی نہیں تھا لہذا چالان سے بچنے کے لیے وہ سپاہی کے سامنے سائیکل سے اُتر جاتے اور خطرہ ٹلتے ہی وہ پھر سوار ہو جاتے۔

سوال (iv) سپاہی سیٹی کیوں بجا رہا تھا؟

جواب: سپاہی انھیں روکنے کے لیے سیٹی بجا رہا تھا۔

سوال (v) سائیکل سوار کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: سائیکل سوار کی یہ کیفیت تھی کہ اِس کا دل دھک دھک کر رہا تھا ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے اور وہ پسینے میں نہا چکا تھا۔ حوالات کے خیال سے اِس کی جان نکلی ہوئی تھی۔

سوال (vi) سائیکل سوار کو سائیکل ٹوٹنے کے باوجود اطمینان کس بات کا تھا؟

جواب: سائیکل سوار کو سائیکل ٹوٹنے کے باوجود اِس بات کا اطمینان تھا کہ سیٹی کی آواز بند ہو چکی تھی جس کا مطلب تھا کہ پکڑے جانے کا خطرہ ٹل چکا تھا۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

سوال (i) کیا چور صرف رقم چوری کرنے والے کو کہتے ہیں؟

جواب: نہیں، چور صرف رقم چوری کرنے والے کو نہیں کہتے ہیں۔ بلکہ چھپ کر خلافِ قانون کوئی بھی کام کیا جائے اُسے بھی چور ہی کہا جائے گا۔

سوال (ii) چوری میں پیسے چرانے کے علاوہ کیا کیا شامل ہے؟

جواب: چوری صرف پیسوں کی ہی نہیں ہوتی۔ قیمتی اشیاء اور زیورات بھی چرائے جاتے ہیں۔ اِس کے علاوہ بجلی کی چوری، گیس کی چوری اور ٹریفک کے قانون توڑنا بھی چوری ہی کہلائیں گے۔

سوال (iii) اس ڈرامے میں مصنف ہمیں کیا پیغام دینا چاہ رہے ہیں؟

جواب: اِس ڈرامے میں مصنّف ہمیں قانون کا احترام کرنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ قانون توڑنے سے معاشرے اور فرد دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ قانون اس لیے بنائے جاتے ہیں کہ مالی اور جانی نقصان سے بچا جائے۔ اس میں سب کا فائدہ ہوتا ہے۔ ٹریفک کا نظام اور ملک کا نظام صحیح طریقے سے چلتا ہے۔ اگر کوئی خلافِ قانون کام کرے تو اسے پکڑ کر سزا دینی چاہیے تا کہ پھر کسی کو قانون توڑنے کی ہمت نہ ہو۔

سوال (iv) پاکستان کے آج کے حالات میں قانون کا احترام نہ کرنے والوں کا کیا کردار ہے؟

جواب: پاکستان کو موجودہ حالت سے دوچار کرنے میں قانون کا احترام نہ کرنے والوں نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اپنے وقتی مفاد کی طرح ان لوگوں نے ہر طرح کے فائدہ مند قانون کو اپنے پاؤں تلے روندا اور پاکستان کو اِس حال تک پہنچا دیا کہ جس کو جہاں موقع ملتا ہے آج وہ ہمیں قانون توڑتا ہوا نظر آتا ہے۔

سوال (v) سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سبق کا خلاصہ ''قانون کا احترام''

قانون کا احترام سید امتیاز علی شاہ کا تحریر کردہ ڈرامہ ہے جس کے مرکزی کردار محمود اور واحد ہیں۔ محمود، واحد کو مزے لے لے کر اپنی قانون شکنی کی رُوداد سُنا رہا ہے۔ جس میں اُس نے سائیکل پر دو سواریوں کی پابندی کو توڑتے ہوئے اپنے بھائی کو سائیکل پر بٹھایا نیز لیمپ کے بغیر رات کے وقت سائیکل پر سواری کی۔ وہ بتاتا ہے کہ اُس نے کس طرح سپاہی کو چکمہ دیا اور بے وقوف بنایا۔

واحد بجائے محظوظ ہونے کے اس کو قانون کی اہمیت کے بارے میں بتاتا ہے اور بتاتا ہے کہ قوانین ہمارے اپنے بھلے کے لیے ہوتے ہیں اِن کا احترام نہ کرنا کوئی عقل مندی نہیں بلکہ ملک دشمنی ہے۔

سبق کے اختتام پر محمود کو واحد کی بات سمجھ آجاتی ہے اور وہ شرمندہ ہو جاتا ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۶: درج ذیل واحد کی جمع لکھیں:

واحد	استاد	فرد	طبیب	ادیب	شاعر	اثر	ترکیب	طالب علم	توقع	برکت
جمع	اساتذہ	افراد	اطباء	ادباء	شعرا	اثرات	تراکیب	طلبا	توقعات	برکات

سرگرمی نمبر ۷: درج ذیل واحد عبارت کو مناسب تبدیلیوں کے ساتھ جمع کی عبارت میں تبدیل کریں:

جواب: اساتذہ کا احترام ہر افراد پر لازم ہے۔ وہ اساتذہ ہی ہے جس کی وجہ سے معاشرے کو اطبا، ادباء، شعرا اور دیگر لوگ ملتے ہیں۔ ان کے اثرات صدیوں تک قائم رہتے ہیں۔ اچھے اساتذہ مختلف تراکیب کے ذریعے پڑھاتے ہیں اور اپنے طلبا سے اعلیٰ توقعات رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی ان کی برکات معاشرے میں موجود رہتی ہیں۔

آئیں تخلیق کار بنیں

سرگرمی نمبر ۸: نظم ''پرندہ اور جگنو'' میں دیے گئے موازنے کے اصولوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ایک با اصول اور ایک قانون شکن شہری کا موازنہ کیجیے۔

جواب: ایک با اصول اور ایک قانون شکن شہری کا موازنہ

با اُصول شہری: (اہم نکات)

☆ ایک با اُصول شہری ایک ذمہ دار فرد ہوتا ہے وہ اگر مسلم ریاست کا رہنے والا ہے تو اس پر مزید ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ دینی تقاضہ بن جاتا ہے کہ پہلے اللہ کی اطاعت، پھر اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور حاکم وقت کی اطاعت۔ حاکمِ وقت اگر ملک و قوم کے لیے ایسے قوانین بنائیں جس سے معاشرے کی بھلائی ہو تو اس کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اس کے لیے فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ ان اصولوں پر قائم رہتے ہوئے وہ ایک محبِ وطن شہری ثابت ہوتا ہے وہ ٹریفک کے قوانین سے لے کر تمام ملکی قوانین کی پاسداری کرتا ہے۔

☆ حکومتی ادارے جہاں عوام کے فائدے اور سہولت کے لیے کام کیے جاتے ہیں وہاں پر ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت سے جاتا ہے اور تمام احتیاطیں اختیار کرتے ہوئے ان سہولتوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔

☆ ایمانداری اِس کا پہلا اُصول ہوتا ہے وہ اپنے ماہانہ بجلی، گیس اور پانی کے بلّوں کی ادائیگی بروقت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر ٹیکس اپنی ذمہ داری سے ادا کرتا ہے۔

☆ تفریح گاہوں کو صرف تفریح کے لیے استعمال کرتا ہے وہاں گندگی نہیں پھیلاتا اور دیگر توڑ پھوڑ نہیں کرتا۔

☆ سڑکوں کے ساتھ بنائے گئے فٹ پاتھوں کی دیواروں کو چاکنگ سے خراب نہیں کرتا۔

☆ ٹریفک کے قوانین پر پوری آمادگی سے عمل درآمد کرتا ہے۔ان کا بے حد احترام کرتا ہے بلکہ اگر کوئی ان قوانین کو توڑ لے تو اس کو بھی اِس کام سے منع کرتا ہے اس کو پکڑوانے اور چالان کروانے میں پولیس کی مدد کرتا ہے۔

☆ سڑکوں اور بازاروں میں کچرا پھینکنے سے پرہیز کرتا ہے۔اپنے محلّے اور گلی کی صفائی کا خاص اہتمام کرتا ہے اس کے لیے مقامی افراد کے ساتھ مل کر خصوصی منصوبہ بندی بھی کرتا ہے۔

☆ اپنے علاقے کے بچوں کو تفریح گاہوں یا بڑے میدانوں میں کھیلنے کی ترغیب دیتا ہے ان کے لیے صحت مند تفریح کے مواقع فراہم کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔

☆ خرید و فروخت ہو، چاہے کاروبار ہو یا کوئی اور پیشہ ہو ہر وہ کام کرتا ہے جس سے اس کے ملک اور عوام کو بھی فائدہ پہنچے۔

☆ سب سے اہم ذمہ داری حکمرانوں کا چناؤ کرنا ہے۔ایک با اُصول شہری کی نگاہ میں حکمرانوں کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے اس سلسلے میں پوری اہمیت اور توجہ کے ساتھ کام کرتا ہے اپنے اور اپنے وطن کے وسائل استعمال کرنے کے لیے ایسا باکردار افراد کا چناؤ کرتا ہے جو ان سب کے سب سے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔

ایک قانون شکن شہری: (اہم نکات)

☆ اس کے مقابلے میں قانون شکن شہری صرف اور صرف اپنا وقتی فائدہ دیکھ کر کام کرتا ہے۔

☆ اس کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ اس کے قانون توڑنے کو چوری کہا جائے گا وہ صرف اپنی خوشی اور آرام کو فوقیت دیتا ہے اور ایک غیر ذمہ داری شہری بن کر اپنا نقصان بھی کرتا ہے اور ملک و قوم کا بھی۔

☆ وہ جب عوامی اداروں میں جاتا ہے تو ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہوئے اپنے کام وقت سے پہلے کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ قانون شکن شہری ہر طرح کی چوری چاہے وہ ٹریفک قوانین کو توڑنے کی ہو، بجلی کی چوری ہو، گیس کی چوری ہو، پانی کی لائنوں سے اضافی پانی چرانے کی ہو، کرنے کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہتا ہے۔

☆ اپنے واجبات یا بلوں کی ادائیگی میں بھی تاخیر سے کام لیتا ہے جس کی وجہ سے اداروں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

☆ اگر قانون کے رکھوالے اس کو پکڑتے ہیں تو احتجاجاً اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر اسے ظلم قرار دیتا ہے۔

☆ نہ تفریح گاہوں کے استعمال کا خیال، نہ بسوں اور گاڑیوں کا دُرست استعمال کرتا ہے۔ہر طرف غیر ذمہ داری سے کچرا اور توڑ پھوڑ جاری رکھتا ہے۔

☆ اشارے (سگنل) پر کھڑے سپاہی سے نظر بچا کر اشارہ توڑ کر چلا جاتا ہے حالانکہ اس سپاہی کا اصل کام تو ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے اور لوگوں کو حادثات سے بچاؤ سے آگاہ کرنا ہے۔لیکن ہم قانون شکنی کی بدولت اُسے بھی کوتوال بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

☆ قانون شکن شہری غلطی بھی کرتا ہے اور اس کے ٹریفک چالان پر احتجاج کر کے ملک دشمن عناصر کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔

☆ قانون شکن کے ہاتھوں ملک کے تمام اداروں میں کرپشن اور بے قاعدگیاں عروج پر پہنچ جاتی ہیں جنہیں روکنے والا کوئی نہیں ہوتا۔اس سے وطنِ عزیز کی بنیادیں کھوکھلی ہوتی چلی جاتی ہیں۔

الغرض ایک با اُصول شہری کے آگے یہ مقصد ہوتا ہے کہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے۔

''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حکمران کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔اس طرح جس نے میری

نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے حکمران کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔‘‘(بخاری، کتاب الاحکام)

اگر ہم قانون شکنی بھی کریں اور امن بھی چاہتے ہوں تو یہ ناممکن بات ہے۔جس ملک کو کرپشن سے پاک کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اس ملک کے قوانین کا احترام کرتے ہوئے ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

آخری نبی ﷺ

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:   نبی ﷺ نے انسانوں کو کیا باتیں سمجھائیں؟ جال بنائیے۔

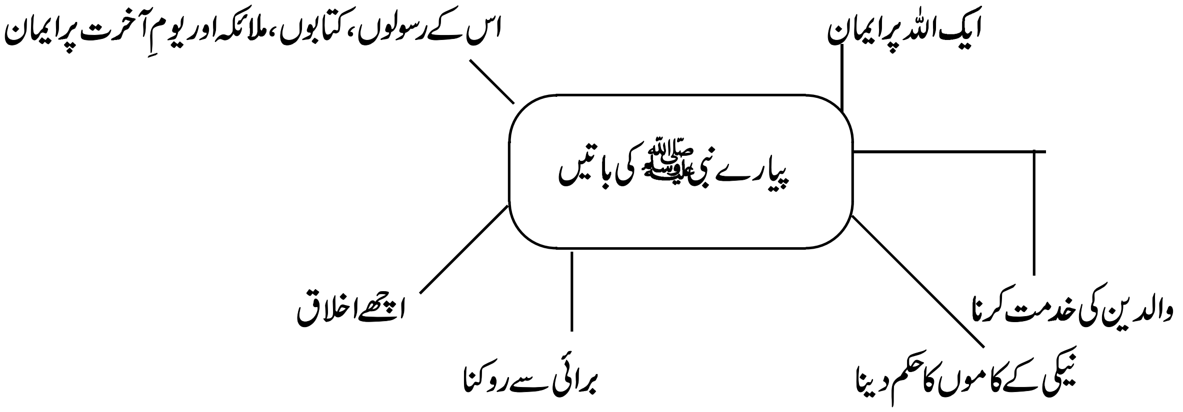

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲:   دیے گئے الفاظ کو ان کے معنی سے ملائیے:

جواب:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جھمیلوں	بکھیڑوں/فساد	برآجائے	کامیاب ہوجائے
بگولوں	ہوا کے چکر ،گردباد	مروّت	رعایت، انسانیت
عداوت	دشمنی	زہد	نیکی
مفلسی	غربت	کِفالت	مدد کرنا،سہارا دینا

سرگرمی نمبر۳:   درج ذیل مرکبات کی وضاحت کیجیے۔

مرکبات	وضاحت
کفر کی عداوت	کافروں کی دشمنی
غیر کی کفالت	کسی بے سہارا اور پرائے کی مدد کرنا
قوم کی جہالت	کسی بھی قوم یا گروہ کا اللہ ربّ العزت کے ساتھ شرک کرنا اس کی جہالت ہے۔(قوم کی گمراہی)
کفر کی شرارت	کافروں کی حرکتیں اور عزائم جو وہ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کرنے کے لیے رکھتے ہیں۔
عزمِ حیدری	حضرت علیؓ کی بہادری، اُن کے جیسا عزم وارادہ رکھنا

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

جہالت ، جھمیلوں ، مروّت ، محبت ، زہد ، برآئے ، عداوت ، کفالت

خالد ایک بدمزاج شخص تھا۔اس کے دل میں تمام شہر کے خلاف عداوت بھری ہوئی تھی۔ مروّت نام کی کوئی چیز اس کی گھٹی میں نہ تھی۔اوپر سے وہ ہر وقت زندگی کے جھمیلوں میں پھنسا رہتا۔ایک دن اس کی ملاقات محلّے کی مسجد کے امام صاحب سے ہوئی۔وہ بڑی محبت سے ملے ان کی محبت سے اس کا دل کچھ پگھلا اور اس نے ان سے دعا کی درخواست کی۔امام صاحب نے کہا بیٹا بغض و عداوت اچھی چیز نہیں۔تمہاری مراد تب ہی برآئے گی کہ تم زہد اختیار کرو۔ کسی غریب کی کفالت اپنے ذمّے لے لو اور جہالت کی زندگی سے توبہ کرلو۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
(i)	مفلسی	چوکیدار اکرم کی ساری زندگی مفلسی میں گزر گئی۔
(ii)	مروّت	خالد میں مروّت نام کی کوئی چیز نہ تھی اسی لیے سڑک پر ایک حادثہ دیکھ کر بھی اس نے اپنی گاڑی نہ روکی۔
(iii)	عداوت	نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل کفار و مشرکین میں برسوں عداوت چلتی تھی۔
(iv)	کفالت	حامد کے والد کے انتقال کے بعد اس کے چچا نے پورے گھرانے کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) آدمی کن چیزوں سے گھبراتا ہے؟

جواب: آدمی اپنی زندگی میں آنے والے مسائل و آفات سے اور اپنی آنے والی موت سے گھبرا جاتا ہے۔

(ii) دوسرے بند میں انسان کو پیش آنے والی کن مسائل کا ذکر ہے؟

جواب: دوسرے بند میں کافروں کی دشمنی، کسی غیر کی کفالت کی ذمہ داری اُٹھانا، غربت و افلاس کی حالت میں گرفتار ہو جانا جیسے مسائل کا ذکر موجود ہے۔

(iii) کفر کی شرارت سے نمٹنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: کفر کی شرارت سے نمٹنے کے لیے سب سے پہلے تو اپنا ایمان مضبوط کرنا ہوتا ہے۔پھر بہادری سے لڑنا ہوتا ہے۔اس کے لیے عزم و حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا حضرت علیؓ کا عزم تھا۔

(iv) جب ہر طرف مایوسی ہو تو انسان کو کس طرف جانا چاہیے؟

جواب: جب انسان ہر طرف سے مایوس اور اُداس ہو جاتا ہے تو اس کے لیے صرف اور صرف اللہ ربّ العزت کی ذات ہوتی ہے۔جس کے آگے جھکنے سے اس کی سب مایوسی دور ہو جاتی ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) آپ کے خیال میں آدمی آدمی کے دھوکے میں کیسے آتے ہیں؟

جواب: میرے خیال میں جب آدمی دوسرے آدمیوں سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے یا پھر بہت جلدی اور سامنے نظر آنے والے فائدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے رب کو بھول جاتا ہے۔اس کا مقصد اللہ کے بجائے انسانوں کو خوش کرنا ہو جاتا ہے اور پھر یہی چیز اس کو دھوکے میں ڈال دیتی ہے۔

وہ اللہ کا بندہ بننے کی بجائے آدمیوں کا غلام بن جاتا ہے۔اسی بات سے بچانے کی تعلیم نبی اکرم ﷺ دینے کے لیے دنیا میں تشریف لائے۔

(ii) ''کفر کی عداوت'' ، ''غیر کی کفالت'' اور ''مفلسی کی حالت'' سے انسان کیوں شرماتا ہے؟ وجوہات تحریر کیجیے۔

جواب: ''کفر کی عداوت'' سے مراد ہے کفار و مشرکین کی مسلم دشمنی۔آج کے دور میں یہ بات مسلمانوں کے لیے باعثِ شرم سمجھی جاتی ہے کہ کفار و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھی جائے بلکہ دشمنی کا اظہار کیا جائے۔جب کہ دین یہی سکھاتا ہے کہ یہ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست اور وفادار نہیں ہوتے۔

''غیر کی کفالت'' سے مراد ہے کسی دوسرے کی جو اپنا قریبی رشتہ دار یا جاننے والا نہ ہو۔اس کی مدد اور اعانت کی جائے۔اس سے انسان شرماتا یا جھجھکتا ہے کہ کسی کی مدد کرنے سے اس کی اپنی ذمہ داریاں اور بڑھ جائیں گی۔

''مفلسی کی حالت''، مفلسی کی حالت سے مراد تنگدستی اور غربت ہے۔اس حال میں کسی دوسرے کے سامنے آنا یا اپنا آپ ظاہر کرنا معیوب لگتا ہے۔اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کی کوئی عزت نہیں کرے گا۔حالانکہ اصل چیز غربت نہیں بلکہ علم اور اخلاق کی دولت ہونی چاہیے۔

(iii) جب جہالت عام ہو جائے اور دشمن غالب ہو جائے تو کیسے عزم کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: جہالت کے معنی ہیں گمراہی، اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔آج کے دور میں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود سارے عمل غیر مسلموں کے جیسے کرتے ہوں۔اس کے علاوہ اگر اس دور میں چاروں طرف دشمن کی یلغار بھی ہو جائے تو ایسی صورتحال میں اپنے ایمان کی مضبوطی اور اس کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ایسے میں نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحابؓ کی زندگیاں ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ان کے جیسا ایمان، عمل اور عزم اپنانا ہوتا ہے۔جب ہی ان حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

(iv) دنیا کے کاموں کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟

جواب: دنیا کے کاموں کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ آدمی کی عبادتیں ہیں۔اللہ کا ذکر ہے۔اس کے آگے کی جانے والی دعائیں ہیں نیکی کے راستے پر چلنے کی کوشش ہے۔اس طرح اللہ ربّ العزت کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔بس یہی کوشش ہونی چاہیے کہ اس معاملے میں ہم سے بے رُخی نہ ہو جائے۔

(v) نبی ﷺ انسانی معاشرے کی کن مشکلات کے حل کے لیے تشریف لائے؟ نظم کے تناظر میں جواب تحریر کیجیے۔

جواب: نبی ﷺ انسانی معاشرے کے جن مسائل کو حل کرنے کے لیے تشریف لائے ان میں سب سے پہلے تو یہ کہ آدمی کسی آدمی کے دھوکے سے بچے۔وہ اللہ پر اپنا بھروسہ اور ایمان کو قائم رکھے۔زندگی کی تمام مشکلات میں گھبرائے نہیں۔چاہیے اپنے یا پرائے کی دشمنی ہو یا تنگدستی ہو صرف اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط رکھے۔قوم کی جہالت اور کفر کی شرارت کے سامنے عزمِ حیدری لے کر ڈٹ جانے کی صلاحیت پیدا کرے اس کے علاوہ زندگی کی گہما گھمی میں عبادت سے بے رُخی برتنے سے بچے۔

(vi) اپنی پسند کے بند کی تشریح کیجیے۔

موت کے جھمیلوں میں ، زندگی کے میلوں میں آگ کے بگولوں میں آدمی نہ گھبرائے بس یہی تو سمجھانے آخری نبی ﷺ آئے

حوالہ: یہ بند نعت ''آخری نبی ﷺ'' سے لیا گیا ہے۔جس کے شاعر ''نعمت اللہ خان کلیم'' ہیں

تشریح: اس بند میں شاعر نبی آخرالزماں ک پیغام پہنچا رہے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ اللہ ربّ العزت کی طرف سے اپنے پیارے بندوں کو تسلّی دے رہے ہیں کہ آدمی دنیا کے مصائب و آلام سے گھبرا نہ جائے۔زندگی اور موت اس کی دی ہوئی ہے۔چاہے موت کی سختی اور پریشانی ہو چاہیے زندگی کی رونق۔ہر صورت میں اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔نہ موت کی تیاری کے وقت اس کو بھولنا چاہیے نہ ہی زندگی کی رعنائیوں میں کھو کر اس کی یاد سے غافل ہو۔ہر طرح کے حالات چاہے سخت سے سخت ہی کیوں نہ ہوں۔آدمی صرف اور صرف اللہ پر توکل رکھے اور اسی سے مدد مانگے اس کی ہی تعلیم دینے پیارے نبی ﷺ دنیا

میں تشریف لائے۔

قواعد

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ ذیل الفاظ کے دو دو ہم قافیہ الفاظ تحریر کیجیے۔

آگ	جھاگ	ساگ
عزم	بزم	رزم
عداوت	سخاوت	کہاوت
شرمائے	فرمائے	گھبرائے

سرگرمی نمبر۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے اضداد لکھیے۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
موت	زندگی	مفلسی	امارت
آگ	پانی	جہالت	علم
کفر	ایمان	محبت	نفرت
غیر	اپنا	اداسی	خوشی
خاموشی	شور	عداوت	مؤدت، دوستی

سرگرمی نمبر۱۰: مندرجہ بالا پانچ الفاظ اور اضداد استعمال کرتے ہوئے معیاری جملے تحریر کیجیے۔

نمبرشمار	الفاظ/ضد	جملے
۱:	موت، زندگی	موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔
۲:	آگ اور پانی	آگ اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔
۳:	جہالت ، علم	دنیا کی جہالت علم کی شمع سے ہی دور ہو سکتی ہے۔
۴:	مفلسی، امارت	انسان کو مفلسی اور امارت دونوں حالتوں میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔
۵:	عداوت، مؤدت	حذیفہ کے دوست کی اس کے ساتھ عداوت تھی جو حذیفہ کے حسنِ سلوک کی وجہ سے مؤدت میں تبدیل ہو گئی۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۱: تصوّر کیجیے کہ آپ رسول ﷺ کے زمانے کے رپورٹر ہیں۔ رسول ﷺ کی بعثت کی اخبار کے لیے رپورٹ/خبر تیار کیجیے۔

جواب: رسول ﷺ کی بعثت کی اخبار کے لیے رپورٹ/خبر

خبر:- **بنی نوع انسان کا نجاتِ دہندہ**

مکّہ (نمائندہ اخبار) عرب کے شہرِ مکّہ میں محمد ﷺ بن عبداللہ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق شہر کے ایک قبیلۂ قریش کے اعلیٰ خاندان بنی ہاشم کے ایک بااخلاق شخص، جن کا لقب صادق اور امین ہے نے اپنی بعثت کی خبر دی ہے۔ اُنہوں نے بتایا ہے کہ اللہ ربّ العزت کی طرف

سے حضرت جبرائیل اللہ کا پیغام لے کر غارِ حرا میں تشریف لائے اور انہیں نبی ﷺ ہونے کی بشارت دی۔

تفصیلات کے مطابق اس وقت پورے عرب کا ماحول جو حضرت محمد ﷺ کا اولین میدان کار بنا ہوا ہے وہاں تہذیب وتمدن کی روشنی نمودار ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں۔ پورے عرب پر دورِ وحشت کی رات چھائی ہوئی ہے۔ ہر طرف انتشار پھیلا ہوا ہے۔ جنگ وجدل اور لوٹ مار کا دور دورہ ہے۔ قریش نے شرک کی انتہا کی ہوئی ہے۔ کعبہ کی مجاوری ان کے ہاتھ میں ہے۔ بت پرستی عام ہے۔ یہود الگ اپنی مذہبی اجارہ داری لیے ہوئے ہیں۔ پورا عرب ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ان حالات میں حضور ﷺ کا کلمۂ حق سُنائی دے رہا ہے۔

<u>لا الہ الا اللہ</u>

انتہائی مختصر مگر جامع۔ ایک اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں صرف وہی ایک الہٰ ہے۔

آج ہی اطلاع آئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے خاندان بنی ہاشم کی ایک ضیافت منعقد کی۔ بعد از طعام آپ نے رب کا پیغام سُنایا اور انہیں دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت دی۔

آپ میلوں اور حج کے موقعوں پر قبائل کے خیموں میں جا جا کر یہی بات دہرا رہے ہیں۔ آپ ہر قبیلہ اور ہر سردار کے آگے یہ پیغام پیش کر رہے ہیں۔ ان سے تعاون مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اپنے خالق کی پہچان بتا رہی ہیں۔ وہ رب سب کا خالق ہے۔ اسی کی عبادت کرنی چاہیے اسی کا حکم ماننا چاہیے۔ آپ ﷺ لوگوں کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دے رہے ہیں۔ گناہوں سے بچنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ والدین کی خدمت، اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کی تاکید کر رہے ہیں۔ نیک کاموں کی تلقین کر رہے ہیں۔ یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ جو اس دعوت پر ایمان لا رہے ہیں ان کی زندگیاں تیزی سے تبدیل ہو رہی ہیں۔ ان کے ذہن اور خیالات میں تبدیلی آ رہی ہے۔ ان کے عادات واطوار بدل رہے ہیں۔ رسوم ورواج میں تبدیلی آ رہی ہے۔ جو لوگ اس دعوت سے منہ پھیر رہے ہیں انہوں نے ایمان لانے والوں کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا ہے۔ ان کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہر گھر میں ایک الگ کہانی ہے۔ کہیں بیٹا ایمان لایا ہے تو والدین سختی کر کے ناطہ توڑ رہے ہیں۔ کہیں غلام ایمان لا رہے ہیں تو ان کے مالکوں نے ان پر ظلم کی انتہا کر دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے خاندان کے افراد بھی اس دشمنی میں شامل ہیں۔ الغرض مخالفتوں کا ایک طوفان برپا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے حوصلے بہت بلند ہیں انہیں اپنے رب کے وعدے کا پورا یقین ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ دعوت عرب وعجم میں ہر کونے تک پہنچے گی۔ محمد ﷺ کا لایا ہوا دین دنیا میں ضرور غالب ہوگا۔

سرگوشیاں

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: اپنے ساتھی سے باہمی گفتگو کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(i) آپ کے خیال میں علم حاصل کرنے کے قدیم ذرائع کیا تھے؟

جواب:

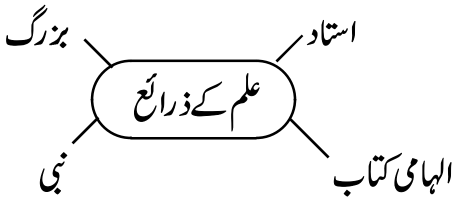

(ii) مسلمانوں کا علمی ذخیرہ کس شکل میں موجود ہے؟

جواب: مسلمانوں کا علمی ذخیرہ بہترین اور نایاب کُتب کی شکل میں موجود ہے۔

(iii) آپ کے خیال میں کسی بے جان چیز کے ساتھ بدسلوکی کا کوئی نتیجہ ہمیں بھگتنا پڑے گا؟ اگر ہاں تو کیسے؟

جواب: جی ہاں! بے جان چیز کے ساتھ بدسلوکی کا نتیجہ ہمیں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ بے جان اشیا دراصل زندگی گزارنے کے لیے اللہ کا انعام ہیں۔ ان کی نا قدری اور ان کو ضائع کرنا اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں اس ناشکری پر سزا دے سکتے ہیں۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حشرات الارض	کیڑے مکوڑے	مہلک	جان لیوا	مگن	مصروف
سرگوشی	آہستہ آواز میں بات کرنا	اٹل حقیقت	ہمیشہ رہنے والی سچائی	ہاتھوں ہاتھ لینا	فوراً لینا۔ قدر کرنا
تجسّس	ٹوہ لگانا، جستجو	مرہونِ منت	احسان مند	لقمہ دینا	دو افراد کی گفتگو کے درمیان مداخلت کرنا
بوسیدہ	پرانا	قدردانی	جوہر شناسی	نسل در نسل	پشت در پشت
زبان دانی	کسی زبان میں مہارت	حجر	پتھر	المیہ	دردناک واقعہ

سرگرمی نمبر ۳: دیئے گئے الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

مہلک ، اٹل حقیقت ، مرہونِ منت ، حشرات الارض ، قدردانی ، زبان دانی

(i) اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں مختلف النوع مخلوقات بنائی ہیں۔ جہاں بڑے بڑے جانور ہیں وہیں حشرات الارض بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جرثومے بھی اس کُرّہ ارض پر پھیلے ہوئے ہیں جو مہلک بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

(ii) آج جدید سائنسی تحقیق اس اٹل حقیقت کو ماننے کے لیے مجبور ہے کہ مسلمانوں کے اس علمی خزانے کی جس میں زبان دانی، فلسفہ اور سائنس بکھری پڑی ہیں، مغرب نے قدردانی نہ کی۔ آج جدید سائنسی علوم قرونِ اولیٰ کے مسلمان سائنسدانوں کے ہی مرہونِ منت ہیں۔

سرگرمی نمبر۴:　سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے کوئی چھ استعمال کرتے ہوئے عبارت تخلیق کیجیے۔

جواب: اکمل کا تعلق ایک ادبی خاندان سے تھا۔اس کے گھر کے بزرگ زبان دانی پر عبور رکھتے تھے۔اس کے گھر میں علم کی قدر دانی کی جاتی تھی۔ادبی ذوق نسل در نسل چلا آرہا تھا اور یوں اکمل میں منتقل ہوا تھا۔بوسیدہ اور قدیم کتب کا ایک وسیع ذخیرہ ان کے کتب خانے میں موجود تھا۔اکمل اکثر وہاں مطالعہ میں مگن رہتا۔بلا شبہ اس کا یہ ذوق وشوق اس کے علمی و ادبی گھرانے کا مرہون منت تھا۔

سرگرمی نمبر۵:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i)　نبیل کے گھر والے جلدی کیوں سو جاتے تھے؟

جواب: نبیل کے گھر والے جلدی سو جاتے تھے تاکہ صبح کی نماز کے وقت بیدار ہو سکیں۔

(ii)　نبیل کے گھر میں کتابوں کو ہاتھوں ہاتھ کیوں لیا جاتا تھا؟

جواب: نبیل کا گھرانہ علم سے محبت رکھتا تھا اس لئے کتابوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا۔

(iii)　کتاب کو اللہ نے کیسے عظمت سے نوازا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے کتاب کو قرآن پاک کی شکل دے کر عظمت سے نوازا۔

(iv)　بوسیدہ کتاب کے بقول دنیا تباہی کی طرف کیسے گامزن ہوئی؟

جواب: بوسیدہ کتاب کے بقول جب سے مسلمانوں کے پاس سے علم کی قیادت گئی اور وہ علوم قرآن پاک کی رہنمائی سے محروم ہوئے وہیں سے دنیا تباہی کی طرف گامزن ہوگئی۔

سرگرمی نمبر۶:　مندرجہ ذیل کی وجوہات بیان کیجیے۔

(i)　نبیل رات کے ایک بجے تک پڑھ رہا تھا۔

جواب: نبیل رات کے ایک بجے تک پڑھ رہا تھا کیونکہ وہ اپنے امتحانات کی تیاری کر رہا تھا۔

(ii)　کتابوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی۔

جواب: نبیل نے کتابوں کو میز پر چھوڑ دیا انہیں شیلف میں رکھنا بھول گیا۔اس لئے ان کی ملاقات ہوگئی وہ آپس میں گفتگو کرنے لگیں۔

(iii)　نبیل مطالعے کے کمرے میں دوبارہ آیا۔

جواب: نبیل مطالعے کے کمرے میں دوبارہ اس لیے آیا کہ وہ مطالعے کے کمرے کی بتی بند کرنا بھول گیا تھا۔

(iv)　کتابوں کے بقول اندھیرا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔

جواب: کتابوں کے بقول اندھیرا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ ان کے پاس علم کی روشنی ہوتی ہے۔اس لئے جہالت کے اندھیرے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(v)　کتابوں کے بقول وہ کسی سے کم نہیں۔

جواب: کتابوں کے بقول وہ کسی سے کم نہیں کیونکہ کتاب کو قرآن کی صورت میں اللہ نے عظمت بخشی ہے۔

(vi)　کتاب کی آہ نکل گئی۔

جواب: ایک بلی نے چوہے کا پیچھا کرتے ہوئے ایک کتاب پر چھلانگ لگائی اور دوسری طرف کود گئی۔اس لئے کتاب کی آہ نکل گئی۔

(vii) مطالعہ کے کمرے کی کھڑکیاں لرز رہی تھیں۔

جواب: کمرے کے باہر تیز بارش اور ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے کمرے کی کھڑکیاں لرز رہی تھیں۔

(viii) کتاب نے نبیل کی والدہ کا شکریہ ادا کیا۔

جواب: ایک کھڑکی کھلی رہ گئی تھی اس لئے بارش کا پانی اندر آجانے کا خدشہ تھا جس سے ان کا نقصان ہوسکتا تھا۔نبیل کی امی نے آکر کھڑکی بند کی تو کتابوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

(ix) کتاب نے کہا کہ ''اللہ کا شکر ہے ہم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔''

جواب: کیونکہ حساب کتاب کا خوف بڑی چیز تھا اور انسانوں کے گناہوں کے نتیجے میں ان کے انجام سے کتاب کو خوف محسوس ہوا۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷: سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) زندگی کے تجربات اور علم کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب: علم اور زندگی کے تجربات کا تعلق کتاب کی وجہ سے ہے۔انسان اپنی زندگی سے جو کچھ سیکھتا ہے اُسے کتاب کی صورت میں آگے بڑھا دیتا ہے پھر کوئی اس علم سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

(ii) بارش اور نمی اگر کھڑکی سے اندر آتی تو کتابوں کا کیا نقصان ہوتا؟

جواب: بارش اور نمی اندر آتی تو کتابیں بھیگ جاتیں،ان کی سیاہی پھیل جاتی،الفاظ غائب ہوجاتے اور وہ آسانی سے پھٹ کر ضائع ہوجاتیں۔

(iii) مسلمان قوم نے کتابوں کی عظمت کو کیسے چار چاند لگائے؟

جواب: مسلمان قوم نے اپنے علم کے خزانے کتابوں میں منتقل کر کے کتابوں کی عظمت کو چار چاند لگائے۔یہی وہ علمی خزانے تھے جنھوں نے اسپین کی یونیورسٹی،بغداد اور ثمر قند میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے علم کی پیاس بھی بجھائی۔

(iv) فطرت سے ہٹنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور کیوں؟

جواب: انسان اگر اپنی فطرت سے ہٹ کر کام کرتے ہیں تو اپنے آپ کو گناہوں کی دلدل میں پھنسا لیتا ہے۔اس کا نتیجہ دنیا میں فتنہ وفساد کی صورت میں نظر آتا ہے اور آخرت میں اللہ کی ناراضگی کا سبب بن جاتا ہے۔

سرگرمی نمبر۸: جماعت میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مباحثہ کیجیے۔

(i) موجودہ ترقی یافتہ سائنسی دور مسلمانوں کے علمی خزانوں کا مرہونِ منت ہے۔

(ii) دنیا کا میلہ انسانوں کے دم سے ہے۔

جواب: یہ جماعت میں کروائی جانے والی گروہی سرگرمی ہے۔

مباحثہ:

کسی عنوان یا موضوع پر مختلف افراد کا مختلف نظریات کے تحت اظہارِ خیال ایک طبعی امر ہے۔اس اظہار کے نتیجے میں باہم تکرار،سوال جواب اور استدلال جرح کا سلسلہ ملتا ہے۔اسے مباحثہ کہتے ہیں۔

اسکول میں یا جماعت میں کیے جانے والے مباحثے کا طریقہ کار:

۱۔مباحثے سے پہلے دوگروپ تشکیل دیے جائیں گے۔موافقت اور مخالفت

۲۔عنوان پڑھنے اور اس کے بارے میں بتانے والے کو قائدِ ایوان کہتے ہیں جو ممبرز کے علاوہ ہوتا ہے۔

۳۔اس کے بعد دونوں گروہوں کے ممبران دلائل پیش کریں گے۔

۴۔ان دلائل کی روشنی میں یہ بیان یا قرارداد قائد ایوان منظور کرواتے ہیں۔اس طرح مخالف گروہ یا موافق گروہ جیت جاتا ہے۔

مباحثے کے اصول:

۱۔دونوں گروہوں کا اعتدال پر قائم رہنا ضروری ہے۔

۲۔دلائل جامع اور مختصر ہوں۔طوالت سے پرہیز کیا جائے۔

۳۔جھگڑے کی کیفیت پیدا نہ ہو۔

۴۔دونوں گروہ ایک دوسرے کی تضحیک نہ کریں۔

۵۔موضوع کا چناؤ ایسا ہو کہ جس پر بحث و دلائل دے کر بات واضح ہو جائے اور جس میں سیکھنے کا عمل ہو۔

قواعد

سرگرمی نمبر۹: ذیل میں دی گئی ضرب الامثال کو ان کے درست مفہوم سے ملائیے۔

i	ضرب الامثال		مفاہیم
ii	آدھا تیتر آدھا بٹیر		بے جوڑ اور بے میل بات
iii	آم کے آم گٹھلیوں کے دام		ہر طرح سے نفع ہی نفع
iv	اِدھر کنواں اُدھر کھائی		ہر طرح نقصان ہی نقصان کی صورت نظر آتی ہے۔
v	ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے۔		ایک بُرے آدمی کی وجہ سے پوری قوم بدنام ہوتی ہے۔
vi	آ بیل مجھے مار		بلاوجہ مصیبت مول لینا
vii	جتنے منہ اتنی باتیں		ہر شخص اپنی اپنی کہتا ہے۔
viii	جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں		جو باتیں بہت بناتے ہیں وہ کام بہت کم کرتے ہیں۔
ix	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا		مایوسی میں تھوڑی سی امید بھی بہت ہوتی ہے۔
x	چھوٹا منہ بڑی بات		اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کرنا
xi	آج مرے کل دوسرا دن		زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰: قواعد کے تحت دیئے گئے ضرب المثل میں سے کسی ایک پر کہانی تخلیق کیجیے۔

جواب: کہانی:

یاسر ایک غریب گھر کا لڑکا تھا۔کچھ عرصے سے اس کے والد صاحب بیمار رہنے لگے تھے۔وہ کوئی کام نہیں کر پا رہے تھے،گھر میں کھانے پینے کا سب سامان ختم ہو گیا تھا۔وہ اسی پریشانی میں بیٹھا تھا کہ اس کا دوست اس کو ڈھونڈتے ہوئے آ گیا۔یاسر نے اپنی پریشانی سے اس کو آگاہ کیا۔اس کے دوست نے

پوری بات سن کر اسے مشورہ دیا۔

اس نے کہا کہ تم ابھی مجھ سے کچھ رقم ادھار لے لو اور کام شروع کرو۔ تم بازار سے انڈوں کی پیٹیاں لے کر آ جاؤ پھر محلے میں ان کو بیچ دو۔ جو منافع ملے اس سے پہلے تو گھر کی ضروریات پوری کرو اور باقی رقم سے مزید پیٹیاں لے آؤ۔ جب تمہارا کام چل نکلے تو پیسے لوٹا دینا۔ یاسر بہت خوش ہوا۔ وہ خوشی خوشی بازار گیا۔ وہاں سے انڈوں کی پیٹیاں خرید کر لے آیا۔ اور انڈوں کے بیچنے کا کام شروع کر دیا۔

کچھ دن کے بعد یاسر کا دوست اس کی خیر خبر لینے آیا تو یاسر کو اداس بیٹھے دیکھا۔ اس نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ یاسر نے کہا کوئی منافع نہیں ہو رہا میں بہت پریشان ہوں۔ اس کے دوست نے کہا کہ اس کام میں تو بہت منافع ہوتا ہے۔ بس کیا بتاؤں جیسے ہی میں نے یہ کام شروع کیا بازار میں انڈوں کی قیمت گر گئی۔ لہٰذا مجھے بھی کم قیمت میں فروخت کرنا پڑے۔ اوہ ہو! اس کے دوست نے کہا اصل میں تم نے پہلی دفعہ یہ کام کیا ہے اس لئے تمہیں یہ مشکل ہو رہی ہے۔ تمہیں ابھی تجربہ نہیں ہے۔ یاسر نے کہا تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے واقعی تجربہ نہیں ہے۔

اس کے دوست نے پوچھا تم انڈے کس چیز میں لائے؟ یاسر نے جواب دیا پیٹیوں میں لایا تھا۔ اس کے دوست نے پوچھا ان کا کیا کرتے ہو؟ یاسر نے کہا میں تو ضائع کر دیتا ہوں۔ اس کے دوست نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی؟ یاسر نہ سمجھتے ہوئے بولا۔ اس کے دوست نے سمجھایا کہ ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو یہ چیزیں خرید کر لے جاتے ہیں اور اپنے دیگر کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔ کل ہی میں تمہیں ایک دوست کے پاس لے جاتا ہوں جو تم سے یہ ساری چیزیں خرید لے گا۔ اب تم یہ کرو کہ ہول سیل مارکیٹ سے انڈے خرید کر لاؤ۔ انڈے بیچنے کے بعد تم اس شخص کو پیٹیاں اور گھاس پھوس بیچ دینا۔ اگر تم ان پیٹیوں اور اس میں موجود گھاس پھوس کو بھی بیچ دو تو تم کو مزید پیسے مل جائیں گے۔ یاسر یہ سن کر بولا کہ یہ تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات ہوگئی۔ اس نے یہ راہ دکھانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور ایک نئے عزم کے ساتھ کام میں لگ گیا۔

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلِ از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: معلّمہ کی رہنمائی میں اپنے ساتھی سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

(i) خلفائے راشدین کن اصحاب رسول ﷺ کو کہا جاتا ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کے چار اصحابؓ جوان کے بعد یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے خلیفہ بنے خلفائے راشدین کہا جاتا ہے۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شامل ہیں۔

(ii) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''صدیق'' کا لقب کیوں ملا تھا؟

جواب: صدیق کے معنی ہیں تصدیق کرنے والا۔ حضرت ابوبکرؓ کو یہ لقب اس لیے ملا کہ آپؓ نے سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کے واقعہ معراج کی تصدیق کی۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کو ان کے ذخیرۂ الفاظ سے ملائیے۔

جواب:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
راہوار	گھوڑا	نثار	قربان کرنا
عیال	گھر والے	فرزند	بیٹا
خویش	قریبی	زن	عورت
اقارب	رشتہ دار	استوار	مضبوطی اور پائیداری
وفا سرشت	جس کی فطرت میں خیر خواہی اور عقیدت ہو	فروغ گیر	روشن
مہ و انجم	چاند اور ستارے	اسپ	گھوڑے
قاطر	خچر	شتر	اونٹ
حمار	گدھے		

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل مرکبات کو ان کے معنی سے ملائیے۔

جواب:

مرکبات	معنی	مرکبات	معنی
ملکِ یمین	غلام/لونڈی	ابتدائے کار	کسی منصوبے کا آغاز کرنا
رخت وجنس	مال واسباب	ملتِ بیضا	مسلمان قوم

باعث تکوین	عالم کے وجود میں آنے کی وجہ	حق گذار	حق ادا کرنے والا
فرطِ طرب	بے حد خوشی	بنائے عشق	محبت کی بنیاد
دست نگر	محتاج	مردِ وفا سرشت	وفادار مرد

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

ابتدائے کار ، خویش و اقارب ، رخت وجنس ، فرطِ طرب ، عشق ، باعثِ تکوینِ ،روزگار ،دست نگر ، حق گذار ، عیال ، استوار

رمضان کی آمد آمد تھی شاغل فرطِ طرب سے بھاگا پھر رہا تھا۔اس نے اس سال رمضان کی جو منصوبہ بندی کی تھی وہ کچھ یوں تھی:

☆ اللہ کی خاطر نفس کی قربانی کیونکہ اس کے منصوبے کی ابتدائے کار قربانی کی دست نگر تھی۔

☆ اسے خویش و اقارب کا حق گذار بننا تھا تا کہ رشتے داری کا حق ادا ہو سکے۔

☆ اللہ کی راہ میں رخت وجنس خرچ کرنا۔

☆ اہل و عیال کی دلجوئی کرنا۔

☆ قرآن سے رشتۂ عشق و محبت کو استوار کرنا۔

☆ سیرت کا مطالعہ تا کہ اس ہستی کو جان سکے جو باعثِ تکوین ہیں۔

وہ ہر نماز میں دعا کرتا کہ اللہ اس کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے اور اس سے راضی ہو جائے۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
i	مہ و انجم	مہ و انجم کے سبب ہی زمین و آسمان کی رونق ہے۔
ii	استوار	حذیفہ نے اپنے بھائی سے ٹوٹے تعلقات پھر سے استوار کر لیے۔
iii	ملتِ بیضا	ملتِ بیضا اسی لیے وجود میں آئی ہے کہ اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے۔
iv	اقارب	زیدان کا اخلاق بہت اعلیٰ ہے وہ اپنے اقارب سے حسن سلوک کرتا ہے۔
v	اہل و عیال	اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل و عیال کی تربیت کرنے کا حکم دیا ہے۔

سرگرمی نمبر٦: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

(i) نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا سوال کیا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے کہا جو تم میں مالدار ہیں وہ اپنا مال راہِ حق میں دیں۔

(ii) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس دن کتنا مال تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ کے پاس اس دن کئی ہزار درہم تھے۔

(iii) پیارے نبی ﷺ کا سوال سُن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا کیفیت تھی؟ اور ان کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی؟

جواب: پیارے نبی ﷺ کا سوال سُن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا ان کے پاس کئی ہزار درہم تھے انہوں نے سوچا کہ آج تو میں ضرور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے بڑھ جاؤں گا۔

(iv) حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل وعیال کے حوالے سے کیا پوچھا؟

جواب: پیارے نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ رکھا؟

(v) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنا مال لائے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا سارا مال واسباب لے کر آ گئے غلام، درہم، دینار، کھانے پینے کی اشیاء، گھوڑے، اونٹ، خچر، گدھے، تمام اسباب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: (i) بند نمبر ۲ کی تشریح کیجیے۔

جواب: حوالہ: یہ بند نظم ''صدیق'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

تشریح: اس بند میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جب نبی اکرم نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا سارا مال واسباب جس میں غلام، درہم، دینار، ہر قسم کے مویشی، استعمال کی تمام چیزیں لے کر آ گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں کی بابت پوچھا کہ ان کے لیے کچھ رکھا ہے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے عشق میں ڈوبتے ہوئے کہا کہ ان کے لیے اللہ اور اِس کے رسول کی ذات ہی کافی ہے۔

(ii) نظم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کون کون سی خوبیاں بیان ہوئی ہیں؟ کوئی تین صفات تحریر کیجیے۔

جواب: اس نظم سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر مندرجہ ذیل خوبیاں پائی جاتی تھیں۔

☆ نیکیوں میں سبقت لے جانا ان کا شیوہ تھا۔ ☆ اللہ کی راہ میں مال واسباب خرچ کرنے میں پیچھے نہ رہتے تھے۔ ☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔

(iii) اس نظم سے ہمیں کس نوعیت کے باہم مقابلے کی ترغیب ملتی ہے؟

جواب: اس نظم میں ہمیں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی ترغیب ملتی ہے۔ اگر مقابلہ کرنا ہے تو نیکیوں کے سلسلے میں کرنا چاہیے۔

(iv) نظم کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: نظم ''صدیق'' ایک منقبت ہے جسے علامہ اقبال نے تحریر کیا ہے۔ اس نظم میں نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کی ان سے محبت کا ذکر ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب سے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی بات کی۔ حضرت عمرؓ نے سوچا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ اس دن ان کے پاس کئی ہزار درہم موجود تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے ان سے سوال کیا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا تو انہوں نے کہا کہ اس میں سے آدھا مال اپنے گھر والوں کے لیے رکھا ہے اور باقی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہے۔ ابھی یہ معاملہ چل ہی رہا تھا کہ دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت سارا مال لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لا رہے ہیں جب یہی سوال نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کچھ چھوڑا؟ تو انہوں نے نہایت محبت وعقیدت سے جواب دیا گھر کے لیے خدا اور اس کا رسول ہی کافی ہیں۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۸: (الف) جملوں میں سے صفتِ ذاتی اور نسبتی الگ الگ کیجیے۔

نمبر شمار	جملے	صفتِ ذاتی	صفتِ نسبتی
(i)	باجی نے احمر سے کہا کچے پھل نہ کھاؤ۔	کچے پھل	
(ii)	اچھے اور فرماں بردار بچے استاد کا کہنا مانتے ہیں۔	فرماں بردار بچے	
(iii)	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستانی ہوابازوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔		پاکستانی ہواباز
(iv)	مجھے حیدرآبادی اچار بہت پسند ہے۔		حیدرآبادی اچار
(v)	نڈر سپاہی نے محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔	نڈر سپاہی	
(vi)	یہ ہار سچے موتیوں کا ہے۔	سچے موتی	
(vii)	ابو بازار سے قندھاری انار اور ایرانی کھجور لے کر آئے۔		قندھاری انار، رایرانی کھجور
(viii)	اسماعیل میرٹھی نے بچوں کے لیے خوبصورت نظمیں لکھیں۔	خوبصورت نظمیں	

سرگرمی نمبر۸: (ب) صفتِ ذاتی اور صفتِ نسبتی کو استعمال کرتے ہوئے دو دو جملے تحریر کیجیے۔

جواب: صفتِ ذاتی: ☆ اچھے اور لائق طلبا ہی اپنے اساتذہ سے بھرپور استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

☆ زلزلے کے بعد شہر قیامتِ صغریٰ کا منظر پیش کرنے لگا۔

☆ میری امّی کے پاس سرخ یاقوت کی انگوٹھی ہے۔

صفتِ نسبتی: ☆ سردیوں کے موسم میں کشمیری شال بہت کام آتی ہے۔

☆ جاوید کو پشاوری چپل بہت پسند ہے۔

☆ ترکی ٹوپی مسلمانوں کی درخشندہ تاریخ کی پہچان ہے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۹: اپنے آپ کو رسول ﷺ کے زمانے کا رپورٹر تصوّر کیجیے اور نظم "آخری نبی ﷺ" میں دیئے گئے رپورٹ لکھنے کے اصولوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نظم "صدیق" میں دیئے گئے واقعے کی رپورٹ تحریر کیجیے۔

جواب: **جہاد بالمال**

(نمائندہ اخبارِ مدینہ) تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جنگ کی تیاریوں کا حکم دے دیا ہے۔ اس وقت انہوں نے اپنی محفل میں ساتھیوں سے اپیل کی ہے کہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

تفصیلات کے مطابق نبی پاک ﷺ نے جیسے ہی یہ اعلان کیا تو آپ ﷺ کی محفل میں موجود حضرت عمرؓ نہایت خوش ہوئے اور ذرا سی دیر گزری کہ وہ اپنا مال و اسباب سمیٹ کر حضورِ پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے پوچھنے پر کہ آپؓ نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ آپؓ نے مسکرا کر جواب دیا کہ آدھا مال گھر والوں کے لیے اور آدھا مال آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ ابھی یہ سلسلۂ کلام جاری تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے اوّلین ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا تمام مال و اسباب لے کر تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ

ہمارے لیے تو اللہ اور اس رسول ﷺ ہی کافی ہے۔ مال و اسباب کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کی راہ میں مال دینے کی اس سے اعلیٰ مثال نہیں مل سکتی۔ مسلمانوں کا یہ جوش و خروش لگتا ہے کہ ان کی یقینی کامیابی کی ضمانت ہے۔

تفہیم

سوال (i) ملکہ زبیدہ کا تعارف دو سطور میں تحریر کیجیے۔

جواب: ملکہ زبیدہ پانچویں عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی تھیں۔ ان کے والدین نے ان کا نام امۃ العزیز رکھا تھا۔ ان کے دادا خلیفہ ابوجعفر منصور نے ان کا نام امۃ العزیز سے بدل کر زبیدہ رکھ دیا تھا۔

سوال (ii) خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں حاجیوں کو کون سا مسئلہ درپیش تھا؟

جواب: ان کے دورِ حکومت میں مکہ میں پانی بہت کم ملتا تھا اور حج پر آنے والوں کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔

سوال (iii) ملکہ زبیدہ کا اہم کارنامہ کیا تھا؟ تحریر کیجیے۔

جواب: ملکہ زبیدہ نے سب سے پہلے تو زم زم کا کنواں صاف کروایا پھر مکہ سے مدینے تک جہاں جہاں حاجیوں کے قافلے ٹھہرتے تھے کنویں کھدوائے۔ اس کے علاوہ ان کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ ماہرین کی ٹیم کے ذریعے ایک نہر تعمیر کروائی۔ مکہ سے دور چشموں کا پانی مکہ تک لانے کے لیے بہت سی پہاڑیاں کاٹ کر نہر بنائی گئی اس پر ملکہ کی سترہ لاکھ اشرفیاں خرچ ہوئیں۔

سوال (iv) ''ہم نے اس حساب کو حساب کے دن کے لیے چھوڑ دیا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: نہر مکمل ہونے کے بعد جب سارا حساب ملکہ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے سارا حساب دریا میں ڈال دیا اور کہا کہ ہم نے اس حساب کو حساب کتاب کے دن کے لیے چھوڑ دیا کیونکہ یہ کام ہم نے اللہ کے لیے کیا ہے۔ یعنی دنیا میں اس کام کا معاوضہ وصول نہیں کرنا بلکہ اللہ سے اس نیک کام کے اجر کی توقع ہے۔

سوال (v) ملکہ زبیدہ کے اس کارنامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ نیک کام کتنا بھی مشکل ہو اگر آپ اس کا ارادہ کریں تو اللہ مدد بھی کرتا ہے اور سبب بھی بناتا ہے۔ ساری بات ہمت و ارادہ اور نیت کی ہوتی ہے۔

سوال (vi) عبارت کا موزوں عنوان منتخب کیجیے۔

جواب: عنوانات: نہر زبیدہ ، ملکۂ زبیدہ کا کارنامہ ، ایک عظیم کارنامہ

پاکستان میں چھوٹا پاکستان

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبرا: (i) پاکستان کے پانچ بڑے شہروں کے نام بتایئے؟

جواب: لاہور ، اسلام آباد ، کراچی ، راولپنڈی ، پشاور

(ii) پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی و صنعتی مرکز کس شہر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی و صنعتی مرکز کراچی شہر کو کہا جاتا ہے۔

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: درج ذیل الفاظ ومرکبات کے معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نفوس	ہستیاں ، لوگ	سُرخیل	سردار، سرغنہ	طویل القامت	درازقد، طویل
تفریحِ طبع	خوشی ، دل بہلاوہ	مَسکَن	رہنے کا مقام	پرکشش	خوبصورت، دلکش
بَطَلِ جلیل	عظیم بہادر	پرشکوہ	شاندار عمارت	راغب	متوجہ
دل پذیر	مرغوب، دل پسند	معروف	جانا پہچانا	بار برداری	سامان اٹھاتا، مزدوری
تخلیق	بنانا	کشادہ دلی	فیاض، سخی	تجاوُز	حد سے بڑھنا
مضافات	شہر سے باہر کا علاقہ	کفایت	بچت، کافی ہونا	بتدریج	سلسلہ وار

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

کفایت، مسکن، مضافات، بتدریج، تفریحِ طبع، معروف، دلکش، کشادہ دلی، تجاوُز

لاہور پاکستان کا ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں تفریحِ طبع کے لیے بہت سے مقامات ہیں مثلاً شاہی قلعہ، شالیمار باغ، مینارِ پاکستان، وغیرہ۔ یہ شہر زندہ دل لوگوں کا مسکن ہے۔ یہاں کے لوگ کشادہ دلی سے سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس کے مضافات میں دلکش کھیت ہیں۔ اس کے معروف بازاروں میں لبرٹی مارکیٹ اور انارکلی بازار شامل ہیں۔ اس کی آبادی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ فکر یہ ہے کہ آبادی اگر حد سے تجاوُز کر گئی تو سب کی کفایت مشکل ہو جائے گی۔

سرگرمی نمبر۴: ذخیرۂ الفاظ میں سے کسی پانچ الفاظ کے معیاری جملے بنایئے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
i	مضافات	گنجان آباد شہر کی آبادی بڑھتے بڑھتے مضافاتی علاقے تک پہنچ جاتی ہے۔
ii	مسکن	ہرے بھرے کھیت اور باغات ہر قسم کے پرندوں کا مسکن ہوتے ہیں۔
iii	معروف	شہر کی معروف شاہراہیں کسی نہ کسی شخصیت کے نام سے جانی جاتی ہیں۔
iv	کشادہ دلی	ہماری دادی کشادہ دلی سے خیرات کرتی ہیں۔

7	تجاوز	بلدیہ نے غیر قانونی تجاوزات کو ہٹانے کا کام شروع کر دیا۔

سرگرمی نمبر۵: بیانات کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(i) کراچی کو چھوٹا پاکستان کہا جاتا ہے۔

جواب: کراچی کو چھوٹا پاکستان اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک گنجان آباد شہر ہے۔اس شہر میں ہر رنگ، ذائقے، زبان، لباس اور ہر روایت اور تہذیب کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے جیسے یہ سب اس کا اپنا ہو۔اسی لیے اسے چھوٹا پاکستان کہا جاتا ہے۔

(ii) کراچی کو چھ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جواب: کراچی آبادی کے لحاظ سے دنیا میں چھٹے نمبر پر ہے۔اس کثیر آبادی کی وجہ سے اس کو انتظامی لحاظ سے چھ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(iii) کراچی میں کئی بالائی گزرگاہیں تعمیر کی جارہی ہیں۔

جواب: چونکہ شہر کراچی میں آبادی کی زیادتی کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے لہذا شہر میں بالائی گزرگاہیں بنانے کا رجحان ہے۔

(iv) کینٹ اور سٹی اسٹیشن کو پاکستان ریلوے میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

جواب: کیونکہ ان ہی پر ملک بھر سے آنے والی تمام ریل گاڑیوں کے سفر کا اختتام ہوتا ہے۔

(v) کراچی قدیم و جدید طرزِ تعمیر کا امتزاج نظر آتا ہے۔

جواب: کراچی میں تاریخی عمارتیں موجود ہیں مثلاً وزیر مینشن، مہٹا پیلس، سندھ مدرسۃ الاسلام، خالق دینا ہال وغیرہ جب کہ لوگ نئی اور جدید عمارتیں بھی بنا رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہاں جدید و قدیم کا امتزاج نظر آتا ہے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۶: سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

(i) شہر کراچی کے نام کی مختصر تاریخ تحریر کیجیے۔

جواب: بحیرۂ عرب کے کنارے مچھیروں کا ایک چھوٹا سا گاؤں ''دربو'' تھا جس کے شمال کی طرف ایک تالاب تھا جسے ''کولاچی جو کن'' یعنی کولاچی کا تالاب کہا جاتا تھا۔رفتہ رفتہ یہ گاؤں دربو اور آس پاس کا علاقہ اس تالاب کی وجہ سے ''کولاچی'' ہی پکارا جانے لگا۔بعد میں یہ نام بتدریج تبدیل ہوتے ہوئے کراچی کہلایا۔

(ii) قیام پاکستان کے وقت اور آج کراچی کی آبادی کتنی ہے؟

جواب: قیام پاکستان کے وقت کراچی اس کا دارالحکومت قرار پایا اس کی آبادی اس وقت چار لاکھ پچاس ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔آج کا میگا شہر کراچی ۲۰۱۷ء کی مردم شماری کے مطابق تقریباً ڈیڑھ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے جو کثرتِ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں چھٹے نمبر پر ہے۔

(iii) کراچی میں آج کل ٹریفک کی کیا صورتحال ہے؟ اور اس کا سدّ باب کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اتنی بڑی آبادی ہونے کے باعث تمام پرانی اور نئی سڑکیں مل کر بھی ٹریفک کے دباؤ میں کفایت نہیں کرتیں۔اور لوگ ٹریفک کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔اس کے سدّ باب کے لیے اب سارے شہر میں بالائی اور زیرِ زمین گزرگاہیں بنانے کا رجحان ہے جبکہ سرجانی سے مرکزِ شہر تک کراچی کی پہلی ''میٹرو بس سروس'' بھی شروع ہوا چاہتی ہے۔

سرگرمی نمبر۷: کراچی کے بارے میں جدول مکمل کیجیے۔

کراچی کی اہم شاہراہیں	کراچی کی تفریح گاہیں	کراچی کی درسگاہیں	کراچی کے شاپنگ مال	کراچی کی اہم عمارتیں
عبدالرّب نشتر روڈ	باغِ ابنِ قاسم	جامعہ کراچی	لکی ون مال	گورنر ہاؤس
شاہراہ لیاقت	الٰہ دین پارک	این ای ڈی یونیورسٹی	ڈولمن مال	وزیر مینشن
شاہراہِ فیصل	سندباد	آغا خان میڈیکل کالج	میٹرو	سندھ مدرسۃ الاسلام
راشد منہاس روڈ	چڑیا گھر	سندھ میڈیکل کالج	امتیاز سُپر مارکیٹ	منہنا پیلس
کارساز روڈ	سفاری پارک	ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی	اُوشین مال	خالق دینا ہال
یونیورسٹی روڈ	پی اے ایف میوزیم		ہائپر اسٹار	بلدیہ عظمیٰ

سرگرمی نمبر۸: کراچی کے سڑکوں سے متعلق جدول مکمل کیجیے۔

سڑکوں کے قدیم نام	سڑکوں کے جدید نام
میکلوڈ روڈ	ایم اے جناح روڈ
لارنس روڈ	سردار عبدالرّب نشتر روڈ
فریئر روڈ	شاہراہ لیاقت
ڈرگ روڈ	شاہراہ فیصل

سرگرمی نمبر۹: کراچی کی اہم شخصیات کے نام تحریر کیجیے۔

شعبہ	اہم شخصیات
سائنسی	ڈاکٹر عبدالقدیر خان
علمی	ڈاکٹر سلیم الزمان
سیاسی	قائداعظم محمد علی جناح
سماجی	عبدالستار ایدھی، نعمت اللہ خان
کھیل	جاوید میانداد، محمد سرفراز

قواعد

سرگرمی نمبر۱۰: الفاظ کو ان کے درست متضاد سے ملائیے۔

الفاظ	غریب	قبل	تعمیر	طویل	پرانی	جدید	اضافہ	کشادگی	ترقی	خاص	پیش	بہترین
اضداد	امیر	بعد	تخریب	مختصر	نئی	قدیم	کمی	تنگی	تنزّلی	عام	پس	بدترین

سرگرمی نمبر ۱۱: خالی جگہوں کو خط کشیدہ الفاظ کے اضداد لکھ کر پُر کیجیے۔

(i) تیز رفتار ترقی کی وجہ سے ہمارا گاؤں جلد ہی شہر میں تبدیل ہو گیا۔

(ii) ہر بہادر انسان سمجھتا ہے کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔

(iii) جہالت کے اندھیرے میں بھٹکنے سے بہتر ہے کہ انسان آگاہی کی روشنی تلاش کرے۔

(iv) سچ انسان کو اخلاق کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے جبکہ جھوٹ انسان کو پستیوں میں گرا دیتا ہے۔

(v) شعر مکمل کیجیے: خدایا اوّل و آخر بھی تو ہے خدایا باطن و ظاہر بھی تو ہے

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۲: ذیل میں مُدیر کے نام خط لکھنے کے اصول دیے گئے ہیں ان کو بغور پڑھیں اور اس رہنمائی کے تحت کسی اخبار کے مُدیر کے نام خط تحریر کیجیے جس میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے مسائل پر تبصرہ کیا گیا ہو۔

جواب: طلبا و طالبات یہ سرگرمی خود کریں گے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: (i) دین کے معاملے میں قرآن وسنت کے بعد کس سے رجوع کیا جاتا ہے؟

جواب: دین کے معاملے میں قرآن وسنت کے بعد علمائے کرام سے رجوع کیا جاتا ہے۔

(ii) ''امام'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام مسجد میں نماز پڑھانے والے کو کہتے ہیں جن کے دین کا علم اور تقویٰ عام افراد سے بہتر ہوتا ہے۔

(iii) مسلمانوں کے چار مشہور اماموں کے نام بتائیں۔

جواب: ☆امام ابوحنیفہؒ☆ امام شافعیؒ ☆ امام مالکؒ ☆ امام حنبلؒ

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: (i) لغت سے درج ذیل الفاظ کے معنی تلاش کر کے تحریر کیجیے۔ نیز ان الفاظ کے جملے بھی تخلیق کیجیے۔

الفاظ	معنی	جملے
تابعی	وہ فرد جو اپنی زندگی میں کسی صحابہ سے ملا ہو	امام ابوحنیفہؒ مشہور تابعی تھے۔
تحصیل	حاصل کرنا ، سیکھنا	تحریکِ پاکستان کے بیشتر رہنما علی گڑھ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل تھے۔
اوصافِ عالیہ	عمدہ اخلاق	صحابہ اکرامؓ اوصاف عالیہ کے مالک تھے۔
تشبیہ	مماثلت	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی مجالس کو جنت کے باغ سے تشبیہ دی ہے۔
فتویٰ	قرآن وسنت کے مطابق مسئلے کا حل بنانا	صرف مستند علمائے کرام ہی مختلف مسائل پر فتویٰ دے سکتے ہیں۔
محدث	حدیث کے عالم	امام احمد حنبلؒ اعلیٰ پائے کے محدّث تھے۔
اجتہاد	قرآن وسنت کی روشنی میں رائے قائم کرنا	موجودہ دور کے مختلف مسائل کے حل کے لیے اجتہاد کیا جانا چاہیے۔
استفادہ	فائدہ حاصل کرنا	امام ابوحنیفہؒ نے اپنے دور کے جدید علماء سے استفادہ حاصل کیا۔

سرگرمی نمبر۳: (الف) سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

علم کے اُفق پر بہت سے ستارے فروزاں ہیں۔ ان ستاروں میں امام شافعیؒ، امام احمد حنبلؒ، امام مالکؒ، اور امام ابوحنیفہؒ بہترین اوصافِ عالیہ کے مالک ہیں۔ اس پائے کے محدث صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا نے جتنا ان محدثین کے علم سے استفادہ حاصل کیا اس کی مثال نہیں ملتی انھوں نے یونہی دینی فتوے نہیں دیئے بلکہ تحصیل علم کے لئے بڑی مشکلات اُٹھائیں۔ بلاشبہ ان سب کو روشنی کے اعلیٰ میناروں سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔

سرگرمی نمبر۳: (ب) سرگرمی نمبر۲ سے کسی پانچ الفاظ کے جملے تخلیق کیجیے۔

جواب: سرگرمی نمبر۲ میں جملے بنا دیئے گئے

سرگرمی نمبر۴:   مندرجہ ذیل کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(i)   تاجر نے ۳ ہزار درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔

جواب: تاجر کے ملازم نے نقص شدہ کپڑے کا تھان فروخت کر دیا تھا۔ تاجر نے اس گاہک کو بہت تلاش کیا مگر جب وہ نہ ملا تو اس نقص شدہ تھان کی قیمت جو ۳ ہزار درہم تھی خود استعمال کرنے کی بجائے اللہ کی راہ میں انفاق کر دیے۔ کیونکہ انھیں لگا کہ یہ پیسے ان کے لیے جائز نہیں۔

(ii)   امام ابوحنیفہؒ کے والد نے انھیں بڑے بڑے علماء سے تعلیم دلوائی۔

جواب: امام ابوحنیفہؒ کے والد نے انھیں بڑے بڑے علماء سے تعلیم دلوائی کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔

(iii)   امام ابوحنیفہؒ تابعی تھے۔

جواب: آپؒ نے اپنے دور میں صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت انس بن مالکؓ کی زیارت کی تھی۔ اس لیے آپ کو تابعی کہا جاتا ہے۔

(iv)   آپ کے شاگرد آسمانِ علم وفضل کے آفتاب بن کر چمکے۔

جواب: آپؒ نے تمام عمر دین کی خدمت اور اشاعت کا کام کیا۔ آپؒ نے اپنے شاگردوں کے لیے محبت اور شفقت کے دامن پھیلا دیے ان کو اس طرح علم کے زیور سے آراستہ کیا کہ مستقبل میں یہ لوگ آسمانِ علم وفضل کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکتے رہے۔

(v)   خلیفہ منصور امام ابوحنیفہؒ کا دشمن تھا۔

جواب: خلیفہ منصور امام ابوحنیفہؒ کا دشمن تھا کیونکہ وہ ان سے اپنی مرضی کے فتوے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

(vi)   خلیفہ منصور امام ابوحنیفہؒ کی بے ادبی نہ کر سکتا تھا۔

جواب: وہ ان کے ساتھ بے ادبی نہ کر سکتا تھا کیونکہ لوگ امام ابوحنیفہ کو بہت مانتے تھے اور اس طرح لوگ اس کے خلاف ہو جاتے۔

سرگرمی نمبر۵:

(i)   امام ابوحنیفہؒ کو امامِ اعظم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپؒ نے تمام عمر دین کی خدمت اور اشاعت کا کام کیا آپ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ قرآن وحدیث کا گہرا مطالعہ تھا اور آپؒ اسی کی روشنی میں فتوے دیا کرتے تھے اسی وجہ سے لوگ آپ کو امام اعظم کہتے ہیں۔

(ii)   امام ابوحنیفہؒ نے تحصیل علم کے لئے کن مقامات کا خاص طور پر سفر کیا؟

جواب: امام ابوحنیفہؒ نے علم حدیث کے حصول کے لیے تین مقامات کا بطور خاص سفر کیا۔ یہ مقامات کوفہ، حرمینِ شریفین اور بصرہ ہیں۔

(iii)   امام ابوحنیفہؒ کے اس قول سے کیا مراد ہے کہ اگر ”میرا اجتہاد قول وسنت سے ٹکرائے تو اسے دیوار پر دے مارو“

جواب: وہ دین کے معاملے میں بہت محتاط تھے اور ان کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ ان کا کہنا تھا کہ اگر ان کا کوئی فتویٰ یا اجتہاد قرآن وسنت کے خلاف ہو تو اُسے ہرگز قبول نہ کیا جائے۔

(iv)   آپ کی تجارت کو کس کی تجارت سے تشبیہہ دی گئی ہے اور کیوں؟ سبق سے دلائل پیش کیجیے۔

جواب: آپؒ کی تجارت کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تجارت سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اس کی وجہ آپ کے اوصاف عالیہ ہیں جن کا اثر آپ کے تجارتی معاملات پر بھی ہوا۔ ایمانداری کا یہ عالم تھا کہ اگر نقص شدہ مال خریدار کو بتائے بغیر بک جاتا تو اس گاہک کو ڈھونڈتے اور اگر نہ مل پاتا تو تمام معاوضہ انفاق کر دیتے۔ اگر کوئی اپنا مال آپ کے پاس بیچنے آتا تو اس کو بھی اپنی دیانت اور تقویٰ کے پیشِ نظر اس کے مال کی قیمت ادا کرتے۔ چاہیے بیچنے والا اس کی قیمت کم ہی بتاتا۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶:

(i) سبق میں دیئے گئے واقعات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ اپنے ساتھی سے تبادلۂ خیال کر کے نکات کی صورت میں لکھیے۔

جواب: اس سبق میں دو واقعات کا ذکر ہے۔

☆ مالِ تجارت کا بغیر نقص بتائے فروخت ہو جانا اور پھر اس رقم کو راہِ خدا میں انفاق کر دینا۔

☆ ایک عورت اپنے مال کو بیچنے کے لیے لائی اور بہت کم پیسے بتائے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس کی بتائی ہوئی قیمت سے دوگنی قیمت لگائی اور ایمانداری سے اسے ادا بھی کی۔

☆ امام ابوحنیفہؒ ایک مرتبہ حضرت حمادؒ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک حضرت حماد کو اپنے قریبی عزیز کے انتقال میں جانا پڑا تو وہ انہیں ذمہ داری سونپ گئے۔ امام ابوحنیفہؒ نے ان کی غیر موجودگی میں ۶۰ مسائل پر فتوے دیے۔

ان واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ چاہیے تجارت ہو یا تعلیم و تدریس کا شعبہ ہر جگہ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے کام کرنا چاہیے۔

- ہر وقت یہ یاد رکھیں کہ اللہ کی ذات ہمیں دیکھ رہی ہے اسی کے پاس پلٹ کر جانا اور جواب دینا ہے۔
- وقتی فائدہ حاصل ہو بھی جائے لیکن اگر دوسروں کا حق مارا جائے تو روزِ قیامت وہ حق ادا کرنا پڑے گا۔
- قرآن و حدیث کا مطالعہ ہر وقت کرتے رہنا چاہیے بزرگوں اور عالمِ دین سے حتیٰ الامکان استفادہ حاصل کرنا چاہیے۔

(iii) امام ابوحنیفہؒ کی کوئی چار خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت امام ابوحنیفہؒ کی چار خصوصیات درج ذیل ہیں۔

☆ انھیں علم حاصل کرنے کا بے انتہا شوق تھا۔

☆ وہ ایک سچے تاجر تھے ان کے اوصافِ عالیہ کی وجہ سے ان کی تجارت کو حضرت ابوبکر صدیق کی تجارت سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔

☆ آپ ایک نیک، عبادت گزار عالم اور ذہین انسان تھے۔

☆ آپ ایک اعلیٰ پائے کہ استاد تھے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادفات	الفاظ	مترادفات
انفاق	صدقہ	آراستہ	سجا سجایا
خریدار	گاہک	رونق	چمک، چہل پہل
نقص	عیب	رنجیدہ	غمگین
شرف	اعزاز	انوکھے	نرالے
دُرّے	کوڑے	یکے بعد دیگرے	ایک کے بعد ایک، متواتر
صداقت	سچائی	بیشتر	زیادہ تر

آیئے تخلیق کار بنیں!

چار چار کے گروہ میں تقسیم ہو کر دی گئی شخصیات پر مندرجہ ذیل خاکہ کے مطابق معلومات جمع کیجیے اور مضمون تحریر کیجیے۔

(i) امام شافعیؒ (ii) علامہ اقبالؒ (iii) فاطمہ جناح (iv) حضرت عائشہؓ

(یہ گروہی سرگرمی ہے۔ یہ تحقیقی کام طلبا اپنے اساتذہ کی نگرانی میں کریں گے۔)

﴿ دیباچہ ﴾

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

(i) آپ بچوں کے کن شعرا کے نام جانتے ہیں؟ تین نام بتائیے؟

جواب: ☆الطاف حسین حالی ☆اسمٰعیل میرٹھی ☆ علامہ اقبال

(ii) آپ کے خیال میں دیباچہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: کسی بھی کتاب کے تعارف کے لیے لکھی گئی تحریر جو اصل کتاب کی ابتدا سے پہلے چھپتی ہے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کے معنی لکھیے۔

الفاظ و محاورات	معنی	الفاظ و محاورات	معنی	الفاظ و محاورات	معنی
قرار پانا	طے کرنا	بوجھوں مارنا	ہمت سے زیادہ بوجھ ڈالنا	خالی الذہن	بغیر کسی سوچ کے دماغ
سہل	آسان	دانائی	عقل مندی	نزاکت	باریکی
تک بندی	ایسے شعر جن کا وزن دُرست نہ ہو	خیال آفرینی	کسی بات میں نیا نکتہ پیدا کرنے کا عمل	قدردان	عزت کرنے والا قدر جاننے والا
تہیہ کرنا	ارادہ کرنا	قابلِ رشک	تعریف کے قابل	شواہد	ثبوت

سرگرمی نمبر۳: سرگرمی نمبر۲ میں شامل الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

تدریسی عمل کوئی آسان کام نہیں اس کے لیے قابلیت اور صلاحیت درکار رہوتی ہے۔ قابل اساتذہ کی دانائی کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کے لئے سبق کو سہل بنائیں۔ مستعد اساتذہ کبھی اپنے طالب علموں کو بوجھوں نہیں مارتے اسی لیے ایسے طالب علم قابلِ رشک اور اساتذہ قابلِ عزت قرار پاتے ہیں۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ بالا الفاظ میں سے ۶ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
i	سہل	اشعار کو یاد کرنا کوئی سہل کام نہیں ہے۔
ii	دانائی	حکیم لقمان کا دانائی میں کوئی ثانی نہیں تھا۔
iii	قابلِ رشک	اللہ کی راہ میں جان و مال لگانے والے قابلِ رشک ہوتے ہیں۔
iv	قدردان	خلیفہ ہارون الرشید علم کے بہت بڑے قدردان تھے۔
v	تہیہ کرنا	غاشیہ نے تہیہ کر رکھا تھا کہ اس مرتبہ گرمیوں کی چھٹیوں میں مری ضرور جائے گی۔

vi	نزاکت	پھولوں میں نزاکت پائی جاتی ہے۔

سرگرمی نمبر۵: سرگرمی نمبر۲ میں شامل الفاظ کو پرچیوں پر لکھیے۔ چار چار کے گروہوں میں بیٹھیے اور ایک ایک پرچی اُٹھا کر ۱۰ سے ۱۵ الفاظ پر مبنی جملہ بنائیے۔ ایک دوسرے کے جملے غور سے سنیئے اور اصلاح کیجیے۔

جواب: یہ گروہی سرگرمی ہے طلبا یہ جماعت میں کریں گی۔

سرگرمی نمبر۶:

(i) مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں درست کالم میں ''☆'' کا نشان لگائیں۔

	جملے	صحیح	غلط	عبارت میں موجود نہیں
۱	پطرس کے خیال میں بچوں کی کتاب میں دیباچہ نہیں ہونا چاہیے۔	☆		
۲	چھوٹوں کو تو بہلانا چاہیئے مگر بڑوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔		☆	
۳	بڑے بچوں کے بارے میں بہت فکر مند ہوتے ہیں۔			☆
۴	صوفی تبسم قابلِ رشک ہیں۔	☆		
۵	بڑوں کے خیال میں بچوں پر بوجھ ڈالنے کے اچھے اثرات ہوتے ہیں۔	☆		
۶	کتاب جھولنے صوفی تبسم کی شاعری میں جمعہ کا دن ہے۔		☆	

(ii) یہ جس کتاب کا دیباچہ ہے وہ کس عمر کے لوگوں کے لیے لکھی گئی ہے؟

جواب: یہ جس کتاب کا دیباچہ ہے وہ چھوٹے بچوں کے لیے لکھی گئی ہے۔

(iii) پطرس نے کتاب کو ہلکا پھلکا کن معنوں میں کہا ہے؟

جواب: اس کتاب میں بچوں کے لیے آسان اور چھوٹی چھوٹی مزیدار نظمیں ہیں۔ اس لیے اسے ہلکا پھلکا کہا ہے۔

(iv) پطرس نے بڑوں کی کس خاص عادت کا ذکر کیا ہے؟

جواب: کیونکہ وہ عمر کے اس حصّے میں ہوتے ہیں جہاں ہر بات کو ثابت کرنا ہوتا ہے انہیں ہر بات پر اعتراض ہوتا ہے۔ زبان کا استعمال، مصرعوں کی تک بندی اور پھر اس سے حاصل ہونے والا سبق۔ وہ ان سب باتوں پر سوال اُٹھاتے ہیں۔

(v) بڑوں کو بہلانا کیوں آسان نہیں؟

جواب: بڑوں کو بہلانا آسان نہیں ہوتا۔ وہ ہر بات کی تہہ تک جاتے ہیں اور معنی اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(vi) آپ کے خیال میں پطرس نے بڑوں کے سوالوں کو ''ذمہ دارانہ سوال'' کیوں کہا ہے؟

جواب: یہ سب سوال ذمہ دارنہ ہیں کیونکہ یہ بڑوں کے سوالات ہیں جو ذمہ دار افراد ہوتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو ان سوالوں کا مطلب ہے کہ وہ اپنا بچپن بھلا بیٹھے ہیں۔ ان باتوں سے ان کا اپنا بچپن رنگین ہوا تھا اور اب وہ سب بے فائدہ معلوم ہوتی ہیں۔

(vii) بچوں کی دنیا بڑوں کی دنیا سے کس طرح مختلف ہوتی ہے؟ ٹی چارٹ سے واضح کیجیے۔

بچوں کی دنیا	بڑوں کی دنیا
(i) چھوٹی سی رنگین ہوتی ہیں	(i) بڑی اور حقیقی دنیا ہوتی ہے۔
(ii) عجیب وغریب ہوتی ہے جس میں چرند پرند، انسان سب ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔	(ii) خود بھی تجربے حاصل کر لیتے ہیں اس لیے کچھ بھی عجیب وغریب نہیں ہوتا
(iii) سب مخلوقِ خدا ایک دوسرے دُکھ سُکھ میں شریک ہوتے ہیں۔	(iii) حقیقی دنیا کے مسائل سے نمٹتے ہیں اس لیے غیر حقیقی باتوں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔
(iv) نادانی کی لذّت ہوتی ہے۔ نا سمجھی کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں سے خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔	(iv) معاشرے کے ذِمہ دار افراد ہوتے ہیں۔ ان کی دنیا ذمہ داری نبھانے سے منسلک ہوتی ہے۔
(v) ہر بات کو دلائل سے ثابت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔	(v) عقلی دلائل اور وجوہات سے چیزوں سے فائدہ یا نقصان اُٹھاتے ہیں۔

(vii) پہلے پیرا گراف میں ''قرار پایا'' سے کیا مراد ہے؟ (الف) ہو گیا (ب) طے پایا (ج) قائم ہوا

جواب: طے پایا

(viii) سبق میں وہ کون سا فلسفہ بیان کیا گیا ہے جس کو بچے آسانی سے اور بڑے مشکل سے سمجھتے ہیں؟

جواب: سبق میں ایک فلسفہ بیان کیا گیا ہے کہ سب مخلوق خدا کی ہے۔ چاہے وہ پرندے ہوں، جانور ہوں یا انسان ہوں سب ایک دوسرے کے دوست مددگار اور دُکھ سُکھ کے ساتھی ہوتے ہیں۔ یہ فلسفہ بچے آسانی سے سمجھ جاتے ہیں اور بڑے مشکل سے سمجھتے ہیں۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷:

(i) بقول پطرس ''صوفی تبسم رنگین دنیا میں چہچہا رہے ہیں'' آپ کے خیال میں وہ رنگین دنیا کون سی ہے؟

جواب: رنگین دنیا سے مراد بچپن ہے۔ جس طرح بچپن میں اپنے اطراف کی دنیا عجیب وغریب لگتی تھی مثلاً پیڑوں پر ناگ ناچ رہے ہیں، بلیاں بیر کھاتی ہیں اور ٹرٹر موٹر، چھم چھم ٹم ٹم میں آہنگ اور لے کی تمام لذتیں سما جاتی ہیں۔ اس دنیا میں گڑیاں، جانور پرندے اور انسان سب ایک جیسے لگتے ہیں جو بچے کے دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں شریک ہونے والے ہوتے ہیں۔

(ii) چوتھے پیرا گراف میں ''نادانی کی لذت'' سے پطرس کی کیا مراد ہے؟

جواب: ''نادانی کی لذّت'' محاورۃ استعمال کی ہے دراصل بچپن کا زمانہ نا سمجھی اور نادانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ جہاں پر بغیر کسی وجہ کے بھی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہوتی ہیں۔ اتنی سمجھ اور عقل کا استعمال نہیں ہوا کرتا کہ ہر بات کی دلیل پیش کی جائے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ ذیل جمع کی واحد سبق سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
اساتذہ	استاد	اسباق	سبق	لذائذ	لذّت
منظومات	نظم	فوائد	فائدہ	الفاظ	لفظ
سوالات	سوال	مصنفین	مصنّف	کُتب	کتاب
لغات	لغت	اذہان	ذہن	اوزان	وزن
نتائج	نتیجہ	مخلوقات	مخلوق	مشکلات	مشکل

آیئے تخلیق کار بنیں!

(۱) لائبریری سے چند کُتب کے دیباچوں کا گروہوں کی صورت میں مطالعہ کیجیے اور مندرجہ ذیل نکات کا جال بنایئے۔

(i) دیباچہ کتاب کے کس حصّے میں ہوتا ہے؟

جواب: دیباچہ کتاب کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

(ii) کیا ہر کتاب کا دیباچہ مصنف کے علاوہ کوئی اور لکھتا ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں ہے۔ مصنّف خود بھی لکھتے ہیں اور کوئی دوسرا بھی یہ کام کر دیتا ہے۔

(iii) دیباچے میں کتاب کے بارے میں کیا معلومات ہوتی ہیں؟

جواب: دیباچہ یا مقدمہ دراصل وہ تحریر ہے جو کتاب کے اصل متن کے آغاز سے پہلے کتاب کے بارے میں مختصراً معلومات فراہم کرنے کے لیے لکھی جائے۔ کبھی مصنّف خود بھی لکھتا ہے لیکن زیادہ تر دیباچہ لکھنے کے لیے کسی دوسری معروف شخصیت کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

(۲) طلبہ/طالبات پانچ پانچ کے گروہوں میں اپنی اُردو کی کُتاب کے لئے دیباچہ تحریر کیجیے۔ ہر گروہ اپنی کاوش کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔

جواب: اُردو کی کتاب کا دیباچہ

اُردو نہ صرف ہماری قومی زبان ہے بلکہ رابطے کا سب سے اہم ذریعہ بھی ہے۔ اُردو کا شمار دنیا کی اعلیٰ ترین زبانوں میں کیا جاتا ہے۔ مگر موجودہ دور میں اُردو زبان سے دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں لیکن بنیادی وجہ دلچسپ اور معیاری کُتب کی فراہمی نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے طلبہ اور اساتذہ یکسانیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کُتب میں طلبہ کی دلچسپی، بدلتے دور کے تقاضے، اور ان کی نفسیات کو مدّ نظر نہیں رکھا جاتا اس لیے اساتذہ کرام بھی اپنا روایتی طریقۂ تدریس جاری رکھتے ہیں جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔

ہماری یہ کُتب ''ارمغانِ اُردو'' کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اس میں وہ تمام دلچسپیاں اور سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں جو نہ صرف اساتذہ کرام کے لیے مہمیز کا کام دیں گی بلکہ طلبہ میں بھرپور آمادگی پیدا کریں گی۔

اس سیریز کے بنیادی نکات یہ ہیں کہ یہ سیریز قومی نصاب سے ہم آہنگ ہیں لسانی مہارتوں کی بتدریج نشو ونما ہوگی۔ طلبہ کا ذوق مطالعہ پروان چڑھے گا۔ ان میں غور وفکر، مشاہدے اور تخیل کا عمل فروغ پا سکے گا۔ وہ اسلامی طرزِ فکر کی روشنی میں خود عمل کرنے کے لیے تیار ہو سکیں گے۔ وہ اس میں شامل تمام سرگرمیاں بخوشی اور اعتماد کے ساتھ انجام دے سکیں گے۔ ان کُتب کی تدریس میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اساتذہ کو تدریسی خاکے تیار کرنے کی اضافی

محنت نہیں کرنا پڑے گی۔اس میں قواعد وانشا کی دلچسپ سرگرمیاں بھی موجود ہیں۔

ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ سیریز پرائمری تا سیکنڈری تمام جماعتوں کے لیے بنائی گئیں ہیں۔

تاریخ: مارچ ۲۰۱۹ء

ا۔ب۔ج

کراچی

وطن کے لیے ایک دعا

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: اپنے ساتھی کے ساتھ تبادلہ خیال کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(i) ہمیں اپنے وطن سے محبت کیوں ہونی چاہیے؟

جواب: وطن ہماری جائے پیدائش ہوتا ہے یہی وطن ہمیں تمام سہولیات فراہم کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ دنیا میں ہماری پہچان ہوتا ہے۔

(ii) جذبہ حب الوطنی کی قوموں کی زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: جذبۂ حب الوطنی قوموں کی زندگی میں بے انتہا اہمیت رکھتا ہے اسی جذبے کی وجہ سے قومیں زندہ رہتی ہیں۔اس جذبے کی وجہ سے قوموں کے افراد اپنے وطن کی چیزوں کو دوسرے ملک کی چیزوں کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں۔یہی وطن دنیا قوموں کی شناخت ہوتا ہے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فصلِ گُل	بہار کا موسم	تشویش	فکر
اندیشۂ زوال	تنزّلی کا خوف	اوجِ کمال	بلند شان
تہذیب	شائستگی	ملول	اداس غمگین
ارضِ پاک	پاک زمین	خستہ حال	بدحال، بُھر بُھرا

سرگرمی نمبر۳: طلبا اپنے چار گروہ ترتیب دیں۔ہر گروہ لغت کی مدد سے مندرجہ بالا الفاظ و مرکبات کے معنی تلاش کرے ان الفاظ و مرکبات میں سے کسی پانچ کے جملے بنائیں۔ہر گروہ اپنے جملے کمرہ جماعت میں سنائے۔سب طلبا معیاری جملوں کو اپنی بیاض میں تحریر کیجیے۔

جواب: گروہی سرگرمی

نمبر شمار	الفاظ و مرکبات	جملے
i	تشویش	صائمہ کی بیماری نے سب کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔
ii	ملول	کھیلوں کے مقابلے میں اسد کے چوٹ لگ جانے کی وجہ سے وہ جیت نہ سکا اس لیے وہ ملول ہو گیا۔
iii	خستہ حال	حکومت نے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کی وجہ سے خستہ حال عمارتوں کو خالی کرنے کا حکم نامہ جاری کر دیا
iv	ارضِ پاک	اے اللہ ہماری ارضِ پاک کی حفاظت فرما۔
v	اندیشۂ زوال	بزرگوں کی دعا یہی ہوتی ہے کہ قوم کے عروج کو اندیشۂ زوال نہ ہو۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

(i) شاعر نے ارضِ پاک کے لیے کیسی فصلِ گُل کی دعا کی ہے؟

جواب: ایسی فصلِ گُل کی جیسے اندیشۂ زوال نہ ہو

(ii) شاعر نے اپنے ہم وطنوں کی زندگی کے لیے کیا دعا کی ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے ہم وطنوں کی زندگی کے لیے یہ دعا کی ہے کہ ان کی زندگی میں کوئی پریشانی نہ ہو آسانیاں ہوں۔

(iii) اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: یہ نظم "وطن کے لیے ایک دعا" احمد ندیم قاسمی کا اپنے وطن سے محبت کا اظہار ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اپنے وطن کے لیے اپنی محبت اور خواہشات کو دعا کی صورت میں پیش کیا ہے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۵: سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) درج ذیل شعر میں شاعر نے ہمیں کیا احساس دلایا ہے؟

ہر ایک خود ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال کوئی ملول نہ ہو، کوئی خستہ حال نہ ہو

جواب: اس شعر میں شاعر ہمیں یہ احساس دلا رہے ہیں کہ اس قوم کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے فن میں مہارت حاصل کرے۔ ہر کوئی ایک منفرد بن کر دکھائے کہ وہ اپنے فن میں یکتا ہو اور کمال کی بلندیوں پر پہنچے۔ کوئی بھی شخص ملول و مایوس ہو کر نہ بیٹھ جائے بلکہ محنت کرے اور عروج حاصل کرے۔

(ii) نظم کے شعر ۲ اور ۳ کو بغور پڑھ کر اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر وضاحتی جال بنایے اور تشریح بھی کیجیے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۶: دیے گئے جدول میں واحد کی جمع تحریر کیجیے اور ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

واحد	جمع	جملے
وطن	اوطان	مسلم امّت آفاقی ملّت ہے سارا جہاں اس کا وطن بن سکتا ہے۔
فرد	افراد	قوم کی ترقی تمام افراد کی محنت پر منحصر ہوتی ہے۔
حال	احوال	راشد کے دادا کا مکان بہت خستہ حال ہو گیا ہے۔
جرم	جرائم	کسی بھی قوم کے افراد کی تربیت سے وہاں جرائم کی شرح کم ہو جاتی ہے۔
کمال	کمالات	اسد کو تقریر کرنے کے فن میں کمال حاصل ہے۔
مثال	امثال	تحریکِ پاکستان کے رہنماؤں کی جدوجہد کی امثال ملنا مشکل ہے۔

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد تحریر کیجیے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
پاک	ناپاک	زندگی	موت
زوال	عروج	جاہل	عالم
خزاں	بہار	کمی	زیادتی

سرگرمی نمبر۸:　　مندرجہ ذیل الفاظ کے دو دو قافیے بنایئے۔

الفاظ	قافیہ	قافیہ
نکھار	سُدھار	اُدھار
ملول	حلول	مشغول
رحمتیں	زحمتیں	برکتیں
میدان	وجدان	پائیدان

آیئے تخلیق کار بنیں!

پہلا مرحلہ　　مندرجہ ذیل اشارات کی مدد سے کم از کم دس سطور پر مشتمل مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

ارضِ پاک ، اندیشہ ، بے مثال ، وطن ، تہذیب ، خزاں ، وقت ، خوشی وکامرانی ، زندگی ، اوجِ کمال

جواب: مربوط عبارت

ہمارا پیارا وطن ہماری ارضِ پاک ہے۔ یہ وہ خطّۂ زمین ہے جہاں ہمارے عزیز واقارب ہیں۔ جو ہماری خوشی وکامرانی کا باعث ہیں۔ یہاں ہم نے اپنی زندگی کے بہترین دن یعنی بچپن گزارا ہے۔ یہ دن ہمارے وقت کا بہترین سرمایہ ہیں۔ یہیں سے ترقی کی منازل طے ہونا شروع ہوئیں اور ہم اوجِ کمال حاصل کرنے کی طرف گامزن ہوئے۔ ہم پوری دنیا میں اپنی تہذیب کے نمائندے ہیں۔ اسی لیے ہمارے اندر محبت کا بے مثال جذبہ ہے۔ ہم دنیا میں جہاں بھی چلے جائیں ہر وقت یہ اندیشہ لاحق رہتا ہے کہ اس ارضِ پاک پر کسی دشمن کی میلی نظر نہ پڑے۔ ہم اپنے وطن کی بہار خزاں میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ اس جذبے کو جذبۂ حب الوطنی کہا جاتا ہے۔ کسی بھی قوم کے باشعور افراد کے اندر یہ جذبہ انہیں زندہ قوموں میں شمار کرتا ہے۔

دوسرا مرحلہ:　　سوالات

(i)　ارضِ پاک کیسا خطۂ زمین ہے؟

(ii)　کون ہماری خوشی وکامرانی کا باعث ہوتے ہیں؟

(iii)　ہمیں ہر دم کیا اندیشہ لاحق رہتا ہے؟

(iv)　حب الوطنی کیا ہوتی ہے؟

(v)　کیا چیز ہمیں زندہ قوم بناتی ہے؟

جوابات بچے خود تحریر کریں گے۔

عظیم رفیقۂ حیات

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: اُمہات المومنین کون ہیں؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کی ازواج تمام مومنین کی مائیں ہیں اس لئے ان کو اُمّہات المومنین کہا جاتا ہے۔

سرگرمی نمبر۲: حضرت خدیجہ رضی اللہ کون تھیں؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ حضرت خدیجہ تھیں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے اور کسی چار کا لفظی نقشہ بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
معزز	صاحبِ عزت	بلند پایہ	اونچے رُتبے والا	مصائب	
معاوضہ	اُجرت	مشاہدات	ملاحظہ کیے گئے، دیکھے گئے	اعانت	مدد
معین	مقرر کیا گیا	گوش گزار	آگاہ کرنا	محصور	قلعہ بند، گھِرا ہوا
راست گوئی		صلۂ رحمی	رشتہ داروں سے اچھا سلوک	دارِفانی	دنیا، ختم ہونے والا جہاں
خیروبرکت	بھلائی اور خوش قسمتی	تنگ دست	محدود وسائل والا، تہی دست	وقف کرنا	بخشنا، رفاہِ عام کے لیے چھوڑنا

لفظی نقشہ

(i)

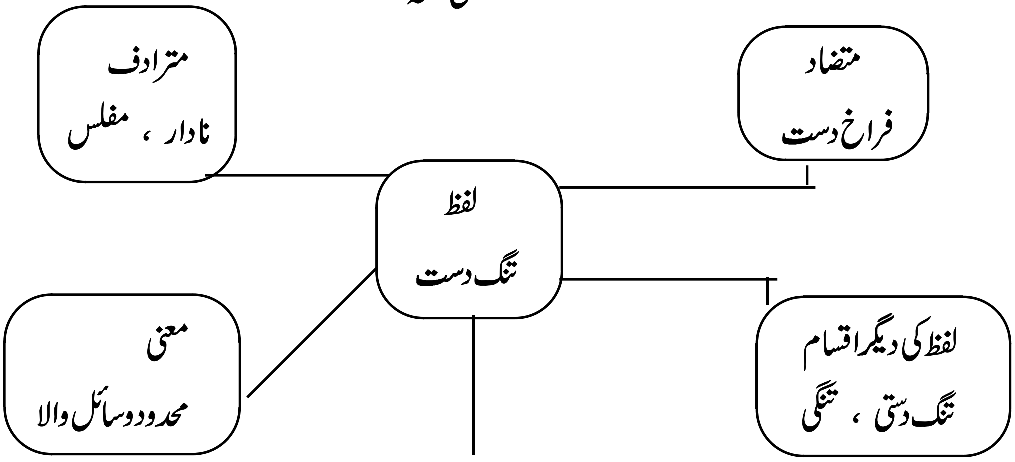

کتاب کا جملہ

آپ ﷺ تنگ دستوں کا بندوبست کرتے ہیں۔

نیا جملہ

معاشرے کے تنگ دست افراد کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

(ii)

لفظ
صلہ رحمی

مترادف
مہربانی ، احسان

متضاد
قطعِ رحمی

معنی
رشتہ داروں سے حسنِ سلوک

لفظ کی دیگر اقسام
وصل ، وصال ،
محرم ، رحم

کتاب کا جملہ
آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں۔

نیا جملہ
اللہ تعالیٰ نے والدین اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔

(iii)

لفظ
محصور

مترادف
قلعہ بند

متضاد
آزاد ، کھلا

معنی
گھِرا ہوا

لفظ کی دیگر اقسام
حصار، منحصر، محاصرہ

کتاب کا جملہ
وہ گھاٹی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔

نیا جملہ
حکومت کو دیارِ غیر میں محصور پاکستانیوں کو وطن واپس لانے کے لئے کوششیں کرنی چاہیے۔

(iv)

متضاد
دارِ آخرت

مترادف
جہانِ فانی ، عارضی جگہ

لفظ
دارِفانی

معنی
چندروزہ، ناپائیدار مقام

لفظ کی دیگر اقسام
فنا، دنیا

کتاب کا جملہ
نبوت کے دسویں سال یہ عظیم رفیقۂ حیات اس دارِفانی سے رخصت ہوگئیں۔

نیا جملہ
یہ دنیا ہمارے لیے دارِفانی کی حیثیت رکھتی ہے۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۳ سے مناسب الفاظ چن کر عبارت مکمل کیجیے۔

احمد جازم محلّے کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ ایک سچا انسان تھا اور اس کی راست گوئی کے قصّے مشہور تھے۔ وہ ہمیشہ رشتے داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کا معاملہ کرتا۔ اس نے گاؤں میں ایک کنواں خرید کر لوگوں کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ اس کی یہی نیکیاں تھیں جن کی بدولت اس کی روزی میں اتنی خیر و برکت تھی اور وہ کبھی تنگ دستی کا شکار نہ ہوتا۔

سرگرمی نمبر۵: سرگرمی نمبر۳ سے کوئی سے پانچ الفاظ چنیں اور ایک مختصر کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: ایک دفعہ کا ذکر ہے دو دوست اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ وہ دونوں کافی تنگ دست تھے وہ کام کی تلاش میں دوسرے شہر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک گھنا جنگل تھا انہیں اس سے گزرنا تھا۔ جب وہ جنگل میں پہنچے تو کافی تھک گئے تھے انہوں نے سوچا کچھ دیر آرام کرلیں پھر باقی کا سفر کریں گے کہ اچانک ایک دوست کی نظر ایک کپڑے کی تھیلی پر پڑی۔ جب اس نے قریب جا کر دیکھا تو وہ اشرفیوں سے بھری ہوئی تھی۔ تھیلی پا کر وہ خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا۔ وہ چلانے لگا کہ دیکھو مجھے اشرفیوں سے بھری تھیلی ملی۔ اللہ نے میرے دن پھیر دیے غیب سے میری اعانت کی اور مجھے مصائب سے نکال دیا۔ دوسرے دوست نے جب یہ سنا تو کہنے لگا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ تو کسی کی امانت ہوگی آؤ اس کو ڈھونڈتے ہیں۔ دونوں اس بات پر جھگڑنے لگے پہلا دوست اس تھیلی پر اپنا حق جتانے لگا۔ اسی اثنا میں ایک معزز شخص وہاں پہنچا اور اس نے ان کے گوش گزار کیا کہ یہ تھیلی میری ہے۔ تم لوگ یہ چرا کر کہاں جا رہے تھے۔ اب پہلے والا دوست بہت گھبرایا اور اس نے کہا کہ اب ہم مارے گئے۔ یہ سنتے ہی دوسرا بولا یوں کہو کہ تم مارے گئے میں تو تمہیں پہلے ہی سمجھا رہا تھا کہ یہ تھیلی کسی کی امانت ہے۔ دوسرے دوست کی راست گوئی سن کر مالک بہت خوش ہوا اور اس کو انعام دینا چاہا تو اس نے یہ کہتے ہوئے لینے سے انکار کر دیا کہ ”یہ میں نے معاوضے کے لیے نہیں کیا۔ یہ میرا فرض تھا کہ آپ کو سچ بتا کر آپ کی چیز آپ کو واپس دلوا دوں۔ محنت کے بغیر حاصل ہونے والی روزی میں خیر و برکت نہیں ہوتی“

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان کا مال تجارت کے لیے ملکِ شام لے جائیں۔

جواب: کیونکہ حضرت خدیجہؓ کو رسول اکرمؐ کی راست گوئی امانت اور اعلیٰ اخلاق کی خبر ہوگئی تھی۔

(ii) حضرت خدیجہ رضی اللہ رسول اللہ ﷺ سے بہت متاثر ہوئیں۔

جواب: جب رسولؐ اللہ حضرت خدیجہؓ کا مالِ تجارت لے کر گئے تو واپس آنے کے بعد حضرت خدیجہؓ نے مال میں حیرت انگیز خیر و برکت محسوس کی۔آپ نے ان کے شیریں اخلاق، بلند پایہ کردار اور امانت سے بے حد متاثر ہوئیں۔

(iii) جب رسول اللہ ﷺ غارِ حرا جاتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ کہیں آس پاس موجود رہتیں۔

جواب: اس لیے کہ رسول االلہ کو اگر کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو وہ فوراً انتظام کر دیں۔

(iv) حضرت خدیجہ رضی اللہ کو یقین تھا کہ اللہ رسول اللہ ﷺ کو رسوا نہ کرے گا۔

جواب: کیونکہ آپؐ صلۂ رحمی کرتے، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے، تنگ دستوں کا بندوبست کرتے، مہمان کی میزبانی کرتے اور حق کے مصائب پر صبر کرتے تھے۔

(v) رسول اللہ ﷺ کو دعوت کے کام میں گھر کی فکر نہ ہوتی۔

جواب: کیونکہ حضرت خدیجہؓ آپ کی مددگار و معاون تھیں۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ نے اپنی تجارت کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتخاب کیوں کیا؟

جواب: حضرت خدیجہؓ کو جب رسول اللہ کی راست گوئی، امانت اور اعلیٰ اخلاق کی خبر ہوئی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا انتخاب کیا کہ وہ ان کا مالِ تجارت شام لے جائیں کیونکہ انھیں اپنے کاروبار کے لیے ایسے ہی شخص کی تلاش تھی۔

(ii) رسول اللہ ﷺ کے کن اوصاف نے حضرت خدیجہ رضی اللہ کو متاثر کیا؟

جواب: حضرت خدیجہ رسول ﷺ کی راست گوئی، امانت اور شیریں اخلاق سے متاثر ہوئیں۔

(iii) وحی کے بعد رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ نے انھیں کیسے دلاسہ دیا؟

جواب: جب رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی کا نزول ہوا تو آپ ﷺ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو آپؓ نے چادر اوڑھا دی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے تو اپنی جان کا ڈر لگتا ہے''۔اس پر اس عظیم رفیقۂ حیات نے اپنے شوہر کو تسلی دی اور فرمایا ''قطعاً نہیں، بخدا اللہ آپ کو رسوا نہ کرے گا۔آپ ﷺ صلۂ رحمی کرتے ہیں، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تنگ دستوں کا بندوبست کرتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر صبر اعانت کرتے ہیں۔''

(iv) سبق سے اچھی بیوی کے اوصاف چُن کر تحریر کیجیے۔

جواب: ایک اچھی بیوی کی مثال حضرت خدیجہؓ کی زندگی ہے۔مندرجہ ذیل اوصاف ایک اچھی بیوی کے اوصاف کہلاتے ہیں۔

۱۔دعوت کے کام میں اپنے رفیقِ حیات کی معاون و مددگار رہو۔

۲۔اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے والی ہو۔

۳۔گھر اور دعوتِ دین کے کٹھن کاموں میں بڑھ چڑھ کر مدد کرنے والی ہو۔

۴۔ہر طرح کے حالات اور آزمائشوں میں اپنے رفیقِ حیات کے ساتھ ہو اور ان کا سہارا بنے۔

۵۔اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرنے والی ہو۔

(v) ورقہ بن نوفل کون تھے اور کیا کرتے تھے؟

جواب: ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہؓ کے چچیرے بھائی تھے۔ورقہ عیسائی تھے اور عبرانی زبان میں انجیل لکھا کرتے تھے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۸: درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	محاورات	جملے
i	چار چاند لگنا	ثناء نے تعلیمی میدان میں شاندار کامیابی حاصل کرکے اپنے ادارے کو چار چاند لگا دیے۔
ii	جان کا ڈر لگنا	حامد نے دریا پر کشتی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا کیونکہ اسے اپنی جان کا ڈر لگا۔
iii	جان چھڑانا	اس کے لیے محلّے کی بھوکی بلّی سے جان چھڑانا مشکل ہو گیا۔
iv	پھول جھڑنا	جن لوگوں کو گفتگو کرنے کا فن آتا ہے ان کی باتیں سن کر ایسا لگتا جیسے پھول جھڑ رہے ہوں۔

سرگرمی نمبر۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مختلف سابقے اس طرح تحریر کیجیے کہ وہ متضاد الفاظ بن جائیں۔

الفاظ	متضاد
معلوم	نامعلوم
محرم	نامحرم
معقول	نامعقول
حاضری	غیرحاضری
مہذب	غیرمہذب
اثر	بےاثر
کردار	بےکردار
شمار	بےشمار

الفاظ	متضاد
تعلق	لاتعلق
منظّم	غیر منظّم
حقیقی	غیر حقیقی
فطری	غیر فطری
اہل	نااہل
موجودگی	غیر موجودگی
وزن	بےوزن
وقعت	بےوقعت

آیئے تخلیق کار بنیں!

آپ نے ایک شخصیاتی مضمون پڑھا۔شخصیاتی مضمون میں زیرِ نظر شخصیت کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔آپ اپنے بہترین دوست کے اوصاف پر جال بنایئے اور ایک تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

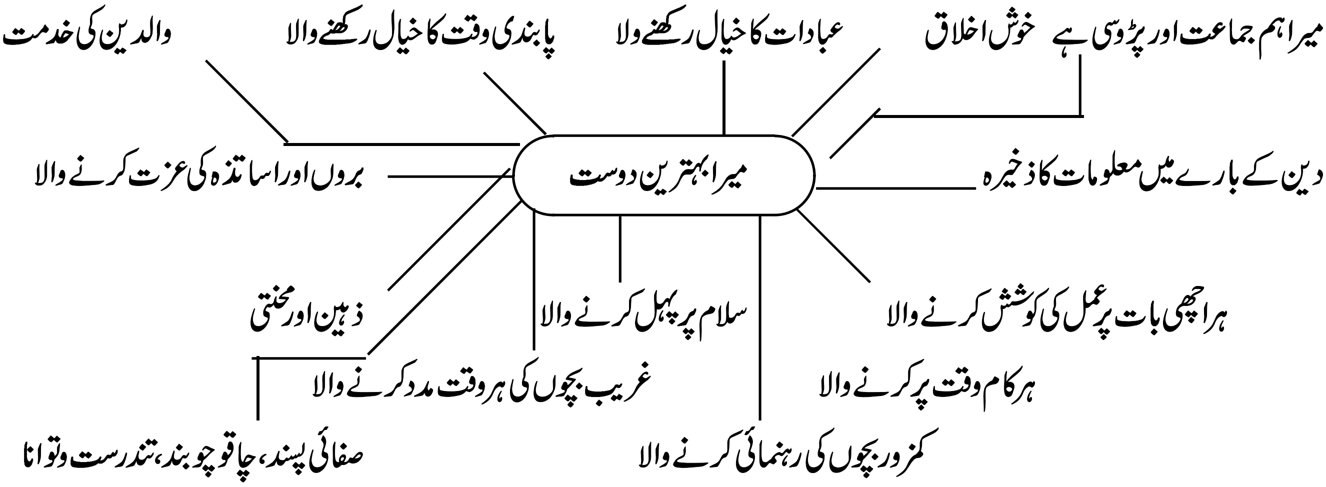

نوٹ: اِن نکات کی مدد سے تفصیلی مضمون لکھا جاسکتا ہے۔